وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

الحمد لله والمنة که کتاب مستطاب از تصنیف جناب تاج العلماء مولانا محمد [illegible] علیخان مرحوم و مغفور اعنی

هدیۂ محمدیہ
دلیل نبوت احمدیہ

حسب الحکم جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر صولت جنگ دام اقبالہ و افضالہ

طبع فی المطبع المسمّی [illegible] فی بلدة اکبرآباد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی انزل کتابه هدی للناس وحجة منه علی من انکر وهو اولی التبیان واخر البرهان وارسل رسوله محمد المصطفی وجعله خاتم الانبیاء سید المرسلین لیظهر دینه الاسلام علی کل الادیان وعهد زمان بعثة المبارکة ابرک الازمنة اشرف الازمان صلی الله تعالی علیه وعلی اله واصحابه اجمعین وسلم ما تداول الملوان اما بعد فقد امرنی من اطاعته حکمه فلاح وانتمار امره نجاح وللمرام انجاح وکیف لا وهو الامیر الکبیر ابن الامیر ابن الامیر المحتظی بالحظ الخطیر للتشیید لمبانی الاسلام والمشید بنصر حرم الایمان راس الامراء عین الاعیان المحرز لقصبات السبق فی مضمار التحلی بالفضائل فارس الفرسان فی میدان احراز مکارم الشمائل الصاعد مصاعد الاقبال الراقی معارج الجاه والاجلال امیر الاسلام والمسلمین رئیس المومنین النواب المستطاب یمین الدولة وزیر الملک نواب محمد علیخان بهادر صولت جنگ ادام الله تعالی اقباله وزید اجلاله الرئیس لریاسة دار الاسلام محمد اباد المعروف بتونک اللهم اعطه ما ینفعه فی الاخرة والاولی وهب له ما یرجوه ویتمنی امین یا ارحم الراحمین

نعمة سيدنا محمد سيد الاولين والآخرين صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه اجمعين
الى يوم الدين بان اترجم الرسالة الانيقة بالعبارة العربية الرشيقة المسماة بالدليل
على اثبات نبوة نبينا محمد المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم بيد عيسى على نبينا وعليه
السلام للفاضل الكامل الحبر اللوذعي والنحرير الالمعي السيد السند محمد ابراهيم
بن الحسين الحسني الحسيني رحمة الله تعالى عليه بالعبارة الفارسية وتلوتها
بالعبارة الهندية المشهورة في ديارنا الهند ليعم افادتها ويشيع نفعها واجابتها و
اعادتها فامتثلت بامره العالي واطعت لحكمه المتعالي فحررت تحت العبارة العربية للرسالة
المذكورة الترجمة الفارسية ثم الترجمة الهندية المشهورة وارجو من الله تعالى
قبولها وفي معرض الاستحسان وصولها وسميتها بالهندية المحمدية دليل النبوة
الاحمدية على صاحبها الصلوة والسلام وانا المترجم العبد الضعيف القليل بضاعة
والقليل استطاعة على اسمى اما المتداول بلسان العوام نجف على المخاطب من
حضرة النواب المنوه بالشان بتاج العلماء محمد نجف عليخان اللهم امح ذنوبي واستر
عيوبي واجعل ترجمتي تلك ذريعة لحصول املي ووسيلة لاستحسان عملي وانت
ارحم الراحمين مالك يوم الدين اللهم امين **ترجمه فارسى** ستايش نامر خداوندى
را كه از فراز سپهران سپهر فرود آورد نامه خودش برنمودن سراسر مردم نژاد و برراست پوشان
نا سپاس بهترين فرنودش بركشاد واين رهنما نامه پالوده ترين گفتارست نهان رازها بركشاد و
پايان ترين رهبر راست سوى فركاهش راه نماو فرستاد همين برگزيده خودش محمد مصطفى صلى الله عليه
وسلم را او برگزيدش بپايان رسان زنجيره پيغمبرى و برفرازيدش بپايه سروسرورى برهمين پيغمبران
خودش در رهبرى و برگزيده بپيغمبرى فرستادنش را خجسته ترين هنگام و بهترين زبان ستوده
ترين درود و پاك ترين زندش فرستاد برآن سرور فرهيده نشان فرازين درود و خجسته
زندش برآن فرازين فرگاه پاك نژاد و برآل پاكيزه نژاد و ياران با دين و داد او جاويدان باو
سپس فرانم داد سرورى كه فرمان بردنش سرمايه سود دست دسر بفرازيانش نهادن دست مايه نيكى
بهبود دوجهانست نبود از بهرآنكه او سرورى ست فرازين پايه فرنود سرورى دو والاى گسترى بهره ور

بہ بہرہ برتری استواری دہندہ کاخ اسلام فرازندہ آسمانہ فرازش ایمان سرفرمان گستران دیدہ
مہین سروران فراہم کن بینشی وبرافرازی برفرزندیدگان بفرہیدہ خوہا وبرفرازیدہ ازوالا
پیچان داوری برگشاہی ووالائی راسرفراز آرندہ خجستہ آئین اسلام رابرفرازدارندہ بہرچہ کہ
فرازش پایہ رادرخور بود سزاوار فرہیدہ گفتار برسزیدہ کرداردہش بارفرازین پایگاہ یزدان پرست
خداآگاہ ہمایون آئین مہین ترین پیغمبر وگزین ترین وخشور اوراسرمایہ استواری چون مہردرخشان
بدہش گستری ونوازش پروری درفروغ باری سروربا گوہر نواب مستطاب یمین الدولہ وزیرالملک
نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ سرور داوری کاشانہ محمد آباد عرف ٹونک کہ تخششجاویدان
درخش بارد فرہ فرازترش فرازی آشکار باد کہ تنگرن رسالہ خجستہ برسرود عبارت وگفتار خوبی وزاییدہ بدلیل
اثبات نبوت نبینا محمدن المصطفے صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بعد عیسی علی نبینا وعلیہ السلام دربند گزارش کشیدہ
ونگارش درآوردہ دانشومندی نہان رازہا دریاب مہین فرزانہ بافرہ وفرتاب نازش دانش
گستران آئین اسلام فرازش پژوہ وخشور پیند شریعت حضرت خیرالانام علیہ التحیۃ والسلام السید السند
محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ راپای جمی کہ بعربی زبانش ترجمہ گویند بدوگانہ گزارش کشیدہ
نخستین بفارسی زبان مشہور سپس درزیر چنین عبارت بمحاورہ این ہنگام کہ بزبان اردو شہرتی دارد
دمبدم روزگار ما این داگویہ زبان کشایند بہ تحریر درآرم واین ترجمہ باسان ترین برگزارش وکوتاہ
ترین گفتار برنگارم کہ سودش ہمہ را فرارسد ازانجاکہ فرمانش را سودی ہمہ عیان دیدم خود را باہمہ کہین
پایگی برین کار برکشیدم واین ترجمہ را ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ نام بردم اینک از یزدان والا خواہانم
کہ این رنج مرا مزد بخشد کہ درود گیتی ام سود بار آید واز بزہ مندی بدور رم کشیدہ ہرچہ در فرازین
جانم بکار آید ارزانش فرماید ونگارندہ پای جم را علی نام است ونجف علی بر زبان افتادہ عوام بین این
سرور والا گوہر بمہر خوانی کہ خطاب باشد پایہ من برافراخت ومن کمترین پایہ را بتاج العلماء محمد
نجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فرگاہ نیارم برگزارد پاک یزدانش بفرازین
پایہ فرازیدہ تراز پایہ کہ دارد برفرازش آراد تراج ترجمہ ہندی ساری تعریفین ہین واسطے
ایسے خداوند تعالے جلشانہ کے کہ جس نے اپنی پاک آسمانی کتاب عرش سے نازل کی واسطے سب آدمیون
کے کہ اون سے سیدھا راستہ پاوین اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ منکر آدمی

رسولون اور وحی خداوندی کے نہ پہونچنے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لادین اور یہہ برگزیدہ کتاب
اوسمین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگزیدہ رسول محمد مصطفی
کو اور بنایا اونکو سید المرسلین خاتم الانبیاء تاکہ غالب کرے سب دینون پر اپنا پاک تر اور برگزیدہ تر
دین اور شادے سب غیر ہے آئینونکو یہہ سیدہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین
کے زمانہ بعثت کو اور دائمی اور ظاہر تر معجزہ سے روشن کر دیا اونکی نبوت اور رسالت کو پاک
درود اور مبارک سلام اون پر اور اونکی آل اطہار اور اصحاب اخیار پر سبہون پر جبتک آسمان اور
زمین قائم رہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اونپر دائم رہے آمین بعد اسکے عرض ہے کہ
الہی دونون نامور فرمایا ایسے عالیجناب معلی القاب نے جنکی اطاعت فرمان سود اور بہبود کی کفیل
اور اونکی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوند نعمت و اقبال باشوکت و
اجلال فخر خاندان والائی افتخار دودمان دانائی راس الامراء رئیس الکبراء ملاذ الفضلاء کہف الصلحاء
امیر ابن الامیر ابن الامیر فاضل عدیم المثیل عالم عدیم النظیر رئیس السلاطین امیر المومنین حضرت نواب
مستطاب عالیجناب عین الاعیان یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ والی
ریاست دار الاسلام محمد آباد عرف ٹونک دام اقبالہم وزاد اجلالہم نے جنکی محاسن اور مناقب اور
فضائل وکمالات آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں اور اطراف اور اقطار ممالک مین کمال شہرت کے ساتھ
مشتہر ہین مجہہ خاکسار قلیل البضاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کرون ایک رسالہ کو جسکا مضمون حسنات دارین
کی حاصل ہونیکا موجب اور ہر طرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اوسکی عبارت فصاحت اور بلاغت
اور طرز مناظرہ کی تعلیم کیواسطے ایک دانا معلم اور بہترین آموزگار ہے اور نام اس مبارک رسالہ
کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام
ہے اور یہہ مختصر رسالہ مفید عام لاکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والاجناب فاضل کامل عالم عامل راس العلماء
افتخار الفضلاء السید السند محمد ابراہیم بن الحسین الحسنی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر برین مجہہ کمترین
ہیچ میرز نے حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پر کہ عبارت عربیہ کے تحت مین فارسی
ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو زبان مین ترجمہ لکہا جس سے ہر شخص فایدہ حاصل کرے
عموماً اور اہل اسلام ارباب ایمان خصوصاً اور ثواب اسکا عائد ہو طرف ہمارے عالیجناب نواب

مستطاب دام اقبالہم کے جو آمر او رمعین ہین اس کام کی اور بہ تبعیت جناب ممدوح کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس رسالہ مبارک کام کی نصیب ہو اللہم آمین بحرمۃ حضرت خاتم الانبیا رسید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وانت ارحم الراحمین اور اس ترجمہ کا نام رکھا ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان ذی الجود والاحسان ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی من اصطفاہ بالرسالۃ خصوصاً نبینا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **فارسی** یعنی ہمہ ستایش بہر خداوند تعالے پروردگار جہانیان و درود وسلام بر ہر کسی کہ بگزیدایزد تعالے او را بفرستادن از سوی خودش مراد از آن سراسر رسلان خصوصاً پیغمبر ما محمد خاتم الانبیاء والمرسلین و بر آل آنحضرت واصحاب آن سرور ہمگنان **اردو** سب تعریفین لائق ہین خداوند تعالے پروردگار عالم اور درود اور سلام اوپر اونکے کہ جنہون کو مقبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالے نے خصوصاً اوپر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیون اور رسولون کے حضرت محمد مصطفیٰ اور اوپر اونکی آل اور اصحاب کے سبھون پر **عربی** فقد سألنی بعض احبار النصاری ان اذکر لہ ما اعتمد علیہ من الدلیل علی نبوۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد المسیح علی نبینا وعلیہ السلام **فارسی** یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء نصاری کہ ذکر کنم مر او را آنچہ کہ اعتماد داشتہ باشم بر آن از برہان بر نبوت نبی ما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام **اردو** پس ہر آئینہ سوال کیا مجھسے ایک عالم نے نصرانیونکے عالمون مین سے کہ مین ذکر کرون اوس کیواسطے وہ دلیل کہ جسپر مین اعتماد رکھتا ہون دلیلون مین سے اوپر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے **عربی** فاحببت ان احرر لہ ذالک عسی ان ینفعہ او ینفع غیرہ من الطالبین وان کان عندہ لا جواب فبالتحرز سبیلہ عن المنازعۃ والقیل والقال فانہا من داب الجہال **فارسی** یعنی پس دوست داشتم اینکہ بنویسم از بہر او این را شاید کہ سود دہد او را یا جز او را از طالبان

واگر بوده باشد نزدیک او جوابی پس نوشتن آن جواب وا رسته می باشد او بر خواستن نزاع و از قیل
وقال یعنی گفتار بیهوده که آن خود شیوه و رهروش جاہلانست اُردو پس مین نے قبول کیا کہ مین
لکھونگا واسطے اوسکے شاید کہ نفع دے اوسکو یا نفع دیو لوگونکے سوا کسی دوسرے کو چاہنے والونمین سے اور اگر
اوسکے پاس کوئی جواب ہو تو اوسکے لکھنے سے بچ سکتا ہے جھگڑے اور قیل و قال سے جو طریقہ
جاہلونکا ہے عربی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم وجعلہ وایانا من
المنصفین وعن التقلید واللجاج متنزہین فارسی وخدای تعالے راہ می نماید ہر کرا
میخواہد سوی راہ راست و بکند او را و ما را از اہل انصاف و از جملہ اعراض کنندگان از تقلید
یعنی پیروی شدن کسی را بی دلیل و از ستیزہ روش رو برتابندگان اُردو اور اللہ تعالے
بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھا راستہ اور بنادے اوسکو یعنی عالم نصرانی طالب دلیل کو اور
ہمکو منصفو نمین سے اور تقلید یعنی بے دلیل پیروی کرنے اور جھگڑا کرنے سے منہہ پھیرنے والون
مین سے عربی فاقول وبہ نستعین ان ثبوت النبوۃ لا یمکن لغیر النبی الا باظہار
المعجزۃ وہی عبارۃ عن الامر الخارق للعادۃ المطابق للدعوی المقرون بالتحدی
فارسی پس میگویم در حالی کہ از و تعالے یاوری می جویم کہ ہر آئینہ ثابت شدن نبوت
بہر غیر نبی ممکن نیست مگر باشکارا کردن معجزہ و آن یعنی معجزہ عبارت ست از کاری خارق عادت
یعنی خلاف عادت مردم زاد و آن خارق مطابق بود بدعوی و مقرون بود بتحدی یعنی مجادلہ
و معارضہ نفقط مترجم گوید پنہان نماناد کہ قید مطابقت بالدعوی واقتران بالتحدی از بہر اخراج
ارہاص است یعنی خارق عادتی کہ از پیغمبری پیش از دعوی پیغمبری بظہور در آید و نیز احتراز ست
از کرامت اولیا چنانکہ در کتب مبسوطہ بالتفصیل برکشادہ اند اُردو پس مین کہتا ہون
اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم کہ بیشک ثابت ہونا نبوت کا واسطے غیر نبی کے ممکن نہین بدون
ظاہر کرنے معجزہ کے اور وہ یعنی معجزہ عبارت ہے ایک کام خلاف عادت سے جو مطابق ہو ساتھ
دعوی کے اور مقرون ہو ساتھ تحدی اور معارضہ کے یعنی مدعی نبوت کا کہنا منکرین نبوت
اور رسالت کو کہ اگر تمکو اسمین شک ہو تو مثل اسکے تم بھی لاؤ عربی ولیس تصحیح التعریف وبیانہ
مطلوبا ہہنا ولکن لا یظہر المطلوب الا باظہار امور ثلثۃ الاول ان یعلم ان خارق

العادة الذی یبتنی علیه المعجزة لا یختص بفن دون فن ولا بشیٔ دون شیٔ بل کل ما لا یقدر علیه الانسان بما هو انسان فهو خارق للعادة **فارسی** یعنی تصحیح تعریف معجزه وبیان آن این جا مطلوب نیست ولیکن مطلوب ظاهر نمیشود مگر به هویدا کردن سه کات امور نخستین این که دانسته شود که هر آئینه خارق عادتی که بر آن معجزه مبتنی واساس نهاده میگردد مختص نمی باشد به فنی بغیر فنی دیگر نه بیک چیز بدون چیز دیگر بلکه هر چه که انسان بحیثیت انسانیت خود بر آن قدرت وتوانش نداشته باشد همانست خارق عادت **اردو** اور معجزہ کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعوی اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہہ مطلوب نہین لیکن مطلب ظاہر نہین ہوتا مگر تین باتون کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہہ ہے کہ جانا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ بنی ہوتا ہے خاص نہین ہوتا ساتھہ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتھہ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ اوسپر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نرکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہے **عربی** فلو اتی بصنعة او حرفة او صوت او کتابة او غیرها مما لا یقدر علیه غیره فهو خارق للعادة **فارسی** پس اگر بیارد کدامی صنعت یا حرفه یا آواز یا کتابت یا جز آن از آنچه که بر آن قدرت نداشته باشد غیر آن آرنده پس آنست خارق عادت **اردو** پس اگر لاوے کوئی صنعت یا حرفہ یا کوئی آواز یا کتابت یعنی اشعار یا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نرکھتا ہو سوا اسکے دوسرا آدمی پس وہ ہے خارق عادت **عربی** ثم ان کان مقرونا بالتحدی فهو المعجزة والا فکرامة **فارسی** یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون بود آنست معجزه ورنه یعنی اگر با تحدی مقرون نباشد پس آن کرامت است معجزه نیست **اردو** پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجادلہ اور معارضہ اور مقابلہ مین ظہور پکڑے پس وہ ہے معجزہ اور نہین تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہو تو وہ ہے کرامت **عربی** وانما قلنا بعدم اختصاصها بشیٔ اذ لا دلیل علے التخصیص ومعه کان الترجیح محالا **فارسی** یعنی جز این نیست که قائل شدیم بمخصوص نبودن معجزه بچیزی خاص از بهر آنکه دلیلی بر تخصیص قائم نیست وبا دلیل ترجیح محال بود مترجم گوید مرادش آنکه اگر بر تخصیص معجزه بیک چیز خاص همچو انقلاب عصا بصورت ثعبان وجز دلیلی قائم کنیم وگوییم که خارق عادت همین است

که دیگری جز آن مدعی نبوت بر آن قدرت ندارد و درین صورت اگر مستدل دیگر احیاء میت را بر
تخصیص معجزه بر همین خارق عادت دلیلی بیارد و مستدل دیگر بر تخصیص آن در همین معجزت برهانی
دیگر قائم کند و علی هذا القیاس است دلالات دیگر پس بفراهمی دلائل و اجتماع استدلالات ترجیح یک
دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل را بر دلیل دیگر بلا ترجیح برگزینند بمراد ثبوت دعوی تخصیص
معجزه در همین صورت خاص و از دلیل مثبت تخصیص معجزه بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجح لازم
آید و آن خود خلاف عقل ست پس ناچار همه دلائل را تساوی پایه برشمرد و تخصیص را از میان بر دارند
و همین ست مطلوب یعنی این که در خارق بودن تخصیص را مدخلی و اختصاص را محلی نیست خرق
عادت من حیث الخرقیة عام ست باز بسته بامری و منحصر بر کاری نمی باشد اُردو اور اسکے سوا نہیں
کہ ہم نے کہا خاص نہونا ساتھ کسی چیز کے اسواسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور اگر دلیل
کے ساتھ ہو تو ترجیح محال مترجم کہتا ہے کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اوپر دلیل دوسری
کے تشریح اور تفصیل یہہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق عادت کے صادر ہونیکو معجزہ کہیں
نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاری اگر اندھی کے سونکہا کرنے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ
جانیں اور دوسرے طریق سے خارق عادت کے ظہور کو معجزہ نہ سمجھیں اور یہہ شخص جو ایک ہی طریق
خاص سے صادر ہونے خارق عادت کو معجزہ سمجھتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونیکو معجزہ نہیں
مانتا اپنے اس تخصص کے دعوی پر دلیل لاوے اور پھر دوسرا شخص مدعی دوسرے طریق خاص سے سمجھنے
والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونوں دلیلیں برابر ہوں پس درصورت برابری کے
ترجیح محال اور بدون ترجیح کے ان دونوں دلیلوں میں سے ایک کو راجح اور فائق سمجھنا اور دوسرے
کو مرجوح کہنا خلاف عقل ہے پس درصورت مساوی اور برابر ہونے دلیلوں کے تخصیص باطل ہوا اور
مدعا یعنی تعمیم ثابت ہوا اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر
نہیں ہوتا عربی والثانی اختلاف معجزات الانبیاء علیہم السلام بحیث یحکم بعدم
الاختصاص ولا اشتراك الجمیع فی افادة المطلوب الی غیر ذالك فارسی یعنی و نیز می بینیم
مختلف بودن معجزات انبیاء علیهم السلام بروشیکه یقین می کنیم بخاص نبودن و نیز بسبب مشترک
بودن سراسر معجزات در افاده مطلوب اعجاز زین مترجم گوید مثلا گروه نصاری به نبوت موسی

نیز برسالت مسیح علی نبینا وعلیهم السلام قائل ومعترف اند با وجودیکه از موسی علیه السلام انقلاب عصا
بصورت حیه وثعبان وانفلاق بحر وجز آن آیات تسعه بظهور رسید واز عیسی علیه السلام یکی هم
ازین معجزات به پیدائی نکشید وهمچنین از مسیح علیه السلام احیاء میت وشفاء اکمه وابرص وهمین
سان دیگر معجزات هویدا شدند که از موسی علیه السلام هویدائی یکی هم ازین خوارق عادت پیدا
نشد پس اگر خوارق عادات یکی را بخیال اختصاص خوارق درهمین صور خاصه معتبر انگارند و
خوارق عادات دیگری را که غیر خوارق اول باشند از پایه اعتبار ساقط شمارند پس باید که به نبوت
یکی ازین دو معترف نشوند نظر با اختصاص خوارق در صور خاصه که تسلیم کنند وانچه که ازین صور مخصوصه
بیرون بود خوارق عادات نه دانسته چنین معجزه نما را نبی نمانند واگر هردو گونه خوارق عادات را
معجزات اعتبار کنند عدم اختصاص خوارق در صور خاصه ناگزیر لازم آید وهمین است مطلوب ما اگر
همین صورت هاے مختصه را که از حضرت موسی وعیسی علیهما السلام بهویدائی رسیدند خارق عادت
حساب کنند واز خوارق دیگر که بصورت دیگر خلاف صورتهای مذکوره هویدا شدند انکار ورزند
محض تعنت وجهل بود که با وجود خرق عادت در صورت دیگر هم آن خارق را خارق نداشتن
نشان دهد از نادانی منکر واشکارا کند تعنت ورا است پوشیده او وقوله والاشتراک الجمیع تا آخره دلیلی
است دیگر یعنی هرگاه مطلوب یعنی صدق دعوی از هر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص را چه سود
واختصاص را چه کار اردو اور نیز ہم دیکھتے ہین مختلف اور جداگانہ طور سے پیدا ہونا انبیاء
علیہم السلام کے معجزونکا ایسا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص نہونیکو اور سوا اسکے بسبب مشترک ہونے
سب معجزون کے مطلب کے فائدہ دینے مین اور سوا اسکے یعنی جب ساری خارق عادتون سے
نبی ہونا مدعی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کہتا ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ
صرف مردے کا زندہ کرنا یا اندھے کو سوانکھا بنانا اور مبروص کو چنگا کرنا اور اسیطرح دوسرے
معجزے جو حضرت مسیح علیه السلام سے صادر ہوئے معجزے ہین اور دوسری قسم کے خارق عادات
معجزے نہین تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع
ہوئے اور حضرت مسیح سے انکا ظہور نہین ہوا وے معجزے نہون پس اس صورت مین موسی
علیه السلام مسیحیون کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہہ کہ یہہ لوگ یعنی مسیحی مذہب والے موسی کی

نبوت کے بھی قائل ہیں اور توریت کو آسمانی مقدس کتاب مانتے ہیں اور اس کتاب کے مندرجات کو سوای اون کے کاموں کے جنکی تکمیل کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی نہ اجب العمل جانتے ہیں بموجب حکم انجیل کے پس اس تقریر سے معجزہ کی تخصیص ساتھ ایک فن خاص ایطریق تمام کے باطل ہوتی اور تعمیم ثابت ہوتی عربی والثانی ان حصول العلم بکونہ معجزاً انما یتیسر لوجهین احدہما کون الشخص من اہل تلک الصنعۃ والحرفۃ ککونہ ساحراً من السحرۃ بالنسبۃ الی ما صدر عن موسی علیہ السلام من المعجزات او کونہ طبیباً من الاطباء بالنسبۃ الی غالب ما صدر عن عیسی علیہ السلام او کونہ عالما بفن الموسیقی بالنسبۃ الی ما صدر عن داؤد علیہ السلام فارسی یعنی دویمی ازآن دو امر اینست که هرآئینه حاصل شدن علم بمعجزه بودن آن خارق عادت بدو وجه متصور میشود یکی ازین بودن کسی از اہل آن صنعت و حرفت چنانچه بودنش جادوگری از جادوگران بنسبت آنچه که از موسی علیه السلام از معجزات ظاہر شده یا بودنش طبیبی از جمله طبیبان نسبت غالب معجزات عیسی علیه السلام یا بودنش دانا و ماہر بعلم موسیقی و نغمه سرای بنسبت آنچه که صادر شد از داؤد علیه السلام و درین سان مترجم گوید مرادش اینست که چنین ماہران ہرگاه مدعی رسالت را بنگرند که کاری از قبیل آن صنعت و حرفه آنان بکار آورد و کسی دیگر از اہل آن صنعت و خود شان ہم از آوردن مثل آن زبونان و ناتوانان ہستند این کار او را معجزه دانند اما ناآگاہان آن صنعت و جاہلان آن حرفه باین کار پی بردن نتوانند اردو یعنی دوسرا امر اون تینوں امروں میں سے جنسے مطلب ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہیں کہ دو وجہوں سے متصور ہوتا ہے ایک تو اوس جاننے والے کا ماہر اور عالم ہونا اوس صنعت اور حرفت سے جسکی جنس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جیسے ساحر ہونا بنسبت اون معجزوں کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوئے یا طبیب ہونا بنسبت غالب معجزوں حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بنسبت اوس معجزہ کے جو صادر ہوا حضرت داؤد علیہ السلام سے مترجم کہتا ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جبتک عالم نہوگا تو وہ قادر نہوگا اس صنعت اور حرفت کے عالموں کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہوا کیونکر سمجھیگا اور جب ایسا نہ سمجھیگا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکر تصور کریگا عربی وثانیہما ان یعلم ذلک باتفاق

اهل الفن بانه اذا لم یکن الشخص ساحرا فقد حصل له العلم باتفاق السحرة بکون ذلک
مما لا یمکن ان یحصل بفن السحر فان حصل المصاحبة انما یعلم کونه معجزة لا سحرا اما السحرة
فلعلمهم بالسحر واما الغیر فلاقرار السحرة بحیث یمتنع عادة تواطؤهم علی الکذب
انه لیس من فن السحر والا فمع قطع النظر عنهما کیف یمکن الفرق بینهما اذ الجاهل بالسحر
یحتمل کون کل معجزة سحرا اذا کان من جنس التغیر فی الصور وکذا الجاهل بالطب
یحتمل کون کل معجزة طبا اذا کانت من فن التصرف فی الابدان وهکذا فلو اتی بالسماء الی
الارض او رفع الارض الی السماء فلا یرفع عنهما هذا الاحتمال عند الجاهل بالفن
فارسی یعنی دویمی آن دانسته شدن آن خارق عادت است باتفاق اہل فن مثلاً اگر شخصے
خود ساحر نبود پس او را حاصل میشود علم بالمعجزیت بسبب متفق شدن ساحران برانکه این کار از آن
قبیل ست که ممکن نبود حصول آن بفن سحر پس عصا را افعی ساختن ہر آئینه معجزه بودن وسحر نبودن
دانسته میگردد ساحران را بسبب علم آنان بسحر وغیر ساحران را بسبب اقرار کردن ساحران باین که
اینکار از فن سحر نیست بروشیکه عادةً ممتنع بود ساز وار ومتفق بودن آن همگنان برکذب ورنه
با قطع نظر ازین دو طریق یعنی یکے بسبب علم خود دانستن ودویمی باقرار ماہران این فن شناسا آمدن
وعالم شدن بود چگونه ممکن بود فرق کردن درین دو یعنی معجزه را از جادو وجدا جدا دانستن زیراکه ناآگاه
از فن سحر محمول خواہد کرد ہر معجزه را بر سحر ہرگاه آن معجزه از قبیل دگرگون کردن صورتها خواہد بود
وہمچنین نادان فن طب ہر معجزه را محمول خواہد کرد بر طب ہرگاه خواہد بود آن معجزه از قبیل تصرف
کردن در بدنها وہمین سان پس اگر بیارد یعنی صاحب معجزه آسمان را سوی زمین ویا بر فراز
برد زمین را تا آسمان دور نخواہد شد ازین دو یعنی از سحر وطب این احتمال نزدیک جاہل فن اردو
اور دوسرا امر معجزہ پہچاننے کا یہہ ہے کہ ایسی خلاف عادت عجیب کام کو معجزہ جان لین اوس فن
کی جس فن کی جنس سے وہ معجزہ وصادر ہوا ہو عالموں اور ماہرون کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
سے کہ یہہ کام بیشک معجزہ ہے کسی صنعت اور حرفہ سے نہین مثلاً جب کوئی شخص خود ساحر نہو تو
اوسکو یہہ جاننا حاصل ہوگا ساحرون کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہین
پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنجانا معجزہ سمجھا جاویگا اور سحر نجانا جائیگا ساحرونکو تو اپنے عالم اور ماہر

ہونے کے فن سحر سے اور غیر ساحرونکو اقرار کرنے سے ساحرون کے اس امر پر کہ یہ عجیب کام سحر
نہین اسواسطے کہ عادۃ ممتنع ہے ایک جھوٹی بات پر متفق ہو جانا ایک گروہ کثیر کا یعنی سلیم عقل
اسبات کو تسلیم نہین کرتی اور جب ان دونون کامون سے قطع نظر کرین یعنی ان دونون امرون
مین سے ایک کو بھی نہ پاوین تو سحر اور معجزہ مین فرق کرنا ممکن نہوگا اسواسطے کہ جو شخص سحر کے
فن سے ناواقف ہوگا وہ تو ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھیگا جب وہ معجزہ متغیر اور متبدل ہو جانے صورتون
کے جنس اور قبیل سے ہوگا اور ایسے ہی علم طب کا نجاننے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا گمان
کریگا جب وہ معجزہ ہوگا جنس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدنون مین جیسے چنگا کرنا مجذوم کا
یا شفا دینا تپ زدہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور معجزہ پس اگر صاحب معجزہ آسمان کو
زمین پر لے آوے یا زمین کو آسمان تک اوٹھا لیجاوے تو اوس فن کے جاہل اور ناواقف سے
یہہ گمان ہرگز دور نہوگا ع ۔ لی نعم اذا کان الشخص ساحرا او طبیبا مثلا فقد حصل
له العلم بکون ما اتی به معجزة لا سحرا و لا طبا بلا کلفة و مشقة و کذا اذا اجتمع علیه
جمع من السحرة و الاطباء بحیث لا یحتمل تواطؤهم علی الخطاء و اقروا له بذلک فقد
حصل له العلم ایضا فارسی یعنی ہرگاہ آن شخص خود مثلاً ساحر یا طبیب خواہد بود حاصل
خواہد شد او را بلا کلفت و بی مشقت علم بمعجزہ بودن و سحر و طب نبودن امریکہ بیارد آن مدعی معجزہ
و ہمین سان ہرگاہ مجتمع و متفق شود گروہی از ساحران و طبیبان بر وجہیکہ محتمل نبود اتفاق کردن
آنان بر خطا و اقرار کنند آنان باین سحر و طب نبودن و معجزہ بودن آن کار پس حاصل خواہد شد
او را یعنی جاہل و نا آگاہ را نیز علم آردو یعنی ہان اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو مثلاً تو بے مشقت
اور بے کلفت جان لیگا کہ یہہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہین اور اسیطرح
جب اسقدر ساحر کہ جنکا متفق ہو جانا خطا پر احتمال نرکھتا ہو متفق ہو جاوین یعنی متفق الکلام
سب ایک ہی بات کہین اور اقرار کرین کہ یہہ کام سحر اور طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے تو اوس
صورت مین بھی ناواقفون کو علم حاصل ہوگا اوس معجزہ کے معجزہ ہونے پر ع ۔ لی ولیس
الطریق الاول باقوی من الثانی فی افادة العلم بل لکل منهما جهة قوة لیست للآخر
اذ الاول من حیث کونه ناشئا من اتفاق جمیع کثیر و جم غفیر لا یحتمل اتفاقهم

على الخطأ تكون اقوى من الاول وعلم غير السحرة والاطباء بنبوتهما من قبيل الثاني
فارسی طریق اول یعنی معجزه را از سحر وطب جدا دانستن ماهران فن قوی تر نیست در افاده
علم از طریق دویمین یعنی پی بردن غیر ماهران باعجاز آن کار بسبب دریافتن اتفاق ماهران
برین که اینکار از سحر وطب نیست همانا معجزه است بلکه بر یکے را ازین دو طریق جهتے از قوت است
که آن جهت قوت دیگر طریق را نیست زیراکه طریق اول بسبب دانسته شدن بیواسطه دیگری
قوی تر است از طریق دویمین که بواسطه اتفاق ماهران علم آن حاصل شود ودویمین از جهت
حاصل شدن این علم بسبب متفق ومجتمع شدن جمع کثیر وجم غفیر که متفق شدن آنان بر خطا احتمال
ندارد پس این دویمین اقوی بوده از اول وعلم غیر ساحر وغیر طبیبان به نبوت آن دو یعنی حضرت
موسی وعیسی علیهم السلام از قبیل ثانی است مترجم گوید زیراکه هرگاه کاملان فن سحر بالاتفاق وبالاجماع
اقرار نمودند که ساختن عصا وهمین سان آیات دیگر که از موسی علیه السلام بظهور در آمدند از قبیل
سحر نیستند وهمچنین جمع کثیر از ماهران فن طب زبان کشادند که احیا زیست از باب علم طب نیست پس
اینکه ناآگاهان فن سحر وناواقفان فن طب را علم بالمعجزه از اقرار ساحران وطبیبان حاصل میشود
اردو پہلا طریق یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے ماہر اور عالم کا معجزہ کو معجزہ جاننا قوی تر نہین
دوسرے طریق سے یعنی ماہران فن کے متفق الکلمہ کہدینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونون طریقون
مین سے ایک طرحکی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہین اسواسطے
کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے سے بسبب حاصل ہونے اوسکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرا
قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق الکلمہ
کہنے اور اقرار کرنے سے جنکا خطا پر متفق ہوجانا احتمال نہین رکہتا پس یہہ دوسرا اس جہت سے
زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبون کا واقف اور عالم ہونا دونون نبیون
یعنی حضرت موسی اور عیسی کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہہ گروہ کثیر
بالاتفاق اقرار کرتے ہین کہ یہہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہین اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا
محتمل نہین عربی فانا لما علمنا اجماعا لاتفاق السحرة والاطباء على ان ما صدر عنهما
ليس بسحر ولا بطب فجزمنا بنبوتهما ولولا هذا العلم اجماعا لاحتملنا كونهما ساحرا او

نبیینا لما احتملنا نبوتیهما **فارسی** یعنی ہر آئینہ ہرگاہ دانستیم اجمالاً مستحق شدن ساحران و طبیبان
بر چیزیکہ ہر چہ صادر شد ازان دو یعنی موسی و عیسی علیہما السلام جادو و طب نیست پس یقین کردیم
بنبوت آن ہر دو و اگر این علم اجمالی مارا نمی بود ہر آئینہ احتمال میکردیم بساحر و طبیب بودن آن
ہر دو چنانکہ احتمال میداشتیم بانبوت آن ہر دو مترجم گوید کہ درین صورت یعنی در صورت تساوی ہر دو
احتمال نبوت آنان و ساحری و طبابت آنان در پایہ احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوۃ و جزم
بان صورت نمی بست چہ مارا میرسید زبان کشادن باین کہ عالم بالسحر و ماہر بالطب نیستیم و سخن ماہران
و اتفاق علماء آن فن را با ور نمی داریم و درین صورت سبیل تصدیق چہ سان پدید آمدی **اردو**
پس جبکہ جان لیا مستحق ہو جانا ساحروں اور طبیبوں کا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے انکا
دونوں سے وہ سحر اور طب سے نہین یعنی عصا کا سانپ بنجانا حضرت موسی سے سحر کے فن سے
نہین بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چنگا کرنا عیسی کا طب سے نہین بلکہ معجزہ ہے پس جانے
یقین کی اون دونوں کی پیغمبری اور جو ایسا علم اجمالی ہمکو نہوتا تو ہمکو احتمال ہوتا اونکے ساحر اور
طبیب ہونے کا جیسے کہ احتمال ہوتا اونکے پیغمبر ہونیکا مترجم کہتا ہے کہ جب دونوں احتمال برابر ہوتے
تو اونکی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالجزم معلوم نہوتی ہم ان دونوں احتمالوں مین ڈانواں
ڈول اور تذبذب رہتے کبھی تو کہتے کہ یہ سانپ بنجانا عصا کا حضرت موسی سے بسبب سحر کے ہے اور
چنگا کرنا مسیح علیہ السلام کا برص والے کو اور سوانکھا کرنا اندھے کا طب سے ہے اور کبھی کہتے کہ
شاید معجزہ ہے درینصورت انکی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزمی نہوتی **عربی** فلولا ان
آمن السحرۃ بموسی علیہ السلام اولا بعد ملاحظۃ البینات عنہ فلا تتم حجۃ اللہ تعالے
علے فرعون ولا یستحق العذاب لا فی الدنیا ولا فی الاخرۃ بانکار ما جاء بہ موسی علیہ
السلام لاحتمال السحر فی نظرہ لکن لما آمن السحرۃ بہ اولا فبعد ذلک قد تم حجۃ
اللہ تعالے علیہ اذ لا یحتمل العقل کون اتفاقہم علے الاقرار بالمعجزۃ من باب الاتفاق
علے الخطاء فاستحق العقاب فی الدارین لذلک **فارسی** یعنی اگر نمی بود ایمان آوردن
ساحران بر موسی علیہ السلام پس از دیدن معجزات ظاہرہ از آن علیہ السلام ہمانا تمام نمی شد حجت
الٰہی جل شانہ بر فرعون و او مستحق عذاب دنیا و آخرت نمی گشت بانکار کردن آنچہ کہ موسی علیہ السلام

آمد یعنی معجزات باہرہ شد بسبب احتمال سحر داشتن این معجزات در نظر فرعون ولیکن ہرگاہ کہ
ساحران اول ایمان آوردند بموسی علیہ السلام پس ایموقت ہر آئینہ تمام شد حجت الٰہی جلشانہ بر فرعون
از بہر آنکہ احتمال نمیکند عقل متفق بودن آن ہمگی ساحران بر اقرار کردن معجزہ از قبیل اتفاق کردن
آنان بر خطار پس مستحق شد فرعون عذاب دارین را از بہر این ارد و پس اگر ساحر لوگ اول
بعد دیکھنے ایسے ظاہر نشانون اور معجزون حضرت موسی علیہ السلام کے اونپر ایمان نہ لاتے تو خداوند
تعالے کی حجت فرعون پر پوری نہوتی اور وہ دنیا اور آخرت مین عذاب کا مستحق نہوتا بدلے انکا
کرنے اپنے کے اون کامون سے جو موسی علیہ السلام لائے بسبب محتمل ہونے سحر کے اوسکی نظر مین
لیکن جب ساحر ایمان لائے موسی علیہ السلام پر اول تو اسوقت پوری ہوئی اللہ تعالے کی
حجت فرعون پر اسواسطے کہ احتمال نہین رکہتا تہا اون سبکا متفق ہوجانا خطا پر معجزہ کے اقرار
کرنے مین اسواسطے فرعون دونون جہانمین عذاب کا مستحق ہوا ع.بی والثالث ان یعلم
ان عادۃ اللہ تعالے لم یجر فی اظہار المعجزۃ علے ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
الاول والانقد وجب علے الانبیاء الاتیان بالمعجزۃ لکل احد من جنس فنہ وحرفتہ
فلا تثبت نبوۃ موسی بتلک المعجزات الا للسحرۃ ولا نبوۃ عیسی بہا الا للاطباء اذا
کان مبعوثین علے غیرہما من اصناف الخلق فلا بد لہما من الاتیان بالمعجزۃ لکل ذی
فن من جنس فنہ ولیس کذلک فقد علم ان اللہ تعالے اکتفی فی استنابتہ معجزۃ الانبیاء
بما یحصل العلم بہ سواء کان بدون الواسطۃ او بواسطۃ العالمین بہ لعدم الفرق
بینہما فیما ھو المقصود من البعثۃ وھو العلم بکون فاعلہ نبیا لا متنبیا وما جاء بہ
معجزۃ لا صنعۃ ولا حرفۃ ولا شک ان علم الاغلب بالمعجزۃ انما ھو من القسم الثانی
فارسی سومین امر از سہ گانہ امور کہ ظاہر نیشود مطلب مگر باظہار آن این ست کہ دانستہ شود
کہ ہر آئینہ عادت اللہ جاری نشدہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہائے انبیا بکفایت کردن بر قسم
اول یعنی صرف دانستن ساحران معجزہ موسی را کہ بر صورت مار ساختن عصا بود و دانستن طبیبان
معجزہ عیسی علیہ السلام را بزندہ کردن مردہ ورنہ یعنی اگر برہمین اکتفا رفتی پس ہر آئینہ واجب
میشد بر انبیا علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہر گروہی از جنس فن آن وحرفت آن مترجم گوید

مثلاً با منکران معجزهٔ آهنگری پیغمبران و سرود سرایان معجزهٔ فن موسیقی و میران انشا و شعر
غوامض این حرفت و دیگر فنون متعلقهٔ آن و درین سان بر طرف اہل فنون که لا تعد ولا تحصی اند
پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیه السلام مگر بر ساحران و نیز ثابت نمیشد نبوت عیسی علیه السلام مگر بر
طبیبان و معجزهٔ این هر دو علیهما السلام مبعوث بود بر غیر آن ؛ یعنی ساحران و طبیبان نیز
از اصناف خلق است پس ناگزیری نبود این هر دو را آوردن معجزات بر هر صاحب فن از جنس
فن او چنین نیست یعنی این هر دو علیهما السلام معجزات از سراسر صنائع و حرف نیاورده اند
پس دانسته شد که هر آئینه ایزد تعالی اکتفا فرمود در هویدا کردن معجزهٔ انبیا علیهم السلام بر آن
وجه که حاصل شود بآن علم بالمعجزیت برابر است که آن علم بدون واسطه بود یعنی بخود دانستن خود
ساحران و طبیبان چنین اعجاز را بذوات خود یا بوساطت دیگری یا بوساطت دانندگان آن
یعنی بسبب متفق الکلمه بیان کردن مثلاً ساحران و طبیبان که این کار از قبیل سحر و طب نبوده
ست بلکه معجزه ست بسبب فرق نبودن درمیان این هر دو یعنی علم بلا واسطه و علم بالواسطه
در آنچه که مقصود و مطلوب بود از بعثت انبیا علیهم السلام و آن علم بود به نبی بودن آن معجزه
آرنده و متنبی نابودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کننده نبودن آن معجزه نما و معجزه بودن
آن نمائیده شده و صنعت و حرفت نبودن آن کار و شک نیست که علم اغلب بالمعجزه از قسم ثانی
میباشد یعنی باقرار و اعتراف کردن کاملان فنی که معجزه از قبیل آن فن گمان برده شود باینکه معجزه
است حرفت و صنعت نیست مترجم گوید که راز در اغلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالاعجاز بشنیدن
از زبان جم غفیر که بسبب مهارت خودشان در صنعتی و حرفتی که چنین معجزه از جنس آن گمان
کرده شود براستی بودن معجزه پی برده و بصدق آن تصدیق کرده باشند اینست که حضور همه
کسان از مبعوث علیهم در مجلس ظهور معجزه دشوار بل محال پس غیر حاضرین را علمی که حاصل میشود بشنیدن
از زبان حاضرین ماهرین این فن بهره میگردد و همچنین بعد انقراض قرون و انقضای دهور
نو آمدگان عرصهٔ هستی را علم بالمشاهده محال صرف علم بالسمع که از جم غفیر حاصل شده باشد
موروث تصدیق میگردد اردو یعنی تیسرا امر جس سے مطلب ظاہر ہو جاوے یہ ہے کہ جانا جاوے
کہ ہر آئینہ عادت الٰہی جل شانہ جاری نہیں ہوئی معجزوں کے ظاہر کرنے مین جو پیغمبروں کے ہاتھ

سے ظاہر ہوتے ہین اوپر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے جاننے پر علم اور تصدیق معجزہ کا منحصر ہونا نہ دوسری قسم یعنی ماہرون کے اقرار سے جان لینے پر اور نہین تو ہر آئینہ واجب ہوتا اوپر نبیون کے معجزون کا دکہانا ہر ایک گروہ کو اون فن والون مین سے کہ جس جنس سے وے معجزے گمان کیے جاتے مثلاً لوہارونکو معجزہ لوہاری کا اور سنارون کو معجزہ سناریکا اور موسیقی جاننے والونکو معجزہ موسیقی کا اور اسیطرح ہر قسم کے فن اور ہنر والون کو جداجدا معجزہ دکہایا جاتا اور صنعتین اور حرفے اور ہنر بیشمار ہین پس اس سبب سے دکہانا اون کا دشوار بلکہ محال اور بنصورت حضرت موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحرونپر اور عیسی علیہ السلام کی نبوت مگر طبیبون پر اور جبکہ وے دونون مبعوث ہوئے تہے طرف غیران دونون کے بہی یعنی موسی علیہ السلام مبعوث تہے طرف ساحرون اور غیر ساحرون کے اور عیسی علیہ السلام طرف طبیبون اور غیر طبیبون کے مختلف مخلوق مین سے تو اس صورت مین یا تو ایسی دشوار بلکہ محال کام کرنے اونکو واجب ہوتے یا نبوت اونکی ناتمام رہتی اور ایسا نہین ہوا یعنی ہر ہنر اور صنعت اور حرفے کی جنس سے جو دنیا مین ہین معجزے نہین دکہلائے پس بیشک جانا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالی نے ظاہر ہوجانے معجزون انبیاء علیہم السلام مین اسی امر پہ کفایت کی جس سے علم اور تصدیق حاصل ہوجائے درباب معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ بدون واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے ماہر کو خود معلوم ہوجانا کہ یہہ کام اس فن کا نہین بلکہ معجزہ ہے یا بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے اور متفق الکلمہ کہدینے سے کہ یہہ کام صنعت اور حرفہ سے نہین بیشک معجزہ ہے کسواسطے کہ ان دونون طریقون یعنی بے واسطہ معلوم ہوجانے یا بالواسطہ دریافت ہونے مین کچہہ فرق نہین درباب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے بعثت انبیاء علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا نبی معلوم ہوجانا نہ متنبی یعنی جہوٹا دعوی کرنیوالا نبوت کا کچہہ شعبدے منتر دکہاکر اور یہہ جاننا کہ جو کام یہہ شخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ ہے حرفہ اور صنعت نہین اور شک نہین کہ اغلب علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا ہے یعنی ماہرون اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہہ کام معجزہ ہے مترجم کہتا ہے کہ غالب ہونا اس دوسرے طریق کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زمانہ گذر جاتا ہے اور اوس زمانہ کے آدمیون

ہیں سے جنہوں نے بسبب مہارت اور اپنے علم کے اوس معجزہ کا معجزہ ہونا جان لیا ہو جو کچھ باقی رہ جاتے
ہیں تو ان بیچاروں کو ان ہی اگلوں سے بیہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود نبی کے
زمانہ میں بوقت ظہور معجزے کے سارے آدمی جنکی طرف وہ نبی مبعوث ہوتا ہے مجلس معجزہ میں
موجود نہیں ہوتے ہیں بالضرور غیر حاضرین کو ان ہی حاضروں کے بیان اور اقرار سے معجزہ
کی تصدیق حاصل ہوتی ہے جس سے اوس نبی پر ایمان لاتے ہیں ومنہ یظہر انہ ینبغی ان یکون
معجزۃ کل نبی من جنس ماھو الشائع المتعارف فی امثال تلک الازمان کما ھو الواقع
علے ما قیل فجعل معجزۃ موسی علیہ السلام من جنس ما یحتمل کونہ سحرا لغلبۃ السحر
وشیاع فنہ فی زمانہ اذ الفرق بین تلک المعجزات وبین السحر انما یحصل للسحرۃ لعلمھم
بالسحر وللغیر بتصدیق ھؤلاء العلماء فقد تم حجۃ اللہ علے الناس جمیعا العالم منھم
والجاھل بخلاف مالو لم یکن فن السحر شائعا فی زمانہ فلا یحصل من ذلک العلم بکونھا
معجزۃ لا سحرا لاحد حتی تثبت نبوتہ ومثلہ یقال بالنسبۃ الی معجزات عیسی علیہ السلام
ولو عکس الامر فجعل معجزات موسی علیہ السلام لعیسی ومعجزات عیسیٰ لموسی فلا
ینفعھما فی زمانھما ولا یمکن لھما اثبات نبوتھما بھا علے احد من الناس بحیث یجزم
بھا فی الواقع ونفس الامر فلا یتم حجۃ اللہ علے احد فارسی یعنی وازان ہویدا میشود کہ
سزاوارست بودن معجزہ ہر نبی از جنس آنچہ کہ شائع ومتعارف بود در چنان اوقات آنچنانکہ واقع شد
پس گردانیدہ شد معجزہ موسی علیہ السلام از جنس آنچہ کہ احتمال داشت سحر وجادو بودن آن بسبب غالب
وشائع بودن فن سحر در زمان موسی از بہر آنکہ فرق درمیانہ معجزات ودرمیانہ سحر جز این نیست کہ
ہویدا میشود مرساحران را بسبب عالم بودن آنان بسحر امام غیر آنان را بسبب تصدیق کردن عالمان آن
فن پس ہر آئینہ تمام شد حجت الٰہی جلشانہ بر سراسر مردمان ہم بر عالمان آنان ہم بر جاہلان آنان بخلاف
آنکہ اگر در آن زمان سحر اشیوع نمی بود کسی را بسحر بودن یا معجزہ بودن انیکار یعنی عصا را بصورت
حیۃ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسی علیہ السلام ثابت شود وہمین سان گفتگو کردہ آید نسبت
معجزات عیسی علیہ السلام واگر کار برعکس شدی کہ معجزات موسی بہر عیسی ومعجزات عیسی بہر موسی
برساختہ شدی آن ہر دو را در زمان خود شان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مرادش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت حیّہ کہ در ظاہر از قبیل سحر گمان کردہ میشود بعیسی علیہ السلام دادہ شدی
چونکہ در زمان این حضرت سحر را شیوع و غلبہ نبود مر این معجزہ او را معجزیت دریافتہ نمیگشت زیرا کہ تمیز
بین السحر والمعجزہ وابستہ میباشد بکمال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر نبود پس تمیز مفقود بودی
و معجزہ سود ندادی و ہمین سان اگر معجزہ احیاء موتی بموسی علیہ السلام دادہ شدی پس بسبب عدم
شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی درمیان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ
ثبوت صدق رسالت بود بہ پیدائی نمی کشید لہذا مؤلف فرمود کلا ینفعہما و ممکن نبود آن ہر دو را
ثابت کردن نبوت خود ہا پس تمام نمی شد حجت ایزد تعالے بر کسی از مردمان بر وجہی کہ جزم و یقین
کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر آرد و اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اون
کاموں کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بہت مشہور اور متعارف ہوتے ہین اون زمانون مین
جیسے کہ واقع ہوئے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس قرار دئے گئے موسی علیہ السلام کے معجزے
اوس جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا محتمل تہا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن
کے اون کے زمانہ مین اسواسطے کہ معجزون اور جادوؤن مین فرق حاصل ہوتا ہے ساحروںکو بسبب
علم سحر کے جسکے وے ماہر اور عالم ہوتے ہین آورہ غیروںکو یعنی اون آدمیونکو جو اوس صنعت اور حرفت
سے واقف اور ماہر نہین ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالمون اور ماہرون کے
اس بیان سے کہ یہ کام معجزہ ہے اونکے فن مین سے نہین پس پوری ہوجاتی حق تعالے سبحانہ
کی حجت سب پر اونہین سے عالمونپر اور جاہلون پر بخلاف اوسکے کہ سحر کا فن اونکے زمانے مین شائع
اور مشہور نہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر نہونے کا علم کسیکو بہی حاصل نہوتا یعنی کوئی بہی بالیقین نجانتا
کہ یہ سانپ بنجانا عصا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تا کہ موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت ہوجاوے
اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزون عیسی علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسی کے
معجزے عیسی کو دئے جاتے اور عیسی کے معجزے موسی کو تو یہ امر اون دونون کو نفع نہ دیتا خود
اون ہی کے زمانون مین اور ممکن نہوتا اون دونون کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا
کہ بالیقین اور بالجزم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت الٰہی جلشانہ پوری
نہوتی کسی پر عربی واذا علم تلک المقدمات فنقول قد جاء رجل من العرب وادعی النبوۃ

يحصل معجزة الاتيان بكلام عجز الخلق من الاتيان بمثله اما بفصاحة وبلاغة نهر فيهما او
بهما ولغيرهما فحيث قلنا بعدم اختصاص المعجزة بفن دون فن مما يليق بشان الانبياء
ويناسب بجملة معجزة تثبت به نبوت وحيث قلنا ان العلم بالمعجزة انما يحصل اما
من العلم بذلك الفن او باقرار اهل الفن على العجز عن الاتيان بمثله وقلنا بعدم الاكتفاء
في اتمام بالاعجاز بالقسم الاول فقد ثبت بنوته على العرب والعجم والترك والديلم اما
على العرب فلعلمهم بلسان العرب ومعرفتهم فنون الفصاحة والبلاغة فلو كان ما جاء
به من تلك الفنون لامكن لهم الاتيان بمثله ولاتوه مع كثرة فصحائهم وبلغائهم وخطبائهم
وشهرة منشآتهم في زمانه بينهم وغاية عداوتهم له كما هو العادة في مدعيها واما على
غير العرب فلاقرار اهل الفن واعتراف فصحاء العرب وبلغائهم مع كثرتهم وسعة
ممالكهم وكثرة امصارهم وبلادهم بالعجز عن الاتيان بمثله بحيث لم يحدث عن
احد منهم الاتيان بمثله منذ الف ومائتي عام مع نداء فقهاء الاسلام طرا باعلى
اصواتهم في كل زمان على وجوب تحدي القرآن على كل احد لئلا يكون اعلى خلاف العلم
في امر النبوة وانه لابد من العلم فيه فقد حصل لهم العلم على اكمل الوجوه لعدم قدرة
الناس بالاتيان بمثله كما او جاء صلى الله عليه وسلم فيه ثبت نبوته على العرب فارسي
يعني وهرگاه دانسته شد اين سه مقدمه ميگوييم كه هر آئينه آن بر مردي از عرب ودعوى نبوت
كرد ومعجزه خود قرار داد آوردن خود كلامي كه عاجز باشد همه خلق از آوردن همچون آن كلام يا از
بهر فصاحت وبلاغت آن صرف يعني صرف فصاحت يا صرف بلاغت يا هردو يعني فصاحت وبلاغت
يا غير آن هردو مترجم گويد كه علاوه از كمال فصاحت ورعايت بلاغت اشاره است بسوى تشريع
شرائع خردپسند رفاه بار مصئون از خلل وزلل ونواميس سرمايه انتظام امور جهان ورهبر قويم
توحيد خالص وتمجيد محوص ومسالك حسنات ورهروش طاعات ومناهج احتراز از سيآت
ومصالح دافعه مفاسد حال ومآل وهمين سان قوانين آلهيه كه در قرآن مجيد مذكور ومسطور اند
ومعهذا اخبارات بالغيب كه سراسر وسرلبسر بي تفاوت بظهور رسيده ونه فرقي عيان نشد ومعهذا غرائب
مضامين قرآني وبدائع تلميحات فرقاني كه فائتة الحصر وخارجة الاحصاء هر لحظه هر زماني كه ديده

شوند چونکه اهل دل را میباشند اما بهر چنین دعویات نظری باید مجالی توفیق یزدانی و لوامع نور
بار روحانی بتابش رسیده و بروشنی در آورده شده ورنه کور چشمان تیره درون بنگرند دیده بهم
بستگان چگونه نگاه بسویش کشادن توانند که چشم بینا و دل دانا ندارند هر که توفیق باری بیار
بود آشکارا بیند و هویدا بر گشاید فقط پس هرگاه قائل ایم مختص بودن معجزه نبی بفن دیگر از آنچه
که در عهد بود در شأن انبیا پس باکی و حرجی و مضائقه نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
شود بآن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و هرگاه گفتیم که هر آئینه علم بالمعجزه جز این نیست که حاصل
میشود یا بسبب علم باین فن یا بسبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و هرگاه قائل
ایم بعدم انکسار و عدم انحصار علم بالاعجاز در قسم اول پس هر آئینه نبوت آن علیه الصلوة والسلام
ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دیلم لیکن بر عرب پس بسبب عالم بودن آنان بزبان عرب و معرفت
آنان بفنون فصاحت و بلاغت پس اگر آنچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید از این فنون می بود هر
آئینه توانش می بود آنانرا بر مثل آن آوردن و هر آئینه می آوردند آنرا بسبب کثرت فصیحان
و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این هر دو فن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زبان آن
مدعی نبوت در میانه آنان و نیز غایت عداوت آنان با وی آنچنانکه عادت است درباره مدعی آن
یعنی هر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم مستمره است که گروها گروه از مردمان زمان با هر نبی عداوتها ساز
میکنند لیکن بر غیر عرب پس ثابت شدن این نبوت بسبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آنان و فراخی ملک آنان و کثرت امصار و بلاد آنان
بعاجز بودن خود ها از آوردن مثل آن کلام بر وشنیه گفتار در روایت نکرد کسی از آنان از کسی
باظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی منجمله بلیغان و فصیحان عرب تا از زمان دوازده صد
سال باوجود بانگ زدن و ندا کردن سراسر علمای اسلام باواز بلند خود ها در هر زمان بر وجوب تحدی
قرآن بر هر یکی تا که نباشند آنان بر غیر علم در امر نبوت و هر آئینه ناگزیر است علم قرآن پس هر آئینه
حاصل شد آنانرا علم بالکل وجوه بسبب قادر نبودن و توانش نداشتن سراسر مردم زاد بآوردن مثل
آنچنانکه دعوی کرد آنرا آنحضرت صلی الله علیه وسلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت علیه الصلوة
والسلام بر غیر عرب نیز اردو وادر جب یہ تینوں مقدمے معلوم ہو چکے تو ہم کہتے ہیں کہ ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جسکے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز
ہوئی یا تو اوسکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یا دونوں یعنی فصاحت اور بلاغت کے
آپس مین ملنے سے یا سوای ان دونوں یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے اخبار
بالغیب یعنی پیش گویان وغیرہ پس اسسبب ہم قائل ہین کہ معجزہ مختص اور خاص نہین ہوتا ایک فن
کے ساتھ اوس قبیل سے جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور خوف نہین
ایسے کلام کے معجزہ قرار دینے مین جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہو جاوے اور جب ہم
کہہ چکے کہ معجزے کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اوس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اوس
فن کے ماہرون کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نہ رکھنے سے ویسے کام کے لانے
پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور منحصر نہین معجزہ کو معجزہ جان لینا اوپر قسم اول کے یعنی صرف اوس
فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ ناواقف اور ناآگاہ کو اوس فن کے عالمون کے اقرار کرنے
اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وے اپنے اوس فن سے ایسا کام ہرگز نہین کر سکتے معجزہ ہونے
کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت اونکی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے اوپر عرب اور عجم اور ترک اور دیلم کے عرب پر تو اونکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون
فصاحت اور بلاغت کے عارف اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان
فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو اونکو بھی قدرت ہوتی اوس پر ویسی ہی کلام لانے کے
اور بیشک وے لاتے اوسکو یعنی اوس کلام کے مثل کو بسبب کثیر ہونے اونکے فصیحون اور بلیغون
اور خطیبون کے اور نیز بسبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اوس زمانے مین درمیان
اونکے اور بسبب نہایت عداوت اونکی کے ساتھ اون مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے
درباب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے مین ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہو جاتے ہین کسواسطے کہ نبی
اونکو تعلیم کرتا ہے توحید اور تمجید خداوند کی اور وے عادت کردہ ہوتے ہین شرک کے جو کہ شیطان
کے دہوکہ دینے سے اونکے دلون مین بہت مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے
ترک کرنے رسمون کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بد رسمین اونکی مالوف اور مالوف ہو جاتی
ہین اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باپ اور دادون کی لکیر پیٹتے ہین اور اونکی نامعقول

پیروی کو اپنی سعادتمندی گمان کرکے اوسکا چھوڑنا ہرچند وہ بد رسم صریح بیعقلی اور گمراہی سے جاری ہوئی ہو شاق اور سخت جانتے ہین اس سبب سے کم آدمی جنکو اللہ تعالے لائے نیک سمجھ اور ازلی سعادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست رکھتے ہین لیکن بہت سے آدمی اونکے دلی دشمن بنکر ہر وقت اونکے زیان بلکہ جان کے خواہان ہو جاتے ہین اسواسطے مؤلف صاحب رحمہ اللہ تعالے نے فرمایا بقولہ کما ہو العادۃ فی مدعیہا لیکن غیر عرب پر یعنی ثابت ہوتی ہے اوسکی نبوت اوپر عجم کے بسبب اقرار اور اعتراف کرنے عرب کے فصیحون اور بلیغون کے باوصف اونکی کثرت اور اونکے ملک کی وسعت اور اونکے شہرون اور بلدون کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وے عاجز ہین ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے کہ کسی نے روایت اور حدیث نہین کی کہ کوئی اونمین سے کبھی مثل اس خداوندی کلام کے لایا ہو بارہ سو برس سے یعنی ابتک کہ یہہ رسالہ تالیف کیا جاتا ہے باوصف پکارنے اسلامی عالمون کے سربسر اور سراسر بڑی آواز سے ہر زمانے مین کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن مجید کے معجزہ ہونے اور اوسکی منزل من اللہ ہونے مین شک ہو وہ اپنی تشفی کرلے اوسپر واجب ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پر قادر جانتا ہو تو مثل اس کلام کے بنا لاوے تاکہ امر نبوت کا جاہل پر بھی کھلجائے کیونکہ ناگزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا اسمین پس تحقیق حاصل ہوا انکو یعنی اہل عجم کو کامل تر وجہ کے ساتھہ قدرت نرکھنے سارے آدمیون کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جیسی کہ دعوی کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول الٰہی جل شانہ اس معانی اور عبارت سے وان کنتم فی ریب مما نزلنا علے عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ یعنی اگر ہو تم شک مین اوس سے کہ ہم نے اوتارا اپنے بندہ پر یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس تم بھی ایساہی کلام لاؤ وان لم یاتوا ولن تاتوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ یعنی پس اگر نلا سکو اور ہرگز ہرگز نلاوگے پس ڈرو اوس آگ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی اور پتھر ہین پس اس سے ثابت ہوگئی نبوت اون صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر بھی عرلی ولیس لہم ان یقولوا انما ادعی کونہ معجزا فی فنون لنا عالمین بہا فانہ ادعی فی فنون الفصاحۃ والبلاغۃ فی لسان العرب و نحن من الاعاجم فلا نعلم معجزتہ بالنسبۃ الینا لانا نجیب عنہ اولا بالنقض بانکم

كما لا تعلمون لسان العرب ودقائقه كذلك لا يعلم غير الطبيب صنعة الطبابة وفنونها
فله ان يقول لعل ما اتى به عيسى عليه السلام فى مقام التحدى من علاج الابرص
والاكمه واحياء الاموات يكون من الطب لا من المعجزة وعدم اتيان غيره من الاطبا
لا ينافى هذا الاحتمال لجواز كونه اعلمهم فلا يقدر عليه غيره لذلك وكذا نقول مثله
فى شان موسى عليه السلام ومعجزاته فلا تثبت نبوتهما عليهم بتلك الاعمال وقد
جعل الله تلك الاعمال برهانا لاثبات نبوتهما على العموم **فارسی** ونيست آنانرا يعنى منكرانرا
گفت كه هر آئينه آن مدعى رسالت صلى الله عليه وسلم دعوى اعجاز كرد در فنيكه ما عالم آن نيستيم يعنى
هر آئينه آنحضرت دعوى كرد در فنون فصاحت وبلاغت زبان عرب وما از ملك عجم هستيم پس نسبت
بما معجزه چنين مدعى رسالت ثابت نمى شود از بهر آنكه يعنى ازين سبب گفتن نمى توانند منكران اعجاز
قرآنى كه ما جواب گوئيم اولا بطريق نقض والزام باينكه هر آئينه آنچنانكه شما نميدانيد زبان عرب
ودقائق آن همين سان غير طبيب صنعت طبابت وفنون آن نميداند پس آدمى تواند گفت كه شايد
هرچه كه عيسى عليه السلام در مقام تحدى ودعوى اعجاز آورد از به كردن ابرص وشفا دادن مجذوم
وبينا كردن كوريادرزاد وزنده كردن مردگان از فن طبابت بوده نه از قبيل معجزه ونيا وردن كسى
ديگر از طبيبان چنين كار اين احتمال را منافى نيست زيرا كه آن عليه السلام داناترين طبيبان زمان خود
باشد ازين غير او برين كارها توانا نشد وهمين سان درشان موسى عليه السلام ومعجزات او گفتار آغاز
پس ثابت نشود نبوت آن هردو عليهما السلام بر آنان يعنى بر غير ساحران وغير طبيبان باين كارها و
حالانكه ايزد تعالى همين كارها يعنى معجزات آنان را برهان قرار داد بهر ثابت كردن نبوت آنان على العموم
يعنى بر ساحران وغير ساحران وطبيبان وغير طبيبان **اردو** اور نهين پهونچتا اونكو يهه كهنا كه تحقيق
اون مدعى نبوت صلى الله عليه وسلم نے اعجاز كا دعوى كيا اون فنون مين جنكے هم عالم نهين پس تحقيق
اونهون نے دعوى كيا زبان عرب كى فصاحت اور بلاغت كا اور هم تو عجمى هين يعنى خود عرب
كى زبان بهى نهين جانتے دقائق اوسكے كيونكر جانين پس هارى نسبت اونكا معجزه ثابت نهين هوتا
اسواسطے كه هم جواب دينگے بر سبيل نقض اور الزام كے اس تقرير سے كه جيسے تم نهين جانتے عرب كى
زبان ويسے هى جو شخص كه نهين جانتا طبابت اور اوسكے فن وه كهه سكتا هى كه جو كام حضرت عيسى

کے جیسے برص والے اور کوڑہی کا اچھا کرنا اور مادرزاد اندہے کو سوانکھا بنانا مردے کو زندہ کرنا
شاید وے سب طب سے ہوں معجزہ سے نہوں اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نلانا یعنی عاجز
ہونا ایسے عجیب کاموں سے اس احتمال کا منافی نہیں اسواسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام
اون سب طبیبوں سے زیادہ تر عالم اور ماہر ہوں پس اس سبب سے دوسرا قادر نہوا ایسے کام کرنیپر
پر اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسی علیہ السلام اور اونکے معجزوں کے باب میں پس اون دونوں
کی نبوت نہیں ثابت ہوتی ان کاموں سے ایسے آدمیوں یعنی ناواقفوں فن طبابت اور فن سحر
پر اور حال یہہ کہ خداوند تعالے نے ان ہی کاموں کو برہان اور حجت ٹھہرادیا انکی نبوت کیواسطے علی العموم
وثانیا بالحل بان المقصود من الاتیان بامثال تلک الاعمال اثبات النبوۃ والعلم بکون تلک
الاعمال من قبل اللہ تعالے لا من باب الاکتساب کما یحصل بفنون الفصاحۃ والبلاغۃ بعد العلم
باصل اللغۃ کذالک یحصل باقرار الفصحاء والبلغاء طرا وھم علماء الفن بکونہ معجزۃ لا
فصاحۃ ولا بلاغۃ علما لا یرتابہ شک کعلمنا بمعجزات سائر الانبیاء بلا تفاوت بل ھذا اقوی
لکون اعجازہ بالنسبۃ الینا کما اذا کنا حاضرین مجلس المعجزۃ لعدم زوال تلک المعجزۃ بل ھی باقیۃ
الی الابد کما کانت فی الصدر الاسلام بخلاف معجزات سائر الانبیاء اذ لیس لنا منھا الا الحکایۃ
عنھا بان موسی مثلا فعل کذا او عیسی کذا فی سنۃ کذا ولیست الحکایۃ کالعیان **فارسی** دویم
جواب بطریق حل یعنی واشگافت اصل حال بدون تعرض الزام این ست کہ مقصود از چنین کارہا یعنی معجزات آوردن
ثابت کردن نبوت میباشد ودانستن این معنی کہ این کار از جانب ایزد تعالے است و از باب اکتساب نیست چنانکہ حاصل
میشود تعلم فصاحت وبلاغت بعد حصول علم باصل لغت ہمچنین سان حاصل میشود باقرار کردن فصیحان و بلیغان سراسر وحال آنکہ
آنان علمای آن فن میباشند باین کہ ہر آئینہ چنین کلام معجزہ است فصاحت وبلاغت نیست و این علم کہ باقرار علمای
آن فن حاصل میشود علمی میباشد جازم کہ شک نزدیک آن نمی آید ہمچو علم بالمعجزات سراسر پیغمبران
بی تفاوت بلکہ این یعنی علم باعجاز قرآن قوی تر میباشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت بما بر وشیکہ
گویا ہستیم از حاضران مجلس نزول معجزہ بسبب زائل نشدن این معجزہ بلکہ این معجزہ باقی ماندہ بود
تا ابد وجاویدان جاوید بد انسان کہ بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیا علیہم السلام از بہر آنکہ
نیست نزد ما از آن جز حکایت کردن از آن باینکہ موسی چنین کرد وعیسی چنین در فلان سال وحال آنکہ

حکایت مانند چشم دید نمیباشد مترجم گوید که حکایات و روایات بسبب تداول از سینه دراز دیگری علاوہ اغلاط و عروض نسیان در زیادت و نقصان راه شده و محل میباشد لهذا در اعتبار همسنگی معاینه کرده آن را و شبهات بر بسته و سبیل تصرفات روات مسدود میباشد چگونه در ترازوی قیاس بر سنجند که برخلاف عیان که خود نفس الامری حال خود را حاکی و راوی میباشد اردو دوسرا جواب بطریق حل کے یعنی وا نمودن اصل حال بدون تعرض الزام و اعتراض کے کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے کاموں کے لانے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کر دینا ہوتا ہے اور یہہ جاننا کہ یہہ عمل خارق عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے کچھ کسی فن سے بنایا ہوا نہیں ہے جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے ویسا ہی حاصل ہوتا ہے فصیحوں اور بلیغوں کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہیں ہے اور بہی فصیح بلیغ عالم ہوتے ہیں اوس فن کے اور سبکو یہہ علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ شک اوسکے پاس بہی نہیں جاتا مثل علم ہمارے کے نسبت معجزوں دوسرے پیغمبروں کے بے تفاوت بلکہ یہہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق تو ہی ترقی ہے اسواسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور برابر ہے کہ گویا ہم مجلس معجزہ کے حاضرین میں سے ہیں اسواسطے کہ یہہ معجزہ زائل نہیں ہوویگا بلکہ ہمیشہ باقی ہے یعنی تا قیامت انشاء اللہ تعالےٰ ویسا ہی جیسا کہ تہا آغاز اور اول اسلام میں برخلاف معجزوں دوسرے پیغمبروں کے اسواسطے کہ اون معجزوں سے ہمارے پاس کچھہ بہی باقی نہیں سوای ان حکایت اور روایت کے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا کیا فلانے سنہ و سال میں اور حکایت مثل معاینہ اور مشاہدہ کے نہیں مترجم کہتا ہے کہ حکایتوں اور روایتوں میں جنکا مدار صرف سننے پر ہوتا ہے تصرفات ہوتے ہیں اسواسطے کمی بیشی اور غلطی سے محفوظ نہیں رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویوں کے اصل حال کے منکشف ہونے کی صورت غیر متصور برخلاف معاینہ اور مشاہدہ کے کہ ہر دیکھنے والا دیکھکر اپنی تسلی اور تشفی کر سکتا ہے مثلاً قرآن مجید موجود ہے اور اسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ امور سے متعلق اور یہہ سب امور بالفعل موجود دیں اسکے معجزہ ہونے میں کیا شک عربی بل نقول ان معجزات سائر الانبیاء مع ضعفها بالنسبة الى تلك المعجزة كما ذكرنا تكون كلما طال الزمان وبعد عهدها ازداد

ضعفها اذ بطول الزمان تضعف الحکایة وان معجزة القرآن علی عکس ذالک اذ بطول الزمان یصیر الفصحاء والبلغاء اکثر مع اعتراف ھم بالعجز عنه ووجود اصل المعجزة کما کان صفة السلف فیصیر الجزم به اقوی فارسی بلکه میگوئیم که بر آئینه معجزات ھمه انبیا علیھم السلام باوجود ضعیف بودن خودھا به نسبت این معجزہ قرآنی آنچنانکه ذکر کردہ اند ھر قدر که زمانه دراز خواھد کشید وعھد بعید خواھد شد ضعف اینھا افزون خواھد شد یعنی اول خود دراصل ضعیف اند بمقابله این دائمی معجزہ موجودہ قرآنی دوم بدراز کشیدن روزگار ضعف آنرا افزایش بکار خواھد رسید از بھر آنکه بدراز کشیدہ شدن زمانه حکایت ضعیف میشود اما معجزہ قرآن برعکس اینست از برای آنکه بدرازی زمانه فصیحان وبلیغان بسیار میشوند در تقدیر کثرت بلیغان واقرار کردن ایشان بعجز وناتوانی خود بازآوردن کلامی مماثل چنین خداوندی کلام ومعھذا موجود بودن اصل معجزہ بدانسان که در نخستین ھنگام بود جزم وتصدیق استوار تر خواھد شد مترجم گوید که تفاوت درمیانه معجزات انبیاء گذشته روزگار واین معجزہ اعجاز آشکار که گفتار خداوندگار باشد دیدنی وبترازوی انصاف ومقیاس خرد سنجیدنی ست که یکی بگذشت روزگاری ناتوان تر شود ودومین بدراز کشیدہ شدن روزگاران روزگار استوار تر پدید آید دریں حال باعتماد معجزات زائله ضعیفه ایمان آوردن واز معجزہ قویه موجودہ روبرتافتن خواسته کدام انصاف وفرمان کدامین خردست اردو بلکه ھم کہتے ہین که البته معجزے سارے پیغمبرون علیھم السلام کے باوجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزہ کے جیسے که ذکر کیا گیا جسقدر که زمانه کھنچتا جاویگا انکا ضعف بڑہتا جاویگا اسواسطے که زمانے کے کھنچنے سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی ہے لیکن قرآن مجید کا معجزہ اسکے برعکس ہے اسواسطے که زمانے کے کھنچنے اور دراز ہونے سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہین یعنی اگلے بلیغون کی تصنیفات پڑہکر اور جبکه بہت سے بلیغ اقرار کرتے ہون که فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہین سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہین اور سوا اسکے معجزہ جو موجود ہو ویسا ہی جیسا که اول تھا تو یقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی تر ہوتی جاویگی مترجم کہتا ہے که درمیان معجزون پہلے پیغمبرون کے اور درمیان اس معجزہ دائمی قرآنی کے جو تفاوت که ہے قابل دیکھنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانه مین تولنے کے قابل ہے

کہ ایکہ یعنی انبیاء گذشتہ کے معجزے زمانہ کے دراز کھنچنے سے ضعیف ہوتے جاوین تو ہمکی وارین معجزہ
کے جسقدر زمانہ گذرے اور وقت کھچے استواری زیادہ ہو دریں صورت قوی ہوا یہ معجزہ
موجودہ اور ضعیف ہوئے گذشتہ معجزے دوسرے پیغمبرون کے پس گذشتہ ضعیف اور معجزوں
کو سچا مان کر اون معجزات والون پر ایمان لانا اور دائمی معجزہ موجود حال کو جسکا اعتماد روز بروز
جسقدر کہ زمانہ گذرے بڑہتا جاوے انبار بہر اور راہنما قرار نہ دیکر گمراہی مین رہنا کونسی عقل کا
مقتضا ہے اور کونسے انصاف کا حکم عربی و من ھنا یعلم سر کون ھذا النبی صلے اللہ
علیہ وسلم خاتم النبیین دون غیر من الانبیاء اذ بُعدُ عھدھم سبب لضعف معجزہ
الی ان ینتھی الی زمان لا یحصل العلم عن معجزھم فوجب علے اللہ تعالے ارسال
نبی اخر و معجزۃ اخری کیلا یکون للناس علے اللہ حجۃ بعد الرسل بخلاف
ھذہ النبی صلعم و ھذہ المعجزۃ فانھا باقیۃ الی یوم القیامۃ کما کان اولا بل
اقوی فلا حاجۃ الی نبی اخر و معجزۃ اخری الی ابد الاباد فلیس ھذہ المعجزۃ
کمعجزۃ سائر الانبیاء ومن انکر اعجازہ فھو کمن انکر اعجاز سائر المعجزات بعد ان رآہ
بعین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی واز ہمین جا ہویدا میشود و بر میگشاید نہان
راز کہ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم چرا خاتم النبیین شد و پیغمبری دیگر چرا باین پایہ نرسید پس
دانستہ باد کہ دوری زمان آنان سبب میشود مر ضعیف شدن معجزات آنانرا تا اینکہ
منتہی میشود بروزگاری کہ دران حاصل نماند علم بمعجزات آنان یعنی از معجزات آنان نشانی جز
حکایت باقی نماندہ است و حکایت بہ تمادی زمان و طول آوان روز بروز ضعف و ناتوانی
می پذیرد و آخر این ضعف را کار بجائی میکشد کہ مردم آن روزگار را آگاہی نمی ماند بمعجزات آنان
پس واجب شود بر ایزد تعالے فرستادن پیغمبری دیگر و نازل کردن معجزہ آخر تا مردمان را
حجت تام نشود بر ایزد تعالے بعد از رسولان یعنی اگر او تعالے رسول نفرستد بر تصدیق
چنین رسول معجزہ نہ برگزیند مر انرا عذری و حجتی پدید آید کہ خداوندا اگر رسولی از تو برما رسیدی
شرک و کفر بکار نمی گزیدیم آن فرستادہ تو ما را بتوای خداوندگار راہ ننمود و چون آن پیغمبر کہ ما را
بتو راہ نماید نفرستادی بشرک و کفر در شدیم غرض باین سبب سلسلۂ نبوت متسلسل بود بخلاف

این نبی واین معجزه پس هر آئینه باقی ست تا روز قیامت آنچنانکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه
استوار تر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر وانزال معجزه آخر تا جاویدان جاوید پس این معجزه
یعنی معجزه قرآنی چو معجزه دیگر پیغمبران نبوده است وکسیکه اعجاز این معجزه را منکر شود پس بودن
آن کس مانند کسی که انکار بکار آرد از اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر
بلکه قوی تر آنچنانکه بشناختی مترجم گوید که قول مولف رحمه الله بل اقوی کما عرفت خواهان تحقیق و
بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالی به پنهانی نماناد که مراد حضرت مولف رحمه الله تعالی
همین ست که اگر راست پوشی از راه دریابش بدور افتاده چنین معجزهٔ قرآنی راکه بوضوح براهین
موجوده وظهور دلائل مشهوده اعجازش هنوز مشهود دیدهٔ ادراک ومرئی چشم دریابش ست وازهمگی
بذاتها بین ست بسوی حکایت کسی افتقاری واحتیاجی در روایت متنفنی ناقلی ونیازی ندارد
دیده ودانسته انکار کند همانا بیگمان در شماره آن کسان برشمرده گردد که معجزات پیشین پیغمبران
را خود بچشم صورت بین می دیدند وانکار می ورزیدند از بهر این که این معجزهٔ موجوده قرآنی
وآن معجزهٔ باستانی در نفس معجزیت اشتراک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی
نبوت از آوردن مانند آن فرو ماندگان وزبونان بودند ومعهذا در اصل معاینه ومشاهده
هم مشترک از بهر آنکه آنچنان که آن معجزات ماضیه را بچشم حسی دیدند همچنین این معجزه را بدیدهٔ عقلی
نگریستن میتوان فرق همین ست که آن دیدن طرفة العینی بود که پس از ساعتی نشانش پدید نماند
همچو اژدها شدن عصای موسی وزنده شدن مرده باعجاز عیسوی واین دیدن هر زمان موجود از زمان نزول
قرآن الی الآن بهمان اعجاز نمائی وبراست برکشائی دل ودیده بحیرت اندازاولی الالباب ست
پس بالضروره بالبدیهة موجود اقوی میباشد از معدوم ومسموع ووزن دیگر آنکه ادراک معجزات
ماضیه پیشین پیغمبران تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصا بصورت ثعبان و
همچنین دیدن شفایابی ابرصان وعمیان ودریابش معجزهٔ قرآنی متعلق بکمال عقلی وخود ظاهر
که معقول اشرف واقوی میباشد از محسوس که بشائبه اوهام حکم کردنش در نخستین پایه تصدیق
واذعان برشمرده نمیگردد برخلاف حکم عقل که دراولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد
پس باین هر دو لحاظ فرمود بل اقوی احتیاج آن محول کرد بمذکور فیما سبق که بمراد دور گردد

شفقت تاں وکلفت احتیاج بہ پیشش مبرگز ورش غلامعاش برکنایم بہاری دانا دتوانا خداوندا رد
اور اسی سے کہاتا ہے سید خاتم النبیین ہونے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ذکر دوسرے پیغمبر کا پیغمبرون علی نبینا وعلیہم السلام مین اسکا بیان ہے کہ دور دراز بعید ہوتے جانا
پیغمبرون کے زمانون کا اونکے معجزون کے ضعیف ہونیکا سبب ہوتا ہے یہانتک کہ ایک ایسا زمانہ
آتا ہے کہ جسمین بالکل اونکے معجزے نامعلوم ہوجاوین یعنی طول مدت کے سبب یاد بہی نرہین کہ
کوئی معجزہ کسی پیغمبر سے ظاہر ہوا تہا یا نہین اور جب دست معجزے یاد سے جاتے رہتے ہین مین نبوت
کی دلیل کہان اس حالت مین واجب ہوتا ہے اوپر سبحانہ تعالے کے یعنی بوجوب تفضیلی بہیجنا دوسرے
نبی کا اور اوتارنا دوسرے معجزہ کا تاکہ آدمیونکو حجت پیدا نہو اوپر اللہ تعالے کے ان رسولون
کے بعد یعنی جب اگلے پیغمبرون کے معجزے جو تہوڑی سی دیر یعنے بعد نزول کے صرف حکایتیں
اور روایتین اونکی رہجاتی ہین اور وے سب بے نشان ہوجاتے ہین یاد سے جاتے رہین اور نبوت
کی دلیل بے نشان ہوجاوے اور شیطان کے بہکانے سے پچہلے زمانیکے آدمی مشرک کافر بدکار ہوجاوین
تو درینصورت اللہ سبحانہ وتعالے نے بمقتضاے رحمت اور فضل اپنی کے اپنے اوپر واجب کیا دوسرے
رسولونکا بہیجنا اور اونکی نبوت کی تصدیق کیواسطے اور معجزون کا اوتارنا کسواسطے کہ اگر ایسا نہو یعنی
نہ کوئی اور رسول بہیجا جاوے اور نہ کوئی معجزہ اوتارا جاوے تو بیشک آدمیونکو حجت پیدا ہوسکتی
ہے اوپر خداوند تعالے جلشانہ کے کہ بسبب نہونے کسی پیغمبر راہنما کے ہم توحید اور نیکوکاری سے
محروم رہے اور شرک اور بدکاری مین پہنسے بس بمراد اتمام حجت اور باقی نرکہنے عذر کے ایک رسول
کے بعد دوسرے رسول کا بہیجنا قرار پایا ہے اور اونکی نبوت اور رسالت کی تصدیق کیواسطے ہر ایک
نبی کے زمانے مین معجزیکا ظاہر ہونا برخلاف ان نبی یعنی حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور نیز بخلاف اس معجزہ قرآنی کتاب فرقانی کے بیشک یہہ باقی ہے قیامت کے دن تک
انشاء اللہ تعالے جیساکہ تہا اول یعنی آسمان سے اوترنے کے وقت بلکہ زیادہ قوی پس حاجت نہین
طرف دوسرے نبی کے بہیجنے اور دوسرے معجزے اوتارنے کیطرف یعنی جب حجت خداوندی یعنی
قرآن معجزہ اب تک ویسا ہی موجود ہے جیساکہ اپنی اعجازنمائی مین اول تہا اسواسطے نبوت موجود یعنی
نبوت عامہ اور رسالت کا فہ درینصورت اگر اللہ سبحانہ وتعالے جو حکیم حقیقی ہے باوجود موجود ہونے

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بہیجے اور اوس رسول کی رسالت کی تصدیق کیواسطے دوسرا معجزہ اتارے تو ظاہر ہے فائدہ کام متصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدے کام کا ظہور خلاف حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جب تک یہہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہین اور یہہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس ابد تک حاجت نہین طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہین ختم نبوت اور سیادت رسالت کے جسکے ساتہہ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ وتعالے کی برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص سرفراز ہوئے کسی دوسرے نبی ورسول کو یہہ منصب حاصل نہوا یہہ مرتبہ نصیب نہوا پس اس تقریر سے کہل گیا بہید ختم نبوت کا پس یہہ معجزہ نہین مانند معجزو دوسرے پیغمبرون کے یعنی وے معجزے موجود نہین یہہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر ہوسکتا ہے ساتہہ موجود کے قولہ ومن انکر یعنی جو کوئی ناسمجہہ یا سمجہہ دار ناانصاف اس موجود معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہو مانند ایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہو سارے معجزون سے بعد اپنی آنکہونسے دیکہنے کے جیسا کہ تونے پہچان لیا مترجم کہتا ہے کہ مولف رحمہ اللہ کا یہہ قول بل اقوی کما عرفت چاہتا ہے تہوڑا سا بسط کلام مناسب مقام جیسا کہ مین کہتا ہون اللہ سبحانہ وتعالے کی توفیق اور عنایت وہدایت سے پوشیدہ نرہے کہ مراد حضرت مولف رحمہ اللہ تعالے کی یہہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجہہ یا سمجہہ دار اپنی ہٹ دہرمی سے ایسے معجزے موجود کے معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اوسکے اعجاز بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر ہین اور چونکہ خود بذاتہا ظاہر اور آشکارا ہین کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہین کہ جس سے اسکی معجزیت بیان کیجاوے نادیدہ نادانستہ شمار کرے وہ تو ایسا ہے جیسا کہ اوس نے اگلے پیغمبرون کے معجزون کو دیکہکر انکار کیا ہو کسواسطے کہ دیکہے جانے مین یہہ معجزہ قرآنی اور دوسرے معجزے اگلے زمانے کے برابر ہین فرق اتنا ہی ہے کہ اون اگلے معجزونکا دیکہا جانا ایکساعت کا تہا کہ بروقت ظہور اور نزول کے چند آدمیون نے جو وہان حاضر ہونگے دیکہہ لیا اور بعد دم بہر کے بعد وہ بے نشان ہوگیا دیکہنا کہان جیسے کہ سانپ بنجانا حضرت موسی کے عصا کا کہ اوسی مجمع کے حاضرون نے اپنی آنکہون سے دیکہا وہ بہی ایک ساعت سے کم پہر جب وہ

عصا دنیا ہی ہو گیا جیسا کہ تھا سانپ کی صورت نہ رہا تو اس معجزہ سے سوائے حکایت اور روایت کے باقی نہیں اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسعہ آیات جیسے ٹڈیوں کا آنا اور قبطیوں کے کھیتوں کو کہا جانا اور ایسے ہی مینڈکوں کا ظاہر کرنا قبطیوں کو اور باقی دوسرے معجزے جو آتی اور ساعتی تھے اور علی ہذا القیاس حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا اندہے کو سوانکہا کرنا جذامی کو چنگا کر دینا مردے کو زندہ کر دینا کئی آدمیوں نے دیکھا بلکہ بعضے معجزوں کو تو اون حضرت کے ایک دو حواریوں کے سوا نہایت دس گیارہ تک اور کسی نے نہ دیکھا الغرض باوجود شرکت ان دونوں کے دیکھے جانے میں جل توی تر ہو لے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکھوں کروڑوں اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکھ رہے ہیں انکا انکار کرنا اور اون معجزوں بے نشان کا اقرار کچھ معنی نہیں رکہتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ اون معجزوں کو بہی اگر یہ آنکہہ سے دیکھتا تو اون سے بہی انکار کرتا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکھتا ہے اور اوسکی معجزیت کا منکر ہے چونکہ اون معجزوں کی حکایتیں سنی ہیں یاد رہی ہیں اسواسطے اون کا اقرار کرتا ہے اور آنکہہ سے دیکھے ہوئے کا انکار یہ امر عجیب ہے ومنہ یظہر ایضاً لزوم کون معجزۃ خاتم الانبیاء بالکلام لا غیر للزوم بقاءہا وما بقی نوعہ منحصر فی ہذا الفرد اذ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزۃ فہذا ہو السر فی کون معجزۃ من غیر جنس معجزۃ سائر الانبیاء وان ہذہ المعجزۃ لا تصلح لغیرہ والا کانوا خاتم الانبیاء ولا معجزۃ الغیر یصلح لہذا النبی والا لم یکن خاتم الانبیاء فاعتبروا یا اولی الابصار فانہ حجۃ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ فارسی و از ہمین ہویدا میشود از لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیاء از جنس کلام بود نہ از غیر کلام از بہر لازم بودن بقای چنین و آنچہ کہ باقی ماند نوع آن منحصر است درین فرد از بہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال میباشد پس آن غیر کہ در معرض زوال بود صلاحیت و لیاقت ندارد از بہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء و ہمین راز پنہان ست در قرار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہمہ انبیاء علیہ وعلیہم السلام و ہر آئینہ آن ہم ہویدا میشود کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت و شایستگی ندارد باینکہ معجزہ قرار یابد بہر نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء و رنہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیاء دیگر غیر خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء شوند و این هم هویدا گردید که معجزهٔ دیگر پیغمبران یعنی آنچه از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد معجزه شدن را بهر این نبی یعنی خاتم الانبیاء ورنه یعنی اگر هیچ معجزهٔ دیگر پیغمبران معجزهٔ خاتم الانبیاء بود پس این خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء نباشد پس هوش پذیرید ای بابینشان پس هر آئینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصهٔ کلام همین ست که آنچنان که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم ست یعنی هرگاه حکمت ایزدی جل شانه اقتضا کند سلسلهٔ نبوت یک نبی خاص تا دامان قیامت دراز کشد و بعثت نبی دیگر منتهی گردد درین صورت چنین نبی را که خاتم الانبیاء قرار یابد معجزه دهند که سپری نشود و زائل نگردد و هر زمان مستمر ماند تا آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدیدن آن معجزهٔ موجوده سپری ناشده بتصدیق رسالت و اذعان نبوت چنین خاتم الانبیاء سعادت یاب گردند پس این معجزه دائمی الوجود ندهند جز خاتم الانبیاء را چنانکه کلامی که دیگری از کاملان فنون فصاحت و بلاغت با وصف تحدی و معارضه و کمال عداوت بر آوردن هیچو آن کلام قدرت نداشت و ندارد معجزه قرار یافت بهر حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی قرآن مجید که فصحاء عدنان و بلغاء قحطان با وصف یگانهٔ روزگار شمرده شدن آنان در جواب کلامی در غایت بغض و عداوت آنان با حضرت خیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و سراسر درماندند و الی الآن همان اعجاز کشای ست که بوز و الی پیرامونش نگشته تغیری راه بسویش ناگشاده همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم است چه در صورت موجود بودن معجزهٔ مصدقهٔ رسالت وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لاسیما مرسلی بر رسالت عامه بعثت رسول دیگر ظاهر امنافی حکمت و دانا خداوندگاری نکند که مخالف و مباین حکمت تصور کرده شود پس هویدا شد تلازم در میانهٔ استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود پدیدار آمد که معجزهٔ حضرت خاتم النبیین راس المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اجمعین قرآن بود که دائمی و مستمر در هر زمان موجود است وچون این معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام خاتم النبیین بود برین تقدیر باین تقریر اهل ایمان را بسوے معجزات دیگر سوائے قرآن مجید که بشماره الوف مردم زاد صدور و ظهور آن ازین خلاصهٔ عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی الله تعالی علیه

وسلم دائمی نماید واجب نیست چه آن معجزات همچو معجزات انبیاء سابقین سپری شدند و این تنزیل موجود است این نقد بگیر و از آن کہ بسبب گشته و نابود شد دست بدار آرد و اور اس سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری اور ناگزیری ہے کہ خاتم الانبیاء کا معجزہ کلام ہی کی جنس سے ہو نہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ جسکے نوع باقی رہے کلام ہی ہے اس فرد مین منحصر ہے اسواسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض مین رہتا ہے اسواسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیاء کا معجزہ نہین ہوسکتا ہے بسبب زوال پذیر ہونے معجزہ کے باوصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت اور قابلیت نہین رکہتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کی پس یہی بہید ہے معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے مین غیر جنس سے اون معجزون کے جو تہے واسطے سارے پیغمبرون کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہین دیا گیا کسی پیغمبر کو سواے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہین رکہتا معجزہ ہونے کیواسطے غیر خاتم الانبیاء کے اور نہین تو وے خاتم الانبیاء ہوتے ورنہ غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکہتا ہے واسطے خاتم الانبیاء کے اور نہین تو یہہ خاتم الانبیاء نہون پس ہوش پکڑ وا ے ہوشمند پس تحقیق حجت الٰہی تمہارے اوپر پوری ہوئی قیامت تک مترجم کہتا ہے کہ خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی مین تلازم کی نسبت ہی یعنی ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہین دیا جاتا مگر اوس نبی کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رکہین خداوند تعالے کو منظور ہوا اور جس نبی کی نبوت دائمی نہو اوسکو یہہ دائمی معجزہ نہین دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہیئے کہ جس نبی کو خاتم الانبیاء قرار دینا منظور ہوتا ہے اوسکو ایسا معجزہ نہین دیتے جو زوال کے معرض مین ہو یعنی معجزہ غیر دائمی کسواسطے کہ اگر خاتم الانبیاء کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس درصورت زوال کے نشان اور معجزہ اوسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہوا اسیواسطے خداوند تعالے نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک انشاء اللہ تعالے باقی رہیگا اور یہہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہین دیا کسواسطے کہ سواے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکہنی منظور اور مقتضای حکمت الٰہی نہ تہی پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور بہی ہزارون معجزے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس جنس سے ظہور مین آئے جس سے جو معجزے تہے اور پیغمبرون کے مگر مصدق نبوت دائمی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہی دائمی ہمیشہ تا قیامت موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت مین یہی معجزہ کافی وافی اور دوسرے معجزات صادرہ کیطرف حاجت نہین جسکے دلکی آنکہین کہلی ہون وہ دیکہے جسکے کان سننے کے ہون وہ سنے جسکا دل غفلت کی نیند اور نا انصافی کے نشہ سے ہوشیار ہو اور بیدار ہو وہ سمجہے بوجہے اور اصل تو یہہ ہے کہ جسکو اللہ تعالے سیدہا راستہ بتاوے وہی شخص راہ پاوے عز ولی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

وغایة جوابکم انا لا نعلم اتفاق العرب وفصحائهم علے عدم امکان الاتیان بالمثل فنبه اولا النقض بان الجاهل بالسحر والطب ایضا لا یعلم اتفاق السحرة والاطباء علے العجز عن الاتیان بمثل ما اتیا به وثانیا انه یکفی للعلم اتفاق من یجزم العقل بعدم تواطئهم علے الکذب کما یکفی ذلك فی حق الاولین ایضا وذلك یحصل بفحص قلیل فعلیکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق هذا القول عنکم مستفید فان لجاج طباع العرب اظهر من الشمس ونداء فصحائها علی مسامعهم بوجوب تحدی القرآن علے کل احد ابین من الامس ومع ذلك اتفقوا علے الایمان به بهذه المعجزة فکیف یبقی الشاك فیکم ایها الناس فاتقوا الله لعلکم تفلحون فارسی

وپایان جواب شما این بود کہ ما نمیدانیم یعنی آگاہ نیستیم بمتفق شدن عرب وفصیحان آنان بقدرت نداشتن خود ہا برآوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس دران یعنی در جواب شما اول بطور نقض والزام باین تقریر کہ ناآگاہ از فن سحر ونادان از فن طب نیز نمیدانند اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسوی ونیز اجماع واتفاق ہمہ طبیبان یعنی در معجزات منسوبہ بموسی وعیسی علیہما السلام بعاجز شدن خود ہا از آوردن مثل انچہ کہ آن دو یعنی موسی وعیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این ست کہ شما بنبوت حضرت موسی و

نیز به نبوت حضرت عیسی ایمان آورید واستدلال شما در اثبات نبوت این هر دو علیهما السلام همین است که از
ایشان کارها بظهور رسید که دیگران جز این هر دو از آوردن مثل آن زبون شدند پس بمقتضای این استدلال
گفتن می توان که ما را معلوم نیست که ساحران آن زمان سراسر عاجز و زبون شده باشند از تقلیب عصا به
پیکر حیه یا طبیبان آن عصر زبون شده باشند از زنده کردن مرده پس جواب شما چه باشد و در همین جواب
بر سبیل حل و کشف حال چنین که اتفاق کردن گروهی که بر دروغ متفق نشدن آنان عقل بالجزم میداند
بسنده است و کفایت میکند بر حصول علم بصدق نبوت آنچنان که کفایت میکند همین در حق آن دو اول
یعنی موسی و عیسی علیهما السلام و این حاصل می تواند شد بار دیگر از پژوهش و جستجویش بر شماست جستجو
که بجا آرش گیرید تا شما را هم علم حاصل شود با آنکه راستی این گفتار از شما فایده بخش است که هر آئینه منش عرب
با اصرار و درشتی ست هویداتر از خورشید و ببانگ بلند آوازه کردن دانشمندان اسلام بواجب بودن معارضه
بالقرآن یعنی بر تقدیر شک و انکار پیداتر است از دیروز گذشته بر هر کسی و با این همه متفق شدند بر ایمان
آوردن بآن نبی صلی الله علیه وآله وسلم باین معجزه پس چگونه باقی ماند شک در شما ای مردمان از خدای تعالی
بترسید تا که فلاح یابید مترجم گوید که گفتار مولف رحمه الله تعالی متضمن است سه گانه جواب را نخستین بر سبیل
الزام و دو دیگر بر سبیل حل یکی باین تقریر که خود از قول شماست که عرب درشت منش و با اصرار اند پس خود
ظاهر است که مردم درشت طبع تا وقتیکه خود بدین بود از وماهیت کاری سخنی نمی رسند تصدیق نمیکنند
و آنان بدیدن چنین معجزه برسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ایمان آوردند پس حقیقت این معجزه ظاهر شد و بتقدیر
حقیقت معجزه صدق رسالت و نظر بوجود شهود واستدامت معجزه ختم نبوت و عموم رسالت پیدا و هویدا شد
جواب دیگر آنکه خود همه میدانند و سراسر آشکار است که علماء اسلامیه در هر زمان و هر اقلیم ببانگ بلند ندا بر کشیدند
که هر کرا در اعجاز قرآن مجید انکار یا شکی بوده باشد او معارضه و تحدی پیش آرد و اقصر سوره مثل قرآن مجید
در غایت درجه بلاغت و احتوا بر مقاصد جمه و احاطه مصالح و مآرب عالیه که کفیل خوبی هر دو جهان تواند
شد بیارد و کس نمی آرد پس ازین هم صدق رسالت و حقیقت معجزه همه هویدا شد زیرا که هر که دلیل خود را
استوار نمی داند چنین بی باکانه در معرض تحدی مخالفان دین را که اطفاء نور قرآنی در سر داشته باشند نمیخواند
بل نظر به ضعف مستدل بر خود مخالفانه گفتار میکنند پس و همین دلیل انیست از کلام که بر سبیل حل پس از الزام
گفته شد اردو غایت مرتبہ جواب تمہارا یہ ہوگا کہ ہم نہیں جانتے کہ عرب اور اور لوگ فصیح بلیغ متفق [illegible]

ہون اس امر پر کہ وے عاجز ہین ایسے کلام لانے سے پس اسمین جواب اول تو ادس طریقہ الزام اور نقض کے یہہ ہے کہ ناواقف سحر کے فن سے اور ناآگاہ طب کے علم سے بہی نہین جانتا کہ سارے ساحر اور سارے طبیب عاجز ہوئے تہے لانے سے ایسے کامون کے جیسے کہ وے دونون یعنی حضرت موسی وعیسی لائے یعنی ایسا شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر ہمکو بالیقین معلوم ہوجاوے کہ زمانے مین موسی علیہ السلام کے سارے ساحر عاجز ہوگئے تہے سانپ کو اژدہا بنانے سے یا زمانے مین حضرت عیسی کے سارے طبیب عاجز ہوگئے تہے مادرزاد اندہے کو سوانکہا کرنے سے اور اونہون نے بالاتفاق بیان کیا تہا اپنا عاجز ہونا ایسے کامون کے لانے سے اور اقرار کیا تہا کہ یہہ کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نہین رکہتے تو مین ان دونون پر ایمان لاتا ہون لیکن مجہے معلوم نہین کہ سب ساحرون اور طبیبون نے اپنا عجز ظاہر کیا تہا اونکے وقتون مین کیونکر ان دونون پیغمبرون پر جنکی نبوت کے تم قائل ہو ایمان لاسکتا ہون پس جو تمہارا جواب ہوگا اس شخص کو وہی جواب ہوگا ہمارا تمکو فقط اور مین جواب بر سبیل حل کے اول بقولہ انہ یکفی یعنی ایسے اور اسقدر آدمی ہونگا کہ جنکی نسبت عقل حکم جزمی کرتی ہے جہوٹ پر متفق ہونے کا اتفاق کرنا جیسا کہ کفایت کرتا ہے اون دونون کے حق مین ایسا ہی کفایت کرتا ہے اخیر کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین اور یہہ امر حاصل ہوسکتا ہے تہوڑی سی جستجو سے پس تم کرو جستجو یعنی جب ہمکو معلوم ہوجاوے کہ لاکہون آدمی اہل عقل خدا پرست سچے متفق ہین اس امر پر کہ سارے عرب اور اونکے کامل البلاغت تمام ہوگئے ایسے کلام لانے سے جو مثل ہو قرآن مجید کے پس یہہ اتفاق اونکا ہمکو علم جزمی دیتا ہے اوپر صدق اس امر کے کہ بیشک سارے عرب اور اونکے فصیح وبلیغ عاجز ہوگئے ایسے کلام لانے سے جیسے کہ مسیحیون نے بہی ایسے ہی تواتر سے دریافت کیا سچا ہونا موسوی اور عیسوی معجزون کا مع اسکے کہ یہہ امر تم ہی سے ہمکو فائدہ دیتا ہے کہ عرب کے باشندے سخت طبیعت ہوتے ہین یعنی جبتک آپ خوب سمجہہ بوجہہ نہین لیتے نرم طبعی سے کسی بات کو قبول نہین کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجہہ بوجہہ نہین لیا ایمان نلائے ہان جب یہہ دائمی معجزہ دیکہا تب صاحب معجزہ پر ایمان لائے پس یہہ ہی دلیل ہے اوپر صدق اس معجزے اور سچے ہونے دعوی نبوت کے اور پہر یہہ جواب دوسرا ہے بقولہ ذندار فقہا ر الاسلام یعنی ایک یہہ بہی دلیل ہے کہ علماے اسلامی ہر زمانے مین اور ہر ملک مین بلند آواز سے پکار کر کہتے ہین کہ جسکو شک اس دائمی موجود معجزے کے معجزہ ہونے مین ہو اوسپر واجب ہے مشارضہ اور تحدی کرنا

یعنی لانا کوئی سورۃ مثل اس قرآن کے یہ باوجود ایسی مدارعام کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے ہمالفون
میں سے باوصف تحصیل فنون بلاغت کے درجہ ہی اعلیٰ جانبے اپنی آئین کے جو تقلید قبول
کی جو تحدی کے مقام میں اور معارضہ کے میدان میں آگر نہیں کھڑا ہوتا یہ بھی بڑی دلیل حقیت امر
دائمی معجزہ کی ہے اور یہ دونوں امر یعنی عرب کا ایمان لانا باوجود لجاجت طبع کے اور نہ کرنا علماے
اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گذرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور متحقق ہے پس کیونکر
باقی رہ سکتا ہے تم میں شک اسے آدمیو اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ **عربی** وایضاً معجزۃ
هذا النبی لا یکون الا من العقلیات وادراکات العقل عند اهلها بخلاف معجزتهما فان
معجزتهما متعلقة بالامور الحسیة والتصرف فیها عند اهلها وبالجملة لیس لمعجزاتهما
جهة قوة الا من جهة ان الف العوام بالمحسوسات اکثر من الفهم بالمعقولات لکن لا شك
ان الف الخواص ونظرهم فی المعجزات المعقولة اقوی من المحسوسة فمعجزات الاولین
اقوی فی نظر العوام ومعجزات الاخیر اقوی فی نظر الخواص واذا قد ثبت قوة معجزة
القرآن بالنسبة الی معجزات سائر الانبیاء من وجوه شتی فلو لم یکتف بها بعض الطالبین
للبناء للاتیان بامثال معجزات سائر الانبیاء فاولئك الذین یستبدلون الخیر بالذی
هو ادنی وهم بالاعراض عنهم اجدی لاذا اعرض عنهم النبی او علق مطلوبهم علی مشیة
الله تعالیٰ فلا حرج علیه اذ مثلهم کمثل الذی استقتاء بنور السراج فی رابعة النهار و
ما کان غرضهم الا التحکم والتعنت علی الله تعالیٰ بل انه تعالیٰ لو اعطاهم مطلوبهم فهم
لا یومنون ولا یعترفون بل لو طلبوا ثالثاً ورابعاً وهکذا امر انه لا فائدة فلا یفعله العاقل
فضلاً عن الحکیم علی الاطلاق **فارسی** و نیز معجزۂ این نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر از عقلیات
و دریافتن خرد بہار تعقل معقولات نزدیک اہل خرد ست یعنی معقولات را وقعی و اعتباری ہست بر
ارباب عقول عالیہ برخلاف معجزہاے آن دو یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
آن ہر دو متعلق اند بامور حسی یعنی کارہائیکہ بحواس ظاہری چون دیدن و شنیدن و شمیدن و چشیدن
و لمساویدن وابستگی دارند و تصرف در آن نزدیک اہل آنست و بالجملہ بر معجزات آن دو را جہتی در
قوت نیست مگر ازین جہت کہ انس و الفت عوام الناس بامور محسوسہ بیشتر میباشد از اندیشیدن و

دریافتن عقلیات یعنی از برای آن که نفس را که بتصور عقلیات ممارست و مهارت بهم نرسانیده باشد
هنگام تفکر و تعقل عقلیات کلفتی بهم میرسد و شفقتی در میگیرد بخلاف حسیات که عقل در یابش و قوه متفکره
را دقتی و صعوبتی پیش نمی آید و لیکن شک نیست که انس و الفت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوار ترمیباشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقول
در عقلیات بترتیب نقائض و عکوس و نتایج آن مایه دقتها بکار می برند و موشگافیها به بیداهی آرند
که خطای در آن واقع نمی شود و حقائق نفس الامریه بر گشاده میگردد بس اصل حال استوار تر پیدا و هویدا میشود
پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسوی قوی تراند در نظر عوام از بهر آنکه دریابش آنان خود
منتهی میباشد بدریافتن کارهای که بحس تعلق دارند بچو دیدن مردم عصای موسوی را که یکایک به پیکر
مار پیکر بسته نمودار شد سپس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان بینا ساختن
مسیح علیه السلام کور مادرزاد را بس همین چشم دید خود را یا شنیده و را از جم غفیر همه استوار تر در راستی
گمان برده بدل می پذیرند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه و سلم قوی تراند در
فکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقول زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عقیم و انتاج اشکال قوتش
باستواری می آرند و هرگاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزه قرآنی نسبت معجزات همه انبیاء
علیهم السلام بوجوه متعدده متفرقه یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغیر آن از زمان نزول الی الآن
و همین سان از باب عقلیات بودنش و جز آن دیگر وجوه که مذکور شده درینصورت اگر کسی از ظالمان
یعنی کفار ستم روا دارندگان بر نفسهاے خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر حسیه مانند
معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمان آنان باشند که بدل میکنند خوبی و
بهتری را بکمترین یعنی کمترین چیز را خواستاران میشوند و بهترین را از دست می دهند پس چنین کسان ازآنگو
اند برو برتافتن از آنان پس اگر نبی صلی الله علیه و سلم از ایشان رو برتافته یا مطلوب آنان را به
مشیت ایزدی و ارادت او تعالے محول کرده باشد درین حرجی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
بهچو مثل کسی ست که هنگام نیمروز روشنی پژوه گردد از چراغ و غرض آن ظالمان از چنین پژوهش نبود
مگر تحکم بر خداوند تعالے و تعنت یعنی زبان دیگری خواستن بکاری که در آن این زبان خواه را نیز
زیان منطوی و مندرج بود بلکه ایزد تعالے اگر این خواسته ایشان می بخشید باز هم ایمان نمی آوردند

بار خواست شست و ثانی نمیشد دوم بار و سوم و چهارم و همچنین سان خواست خود باندازی
میگشت پس مرد درین صورت فائده مترتب نمیشد پس مرد با خرد چنین نمیکند چه جاے دانا الحکیم علی الاطلاق
مترجم گوید که با انضمام قول مصنف رحمه الله تعالی با آنکه معجزه هذا النبی لایکون الا من العقلیات
شاملی فرا نمودن باظهار مآرب عقلیه و مطالب غامضه ناگزیرست تا که نگرندگان این رساله عجاله را
سودی بخشد انشاء الله تعالی بناء علی هذا گوئیم که بر خردمندان یزدان پژوه که دل بانوار خرد رخشان
و طبع بلمعات قدس تابان دارند روشن تر از خورشید در نیمروز است که خواسته از بعثت انبیاء و مقصود
از رسالت رسولان راستی برکشا همین میباشد که از ناسزا و لاینبغی برکنار بوده نیک اندیشه و
پاک کردار و ستوده گفتار آفریدگار خود را نماز برند و نیایش کنند و فرمان برند که از آن گیتی را آرایش و انتظام
پدید آید همه راست ستوده کردار یزدان پرستار مانند و هرگاه برسیدن اجل مقدر و معهود این
خاکی نشیمن بگذارند بفراز این جهان در پاک مینو جاویدان جاوید شادمان زیند و این مقصود
حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیاء و رسل علی نبینا و علیهم الصلوة والسلام نخستین مبعوث فیهم و مرسل الیهم
یقینی است خود را از خشم خداوند شدید العقاب ترسانند که از آن از شرک و کفر و دیگر سیآت و قبائح برکنار
مانده از رذائل که ناستوده خوها باشند و نیز ناپسندیده اعمال بد دوری مانند و آئینه دل از زنگ قوای
شهویه و غضبیه که محرک بسوی ارتکاب ناستوده کردار و گفتار و ناروا است اندیشه میشویند پاک زدایند و
برجاے این رذائل زائله فضائل و شمائل رضیه بنشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان
شود و بعد ازاله رذائل اخلاق و قبائح اعمال و قوت عاقله که یکی نظریه و دیگری عملیه را پیرو شوند پس بوساطت
قوت نظریه عقاید حقه که از زبان نبی بشنوند بر دل نقش بندند و بوساطت عاقله عملیه دانسته را بکار کرد
آرند از حسنات و طاعات و چنین آموزش و اقتدای ایشان میسر نشود جز به تبعیت فرستادگان هستی خداوند
و تصدیق آنان و راست دانستن آسمانی وحی که در آن احکام و اوامر و معارف و دیگر اسرار که از آن
بنده بخدا و عابد بمعبود هستی آرا برسد مذکور باشند الحاصل بالاجمال والاشاره گفته شد ورنه تفصیلش
از صحف بیشیده شماره و کتب طویلة الاذیال هم آنچنانکه باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید
چنین مطالب عالیه و مقاصد غامضه در آیات چند علی سبیل الاستیعاب والاحتواء بروشنی در آورده
شده اند که تا بجائیکه بزرگان استخراج لطائف و استنباط رموز و غوامض ممکن چنانکه انموذجا یعنی بروش

نمونه دیباچه دو سه آیه ذکر کنم سفر امید جل جلاله عربی الٓمٓ ذٰلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين
الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوٰة ومما رزقناهم ينفقون فارسی یعنی این کتاب
شک نیست در آن راهنمائیست از بهر پرهیزگاران و از خدا ترسندگان آنانکه ایمان می آرند بغیب
و راست می کنند نماز و از آنچه که ما روزی دادیم آنان را صرف میکنند گوییم که متقین جمع ست مر متقی را
و آن عبارت ست از کسیکه از خدای تعالی جلشانه ترسیده نفس خود را از زیان دنیا و آخرت پاسیده
ماندن درخواهد بترک سیآت و دور بودن از منهیات که سرآمد آن شرک و کفر و دیگر اعمال زشت و کارها
بد باشند و ترک چنین قبائح مستلزم ست مر تحصیل اضداد آنرا چنانکه بترک شرک توحید و بترک کفر ایمان و
بترک فسق و فجور عفت و بترک ابلهی و بی خردی حکمت و همین سان فضائل و حسنات دیگر پس در یک
کلمه متقین اشاره شد بسوی این همه مذکور و تفاصیل آن که اسفار حکمیه و صحف نوامیسی و کتب سماویه مطالب
این انوار و مکامن این اسرار اند پس آنچه که در صحف و اسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الذين يؤمنون یعنی در اکتساب قوة عاقله نظریه میکوشند قوله يقيمون الصلوٰة یعنی آنان که پس
از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بکار می آرند که راس الحسنات که نماز باشد بجامی آرند بیانش که بنده را
اگر پرستش بجناب مولای خودش رسانی آرند و این است نفع لازمی و بازبرین نفع لازمی هم بسند نکرده
نفع متعدی که اتفاق بود در روی آرند که از آن سپاس خداوند و مشورت بجا آرند و هم گوهران خود را که
مسکینان و ناتوانان و درماندگان باشند از مریضان و جسمانی آفت رسیدگان چون کوران و
لنگان و مجذومان و جز آنان و نیز بیوگان و یتیمان و پیران به بینوائی زبون شدگان و امثال آنان
از جسمانی تکلیف برکران دارند و از این دو کار خداوند غنی مطلق خود را که نیایش پسند دارد از آنش دوست
از خود بخوشنودی آرند و رضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر ست
و در قوله تعالی مما رزقناهم تعمیم ست اشاره و ارشاد بمردمان بانواع دستگیریهای گوناگون و انحاء اعانت
درماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از آنچه که ایزد تعالی او را بخشیده و از آنش فرموده باشد مثلاً مال
بخشیده را از زکوة و صدقات و دیگر خیرات بسته کار از کار برآوردن و درماندگان را چاره پرداز شدن و اگر علم
داده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزگاری بکار بردن و اگر و سلطنتی یا ریاستی و وجاهت و
رفع بهره اوست بشفاعت حسنه ارباب حوائج را کامران شدن الحاصل در کلمات قلیله موجزه مطالب را

دریافت پس اگر این عقلی معجز نیست دیگر چیست (قولہ فلو لم یثبت بہا یبین الظالمین) باین
افصاح کہ مشرکان قریش بجہود وستی حسد کہ باو بہ نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بود
در دل داشتند برتابعت می سوختند و بار صفت تصدیق خود با یاسانی کلام بودن قرآن مجید
متناقضات نفت دستہزائی بر زبان میاوردند چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل مذکورست ولقد صرفنا فی
ہذا القرآن من کل مثل یعنی ہر آئینہ بگردانیدیم و مکرر وارد کردیم بمراد زیادت توضیح باز و فی
ہویدائی درین ہر گونہ مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس سر بر تافتند بیشتر مردمان مگر کفران و
ناسپاسی را وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا یعنی و گفتند کہ زنہار ایمان
نخواہیم آورد تا زمانی کہ بشگافی از بہر ما از زیر زمین چشمہ ساری و منبعی او یکون لک جنۃ من نخیل
وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی یا بود مر ترا باغی از خرما بن و انگور پس بشگافی در درون آن
نہرہا روان کردن و شگافتن فرد با ہمت دانشومند بسوی درون ہمی چنین حاسدان پی بردن چتوانند
کہ بجہود وستی حسد و عناد در روئی چشم از دیدن چنین تابان فروغ بکوری کشیدہ و چنین کم بہا سبک
زوال چیزہا را کہ باغی و نہری بود در می خواستند پس خواست ایشان شایش و قابلیت آن نداشت
کہ شنیدنش گوشی فرا می توان داشت بزیرفتن و بکار بربستن خود امر دیگرست اردو اور یہی معجزہ
ان نبی صلعم کا نہین مگر عقلیات سے یعنی معجزہ قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے
حسی اور محسوسی نہین کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہو اور عقلی ادراکات ہوتے ہین اون کے
اہل اور لائقون کے پاس یعنی اہل عقل اور ارباب دانش کے نزدیک اوسکا اوقع اور اعتبار ہوتا ہے
اور بخلاف معجزون اون دونون یعنی حضرت موسی و عیسی علیہما السلام کے ہین بالتحقیق اونکے معجزے
تعلق رکھتے ہین ساتھ کامون حسیہ کے اور تصرفات اونہین یعنی امور حسیہ مین نزدیک اہل اوسکی کے
ہوتا ہے یعنی حسی کامونکو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجھ سکتے ہین معقول سے اونکو کام نہین ہوتا
ہے پسند کرتے ہین اور معتبر سمجھتے ہین اور بالجملہ اون دونون علیہما السلام کے معجزونکو کوئی جہت قوت کی
نہین مگر یہی جہت کہ عوام الناس کا مالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتھ حسی کامون کے زیادہ ہوتا ہے
عقلی مطلبون کے سمجھنے سے لیکن شک نہین اسمین کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل و اصحاب فہم کی نظر
عقلی معجزون مین قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی معجزون سے یعنی عقلی معجزونمین اہل عقل قدرت

رکھتے ہین کہ یقینین اور عکس اور شکلون قیاس سے نتیجے بناکر خطا اور صواب مین تمیز کرلین اور نفس الامر
اور مافی الواقع کو سمجھ بوجھ کر اپنے دلمین ایسا باندہین کہ مٹ نسکے اور دوسری سمجھ والونکو اسی طرح
سمجھا دین کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلمین ایسا بند ہوجاوے کہ پہر نہ کہل سکے اسواسطے
عقلیات مین انکا ثبوت مستحکم اور ٹہیک ہوتا ہے پس اون دونون علیہما السلام کے معجزے تو عوام الناس
کی نظر مین زیادہ قوی ہین اور ان اخیر صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص الناس کے نزدیک بلکہ
خواص الخواص کی عقل مین قوی تر ہین اور جب بالتحقیق ثابت ہوچکی قوت قرآن کے معجزے کی
بہ نسبت معجزون سارے پیغمبرون کے وجہون متفرقہ یعنی بہت سی وجہون سے جیسے زائل
ہونا اون معجزونکا اور باقی نرہنا اونمین سے سوائے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کامون
سے ہونا اور حال یہہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہین عقلی کامون سے اور سوا اسکے اور وجہین جو
مذکور ہوچکین اور نیز بیان کیجا سکتی ہین اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
خود ظاہر ہے پس اگر بعضے ظالمون یعنی مشرکون قریش نے جنہون نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو دوزخ مین ڈالا بہشت سے محروم رکھا اسی موجود معجزے پر کفایت نکی
اور دوسرے معجزون مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پس
وے آدمی تہے ویسی جو اچہی چیزون کے بدلے مین بری چیز لینا چاہین پس ایسے آدمی لایق ہوتے
ہین اس امر کے کہ ان سے مونہہ پہیرا جاوے درینصورت اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے اعراض
کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اوپر ارادہ آلہی جل شانہ کے تو اسمین کیا ہرج ہے اور کون
نقصان اسواسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کی ہے جو دن دوپہر چراغ سے روشنی ڈہونڈہے اور اونکی
غرض نتہی سوائے تحکم اور تعنت کے یعنی اللہ تعالے کے اوپر حکم چلانا کہ جو جو معجزے وے چاہین وہی
نازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمانمین ہنر اور زبان چابنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجو
جاننے اپنے ضرر کے یعنی یہہ بہی جانتے تہے کہ انکی نبوت سچی ہے درصورت انکار جہنم واصل ہوسکتے
ہین مگر پہر بہی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشون سے نبوت حضرت خاتم الانبیا
علیہ الصلوۃ والسلام کے ظہور نہین پکڑ سکتی بلکہ اگر اللہ تعالے اونکی یہہ خواہش قبول فرماکر یہہ مطلب اونکا
دے بہی دیتا تب بہی ایمان نلاتے اور اپنے ایسے کامون سے باز نرہتے بلکہ تیسرا ہوتا اور اسی طرح

اپنی بیماریون چھپنا اور جہانتک کہ ممکن ہوسکے طلب کرنے باوجودیکہ اسمین یعنی انکی مطالب کے دیدینے مین انکی
فائدہ ہیں ایسا کام یعنی اس حال مین انکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقلمند آدمی بھی نہین کرتا چہ جائیکہ
حکیم مطلق جل شانہ مترجم کہتا ہے کہ غرض واضح کرنے اس قول مؤلف رحمہ اللہ تعالے کے ومعجزہ ھذا النبی
لا یکون الا من العقلیات ایک مثال لانا اس مراد سے کہ دانشمند باانصاف کو بخوبی دلنشین ہوجاوے
کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی معجزہ ہے جسمین مقاصد عالیہ اور مطالب نافعہ ایسے ہین کہ جنکے دریافت
ہونے سے سعادتمند باہوش آدمی دونون جہانکی خوبیون سے آگاہ ہوسکتا ہے اور یہہ مطالب عالیہ
نہایت درجہ کی متانت اور خوبی عبارت سے بیان ہوئے ہین اسطرح سے کہ اس قدر ہدایتین اور
تعلیمین کہ طویل الذیل کتابین اونکے بیان کیواسطے کافی و وافی نہین صرف ایک دو آیتون مین ذکر
کی گئین بلکہ بعض جگہہ صرف ایک دو کلمون ہی مین چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے مین مترجم ایک تتمیم
اور ملحقہ اسی خاص امر مین یعنی تفسیر بعض آیتون کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہوجاوے کہ بیشک ایک
ایک قطرے مین لاکھون دریا سمائے ہین تالیف کرکے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دونگا انشاء اللہ تعالے
اسوقت بہت مختصر بیان سے اس آیہ کریمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکھتا ہون واللہ
المستعان فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے الٓمٓ ذالک الکتاب لا ریب فیہ یعنی الم حروف فواتح قرآن
مین سے ہین جیسے نٓ والقلم و قٓ والقرآن و الٓمٓ و الٓرٰ وغیرہ انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی
کتابون مین مفصل مذکور یہہ مقام تفصیل کا نہین ہے لیکن براے تیمن صرف تھوڑی سی عبارت
شیخ عارف کامل محی الدین بن العربی قدس اللہ تعالے سرہ کا ترجمہ اسکے باب مین مذکور ہوتا ہے
اشارہ کیا ان تین حرفون سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہے طرف
ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی موجد تحقیقی جل شانہ کے اور لٓ اشارہ طرف عقل فعال
مسمی بجبرئیل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیتا ہے حضرت مبدا اعلے جل شانہ سے اور فیض دیتا
ہے منتہی کو اور مٓ اشارہ ہے طرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود ہین اور اونہین
کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنے اول سے اور
اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے
کہ پیدا کئے اللہ تعالے نے آسمان اور زمین ترجمہ یہہ کتاب شک نہین اسمین ھدی للمتقین

ہدایت ہے واسطے پرہیزگارون کے الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم ینفقون یعنی ایسے متقی جو ایمان لاتے ہین ساتھ غیب کے یعنی اون کامون پر جو آنکھون سے پردہ مین ہین جیسے خداوند تعالے اور فرشتے اور قیامت وغیرہ اور سیدہے اور ٹہیک پڑہتے ہین نماز اور اوسمین سے کہ جو ہم نے اونکو دی ہین خرچ کرتے ہین ترجمہ تمام ہوا اب تہوڑے لطیفے سننے چاہئین مخفی نرہے کہ پیغمبرون کے مبعوث ہونے اور رسولون کے بہیجے جانے کی یہی مقصود ہوتاہے کہ آدمی جو بسبب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کہینچتی ہے وے چیزین جنکو اس تن کے باقی رہنے اور آفتون سے بچا رہنے کیواسطے مناسب اور ضروری سمجھی ہے اور نیز بسبب غلبہ قوت غضبی یعنی اوس قوت کے جو چاہتی ہے دفع کرنا اون چیزون کا جسکو اس جسمانی بقا کا مخالف اور منافی تصور کرتی ہے اس چندروزہ دنیا کے کامون اور زیبایش ہوسونمین ایسا مبتلا اور گرفتار رہتاہے کہ جب سے ہوش پکڑتاہے اور جبتک مرتاہے سوائے لذتون جسمانی اور تن پروری کے اوسکو اور کام علی الخصوص مہمات اخروی جس سے ہمیشہ کی زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہین آتی اسواسطے اپنے مبدا اعلے یعنی خداوندگار جل شانہ کا خیال بہی اوسکے دلمین اور یقین آتا آخرت کے مواخذہ اور بازپرس سے اوسکو کچہہ خوف نہوکر ہمیشہ حاصل کرنے مین جسمانی لذتون اور خام ہوسونکے اور باطل امیدون کے رہتاہے یہانتک کہ اجل مقدر سرپر آکہڑی ہوتی ہے زبردستی سے گھسیٹ کرلیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور جنت کی لذات سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتاہے اور کبہی جو اوسکو اس جسمانی کامون کے اندیشون سے کچہہ تہوڑی فرصت حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بہکانے اور گمراہون کی تعلیم سے شرک اور کفر اور فسق و فجور مین پڑکر اوس غفلت سے بدتر مصیبت مین مبتلا ہوکر جاودانی عذاب سے معذب رہتاہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بمقتضاے اپنی رحمت کاملہ اور عنایت شاملہ کی راہ ہدایت کا کہولا اور آدمیون ہی مین سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منصب رسالت اور نبوت پر کہ وے طرف ایک خاص گروہ کے برتقدیر نبوت خاصہ کے یا طرف ساری اولاد آدم کے برتقدیر نبوت عامہ اور رسالت کافہ کے جاکر خدائی پیغام پہونچاوین اور اونکو ایسی ٹہیک اور درست تعلیم کرین کہ جس سے اپنے مبدا اعلے جلشانہ کو اوسکی کامل صفتون کے ساتہہ پہچان کراوسی

پاک ایکیلئے خدا کو عبادت کرین اور اوسکی حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبی اور حیات ابدی کےکفیل
اور دنیا اور آخرت کے عذابون اور جہنم کی عقوبتون سے نجات پانے کی دلیل ہون بجالاوین
اور جن جن عقیدون اور کامون سے اوس نے منع فرمایا ہو اوس سے بچین اور جیسی کہ اوس توانا
خدا کو رحیم و رحمٰن و کریم سمجھین ویسے ہی شدید العقاب ذو البطش بھی جانکر اوسکے مواخذہ سے
ترسان و لرزان رہین اور اوسکے حکم کے خلاف نکرین کہ جس سے دنیا مین نیک نام اور عقبی مین شاد کام
رہین بہشت مین ہمیشہ ہمیش کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتھہ بسر کرین اور چونکہ خداوند
جل شانہ نے بہشت مین پہونچنے نفس انسانی کا رستہ عبادت اور نیکیونکا قرار دیا ہے کہ جس سے
نفس انسانی کدورت اور ناپاکی سے پاک ہوکر اوس پاک ہمیشہ کے گھر یعنی بہشت مین رہے کسواسطے
کہ ناپاک کو پاک گھر مین آنے نہین دیتے اور عبادت اور نیکیونکا حاصل ہونا وابستہ کیا ساتھہ
درستی عقیدونکے جس سے شیطانی اغواسے بچکر شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد مین نپڑجاوین
اور اسطرح ٹھیک طرح سے جاننے اون باتونکا جنکا ضروری ہے پس یہہ جاننا اگر صرف جاننا اور یقین
کرنا ہو تو اوسکو نظر کہتے ہین جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالے ایک ہی خدا ہے اوسکے سوا کوئی
اور خدا نہین اور وہ حی قیوم علیم حکیم ہے اور علی ہذا القیاس دوسرے عقائد اور جو یہہ جاننا اسطرح
پر ہو کہ اوسکو جانکر جاننے کے موافق کام مین لاوین جیسے جاننا فرضیت صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا کہ
انکو مفروض جانکر نماز پڑہین اور زکوٰۃ دین پس اسکا نام ہے عمل پس یہہ قوت ادراکی کہ جس سے
نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جسکے ساتھہ عمل تعلق رکھتا ہے اوسکو قوت عاقلہ
عملیہ کہتے ہین اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہین اور دوسرے کے جاننے کو حکمت عملی اور
حکمت نظری عبارت ہے درمیانی مرتبہ اور اوسط درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ
ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کمی کی طرف کا نام ہے تفریط اور بیشی کیطرف کا
نام ہے افراط اور اوساط کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور ہر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہین اور
ایک وسط دونون طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہین ایک تو فرط
کیطرف جسکو تہور کہتے ہین یعنی بیجا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جسکا نام جبن
اور نامردی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو وہان نادلیر ہونا اور اون انسے

درمیانی درجہ ہے وسط کا یعنی موقع اور مناسب جگہہ جہان شریعت اور عقل حکم دین دلیری کرنا
جیسے جہاد مین پس یہہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی ہذا القیاس دوسری فضیلتون کا حال جسکی تفصیل
بہت طویل ہے بالجملہ دین اور دنیا کی خوبی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدون اور پاکیزہ خلاق
اور اچہے کامون کے اور ان مقصدونکا حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر رذائل اور دفع کرنے انکی ضدونکے
کے یعنی دور کرنا وہمی اور نادرست عقیدون اور بری خصلتون اور ناپسندیدہ خلقون اور فسق
و فجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تعالے رسول بہیجتا ہے نبی مبعوث کرتا ہے اور اسکو
آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیا علیہم السلام مین سے
بعضونکو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے توریت وانجیل وزبور وفرقان اور دوسری صحف جو
دوسرے پیغمبرون پر نازل ہوے جیسے ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام پس جبکہ یہہ مقدمہ بیان ہوچکا
تو اس آیہ کریمہ کی لطافت سنو کہ قولہ تعالے للمتقین متقین جمع ہے کلمہ متقی کی اور متقی کہتے ہین
اوسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈرکر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان
اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی برے عقیدون شرک اور کفر اور برے کامون فسق
اور فجور اور برے خلقون جیسے بخل اور نادلیری اور ابلہی اور وہمی خیالون سے اور جب ان
رذائل سے محفوظ رہنا چاہیئے گا تو ضرور ہوگا اوسکو اچہے عقیدے سیکہنا نیک کام کرنا اچہی خصلتون
اور پسندیدہ خلقون سے متخلق ہونا پس اس ایک کلمہ مین اشارہ ہوا طرف مطالب عالیہ کے جنکی
تفصیل اور ایضاح سے طویل الذیل کتابین بہری ہوئی ہین علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ
کے پس ایک کلمہ کو دیکہو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکہو پس یہہ معجزہ عقلی نہین تو کیا ہے اور
اسکے سوا یؤمنون بالغیب اشارہ ہے طرف حکمت نظری کے اور یقیمون الصلوۃ اشارہ ہے طرف
حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہہ ہوا کہ خداوند غنی مطلق نیایش پسند اور زانش دوست ہی اسلیئے
تمکو نیایش اور بندگی کیطرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے اون بندونکو جو اوسکے آگے سرخاک پر رکہتے
[illegible] اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہہ بندگی ادا کرتے ہین اسیواسطے فرمایا یقیمون الصلوۃ اور یہ
میر سلیم چیس ر باوجودیکہ حرفون مین کم تہا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرماچکا تو بتایا
بلکہ ہمہ دسر اسر آنان ا . یا حاجت کی دستگیری کرو پس یہہ کلمہ مما رزقنا ہم کیسا عام ہے اس توضیح

سے کہ جسکو جو نعمت اللہ تعالےٰ نے بخشی ہے اوسمین سے دوسرونکو بہی بقدر مناسب کے دے جسکو مال
دیا ہے دے زکوۃ دیوے صدقہ دیوے قرض دیوے غرض حاجتمندونکی دستگیری کرین اور یہہ بہی
اشارہ کیا کہ ہر مناسب مال نہ دے ڈالین کہ جس سے خود محتاج ہوکر مانگتے پہرین اسیواسطے فرمایا
ومما یعنی اوسمین سے کچہہ اور جنکو علم دیا ہے دے پڑہاوین جنکو معرفت کا علم بخشا ہے دے
معارف الٰہی سکہاوین جنکو حکومت دی ہے دے حکومت کا نتیجہ یعنی عدل اور انصاف اور
زیر دستونکا آفتون اور ظلمون سے بچانا پس اسی مختصر آیۃ مین کیسے ارشاد ہین کہ اگر اونکو اجمالاً
بہی بیان کرون تو یہہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہوجاوے درینصورت اس مختصر ترجمہ کے
دیکہنے والون کے ملال کا اندیشہ اور یہہ اذا النمونہ کیواسطے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کیجاتی
ہے مؤلف رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین فلو لم یکتف بہا بعض الظالمین یعنی اگر نہ کفایت کی ساتہ
اس دائمی معجزہ قرآنی کے بعضے ظالمون نے - یہہ اشارہ ہے طرف بعضے مشرکون قریش کے جیسے ابوجہل
اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے نہرون وغیرہ کے معجزے چاہتے تہے چنانچہ
سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہے قولہ تعالےٰ ولقد صرفنا فی ہذا القرآن من کل مثل یعنی بتحقیق
ہم نے گردش دی اور پہرایے یعنی مکرر کیا اس قرآن مین ہر مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس انکار
کیا اکثر آدمیون نے مگر کفران نعمت یعنی ناشکری وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض
ینبوعا یعنی کہا اونہون نے کہ ہم تجہہ پر ہرگز ایمان نہ لاوینگے یہانتک کہ تو چیر نکالدے ہمارے
واسطے ایک منبع اور چشمہ او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا یعنی
یا ہو تیرا باغ چہوارون اور انگورکا پس تو چیر کر بہاوے اوسکے بیچ مین نہرین چیر کر بہادینا پس ایسے
حاسدون کم ہمتون بے عقلون کے قول کا جواب ایسے معجزے عقلی کہ جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور حیات
جاودانی حاصل ہوسکے سارے پیغمبرون کے معجزون سے اعلےٰ تر نہ سمجہے اور محض حسد کی زبردستی
سے ایسی ایسی ناپسندیدہ خواہشین کین کیا اعتبار ہے سوملی وثانیا نقول علی سبیل التنزل
انا نقطع النظر عن المقدمۃ الثانیۃ والثالثۃ ونکتفی بالمقدمۃ الاولی فنقول لاشک
المعجزۃ لا تختص بفن دون فن ولا بشیئ دون شیئ بل کلما لا یقدر علیہ الخ
ان کان مقرونا بالتحدی ولا شک ان ہذا الشخص ادعی النبوۃ واتی بکلام

بمثله وغير العرب لما لم يكن من اهل الفن فلا يطلع على اعجازه فلا يكون حجة عليهم فلا
يكون مبعوثا عليهم لكن حينئذ للمستدل ان يقول انه اتى بما لا يقدر عليه جميع العرب و
اعترفوا عن آخرهم بالعجز عن الاتيان بمثله نعلم منه صدق دعواه وبه ثبت نبوته
على العرب بخصوصه لتلك المعجزة واذا ثبت نبوته على العرب ثبت نبوته على الابيض و
الاسود لقوله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس وغيره من الآيات الدالة على وجوب
اتباعه على العموم اذ لا يحتمل الكذب في كلامه بعد ثبوت نبوته في الجملة لكن لا يخفى انه
لو قطع النظر عن المقدمتين الاخيرتين لا يمكن اثبات النبوة لاحد من الانبياء على العموم
الا بهذا النحو الا اذا تحقق نص متواتر بينهم وكان ثبوت النص المتواتر عن غيره يدل على عموم نبوته مشكل
فيشكل فارسی سوی گوییم بر سبیل تنزل یعنی بسند کردن بمقدمه اولی اینکه قطع نظر کنیم از مقدمه ثانیه و
ثالثه یعنی دومی مقدمه باین خلاصه که علم بالمعجزه بدرستی حاصل میشود کسیکه خود ماهر آن فن نبود
که معجزه از جنس آن فن گمان برده میشود همچو ساحر بودن نسبت بمعجزه موسوی دویم آنکه تصدیق
بشنیدن از ماهران آن فن که آن معجزه را از آن فن بودن وا نمایند اما مقدمه سویم این که عادت الله
وسنت او تعالی جاری نشده است باینکه صرف ماهران را علم بالمعجزه می شود نه غیر ماهر آنرا بلکه عام
است ماهران را العلم خود وغیر ماهر آنرا باعتراف ماهران از عاجز و زبون شدن خود - پس ازین دو
مقدمه قطع نظر کرده صرف بمقدمه اولی یعنی عدم تخصیص معجزه یعنی درون فنی کفایت کنیم پس گوییم که شک نیست
که هر آئینه معجزه مختص نمی باشد یعنی فی فن دیگر و نه یک چیز نه دیگر چیز بلکه هر چه که بر آن قدرت نداشته
باشد غیر مدعی نبوت آنست معجزه هرگاه مقرون بالتحدی بود یعنی در معرض معارضه و تحدی در آمده
باشد و شک نیست که آن شخص یعنی حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم دعوی نبوت کرد و از
کلامی و دعوی کرد که از دیگران آوردن همچو این کلام ممتنع است و غیر عرب هرگاه از اهل آن فن نبودند
یعنی بلغاء و فصحاء نبودند ازین رو بر معجزیت این معجزه آگاه شدن نمی توانند پس بر آنان حجت
نبود پس برین تقدیر این مدعی نبوت مبعوث نبود بر آنان یعنی بر غیر عرب لیکن استدلال کننده را
میرسد چنین گفتن که هر آئینه آن مدعی نبوت آورد کلامی که بر آوردن مثل آن کسی از عرب قادر نشد
بلکه همه و سراسر آنان اقرار و اعتراف کردند بعجز و زبونی خود ها از آوردن مثل آن پس دانسته شد

را است چون دعوی این معنی چنین با این دلیل ثابت شد نبوت او بر عرب بسبب خصوصیت
و هرگاه نبوت او بر عرب ثابت شد بر غیر عرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید رنگ
مراد از باشندگان ملکی که سفید اندام باشند چون ایرانیان و فرنگستانیان و اسود کسانیکه سیاه رنگ
باشند چون حبشیان و زنگیان و هندیان مراد از آن سراسر مردم زاد باشندگان گوی زمین است
لقوله الله تعالی وما ارسلناك الا كافة للناس یعنی نفرستادیم ترا ای رسول الله مگر برسالت
باز داشته همه کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از برای همه مردم و جز این دیگر آیات قرآنی
که دلالت کنند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه وآله وسلم علی العموم از بهر آنکه کذب را احتمال
نبود در کلام او بعد ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجمله یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن
پنهان نخواهد ماند که اگر قطع نظر کرده شود از این دو مقدمه اخیره ممکن نخواهد بود ثابت کردن عموم نبوت
برای کسی از انبیاء الا بهمین روش که هرگاه متحقق شود نص متواتر از آن انبیاء و خواهد بود ثابت
شدن نص متواتر از غیر آن صلی الله علیه وآله وسلم آنچنان نص متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او
مشکل است پس مشکل خواهد بود عموم نبوت او مترجم گوید که خلاصه این استدلال چنین است که هرگاه
نبوت عرب بسبب اعتراف آنان بعجز خودشان از آوردن کلامی مثل این کلام معجز نبوت رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم ثابت و از نبی صدور کذب هرگز روا نبود و این نص متواتر یعنی ما ارسلناك
مشعر بعموم نبوت و احاطه رسالت آن علیه الصلوة والسلام بر همه مردم زاد باشندگان گوی زمین را
بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و از پیغمبران دیگر چنین نص متواتر معقول نیست پس نبوت
هر یکی از آنان صرف بر گروهی بود که آنان بحجیت معجزه آگاه شده باشند بر گروه دیگر ساری نبود
از بهر آنکه نصی متواتر از نبی از انبیاء بجز حضرت سید المرسلین صلی الله علیه وآله وسلم منقول نیست و
چون منقول نیست دیگران چه سان و بکدام دلیل زیر فرمان نبوت آنان آمدن توانند علی الخصوص
اهل اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بتائید این دعوی که حضرت مسیح جز قبائل بنی اسرائیل سوی
قومی دیگر مرسل و مبعوث نشده عبارت ترجمه انجیل متی مترجم علماء مسیحیه وارد کنم در باب دهم آیت
پنجم انجیل متی آمده است که یسوع یعنی عیسی علیه السلام هرگاه آنان یعنی حواریان خود را بهر دعوت و هدایت مبعوث
فرمود ایشان را فرمان داده می‌گفت که شما سوی قومهای دیگر مروید و در شهری از شهرهای

ساربان و فلسطینان داخل نشوید بلکہ بالخصوص نزدیک گوسپندان راہ گم کردگان اسرائیل بروید و گوئید کہ بادشاہی آسمان یعنی یوم الجزا نزدیک است۔ پس اگر گفتہ شود کہ عیسی علیہ السلام بہر ہدایت ہمہ مردم زاد باشندگان روی زمین از جناب ایزدی محکوم بود درینصورت یعنی بر تقدیر تخصیص ہدایت بنی اسرائیل و باز ماندن از ہدایت اقوام دیگر معاذ اللہ نافرمانی خدا از عیسی علیہ السلام متصور پس بالضرور میتوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام مخصوص بود نہ بعموم و ہمچنین نبوت و رسالت موسی علیہ السلام کہ جز ہدایت بنی اسرائیل کاری نداشت تا آنکہ وفات یافت بخلاف حضرت خاتم الانبیاء کہ باوک مما لک چون نجاشی بادشاہ حبشہ و ہرقل فرمانفرماے روم و شام و پرویز وغیرہ کہ بر آنہا نگاشت و ہدایت نامہ ہا روان کرد و ہمہ را سوی خدا میخواند پس عموم رسالتش ثابت آرد و

یعنی تیسرا جواب ہم کہین گے بسبیل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقریر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے مقدمے سے جو اس سے پہلے مذکور ہوے کہ معجزے کا معجزہ جاننا دو صورتسے ہوتا ہے ایک تو خود عالم اور ماہر ہونا اوس فن سے جس فن کی جنس سے یہہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسے ساحر ہونا نسبت موسوی معجزون کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزون کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ اگرچہ یہہ شخص خود اوس فن سے کچھہ بہی واقف نہین مگر اوس فن کے ماہرون اور عالمون سے سن لیا ہو کہ اونکے فن سے نہین بیشک معجزہ ہے اور تیسرا مقدمہ یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کی عادت نہین جاری ہوئی کہ معجزونکے ظاہر کرنے مین جو پیغمبرون کے ہاتہہ جاری ہوتے ہین اول ہی قسم پر کفایت کیجاوے یعنی اوس فن کے عالمون ہی پر ثابت دوسرون یعنی غیر ماہرون پر ثابت نہو۔ پس ان دونون سے قطع نظر کرکے صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہین ہوتا اوپر کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہین ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبرون سے صادر ہون وے طبابت کے فن سے گمان کیے جاوین یا جادو کی جنس سے سمجہے جاوین اور دوسرے فن کی جنس سے نہون۔ کفایت کرین پس ہم کہین کہ بالتحقیق معجزہ کسی خاص فن کے ساتہہ مخصوص نہین ہوتا کہ ایک فن سے ہو نہ دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہو نہ دوسری چیز سے بلکہ جس چیز ایسے مدعی کا قدرت نرکہتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تحدی اور معارضہ کے ساتہہ مقرون ہو اور بیشک نہین انجز کہ بیشک ان مدعی نبوت علیہ الصلوۃ والسلام نے نبوت کا دعوی کیا اور ایسا کلام لائے کہ جسکے باب مین

دعوی کیا کہ دوسرا کوئی ایسا کلام نہین لا سکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس فن
بلاغت کے آگاہ اور ماہر نہین اسواسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہین ہو سکتے پس انکے
اوپر حجت بھی نہین ہوئی درینصورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر مبعوث ہوا یعنی ایسا سمجھا
جاوے کہ اللہ تعالے نے یہہ نبی ان پر نہین بھیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہہ
لکھنا ہوتا ہے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بھی قادر نہوا
سارے عربون مین سے اور اون سب نے اقرار کر لیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے
سے پس اس سے اون علیہ السلام کے دعوی کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت
ہو گئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہو گئی تو سب گورون کالون
پر یعنی ساری زمین کے باشندون پر ثابت ہو گئی اس قول الہی جلشانہ سے وما ارسلناك
الا كافة للناس یعنی ہم نے تجھکو اے رسول خدا نہین بھیجا مگر ساتھ رسالت عامہ کے جو باز رکھے
ہر کسیکو تابعداری کرنے سے دوسرے دین کے سواے دین اسلام کی۔ اور سوا اسکے اور بہ
آیتین دلالت کرنے والین اوپر واجب ہونے تابعداری اور اطاعت اون علیہ الصلوۃ والسلام
کے علی سبیل العموم اسواسطے کہ اس کلام مین جھوٹ کا احتمال تو باقی ہی نہین بعد ثابت ہونے
اونکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر سہی یعنی عرب ہی پر بسبب اونکی واقفیت کے فنون
بلاغت سے مطلب یہہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہوا اور نبی جھوٹ
نہین بولتا کسواسطے کہ خود اونکے نبیونکے صحیفون مین علی الخصوص تورات مین موجود ہے کہ خداوند
تعالے فرماتا ہے کہ جو نبی ہمپر جھوٹ بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالے نے اوس سے نہین کہی وہ
اپنی طرف سے بناکے کہے تو ہم اوسکو مار ڈالین گے اور جب یہہ مدعی رسالت مارے نہین گئے
تو بیشک ایسے نبی نے جھوٹ بنایا نہین تو سچ ہے کہ یہہ آسمانی کلام وحی ہے اور جب یہہ سچی وحی
ٹھہری تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندون پر ثابت اور متحقق ہو گیا۔ اور
جو ہم قطع نظر کرلین ان دونون مقدمون سے یعنی دو طرح سے حاصل ہونا علم بالمعجزہ اور
جاری ہونے عادت الہی جلشانہ وعم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کرین تو ممکن نہین
نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت بھی مگر اسطرح سے کہ اوس پیغمبر سے کوئی اثر

صریح متواتر جو دلالت کرے اس امر پر کہ اونکی نبوت عام ہے نسبت سارے باشندون
روے زمین کے لیکن ایسی نص متواتر کا کسی نبی سے سواے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کے ثابت کرنا مشکل بلکہ عموم نبوت اونکی مشکل ہے مترجم کہتا ہے کہ اس
تقریر کی توضیح و تبیین اسطرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی نبوت ثابت ہوجاتی ہے
تو وہ نبی سچا نبی ما؟؟ جاتا ہے اور اوس سے جھوٹے کلام کا نکلنا محال سمجھا جاتا ہے اور دشوار
پھر اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالے نے مجھکو تمام مخلوق کیطرف مبعوث اور رسول کیا ہے
اور یہہ اظہار اوس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہوجاوے تو بیشک ایسا نبی سب گروہونکی طرف
مبعوث اور رسول خدا سمجھا جاویگا اور جس نبی کے باب مین ایسی نص متواتر پائی نجاوے
تو وہ نبی ہونکا مبعوث اون خاص اوسی گروہ کے جنمین وہ مبعوث ہوا جیسے عیسی اور موسی علیہما السلام
کہ انکی نبوت کے باب مین علی العموم ہونیکی مظہر اور مثبت کوئی نص موجود نہین بلکہ حضرت عیسی
علیہ السلام کی نبوت کے خاص بنی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نص متواتر ہے یعنی نصرانیونکی کتابین
چنانکہ انجیل متی اسوقت موجود ہے دسوان باب پانچوین آیت اس عبارت سے ہے ان بارہون
یعنی اپنے حواریونکو یسوع نے بھیجا اور انہین حکم دے کے کہا کہ غیر قومونکی طرف مت جاؤ اور
سامریون کے کسی شہر مین داخل مت ہو بلکہ خصوصا اسرائیل کے گھر کے کہوے ہوے بھیڑون کے
پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ۔ اور اسیطرح
حضرت موسی علیہ السلام نے سواے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہین کی اس سے یہان
سمجھا جاتا ہے کہ اگر یہہ دونون علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتھ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قومونکو
بھی خدا کیطرف بلاتے اور جب نہین بلایا تو بیشک وے نبوت عامہ اور رسالت کافہ پر مبعوث
اور رسول تھے اور نہین تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونون علیہما السلام نے اپنی نبوت
اور رسالت کا کام پورا نہین کیا بلکہ ادھورا کیا خداوند تعالے کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
کامل نہین ہوئی اب لازمہ ایمان تو یہی ہے کہ کہین کہ یہہ دونون علیہما السلام خاص گروہ یعنی
بنی اسرائیل کے رسول تھے اور اون ہی کیطرف مبعوث ہوئے اور اونکو دعوت اور ہدایت کرکے
حجت الہی جلشانہ کی اونپر پوری کردی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجا لائے و رمبعوث نہ تھے

موسیٰ اور نیز شریعت عیسیٰ ہماری نسبت نہیں کس واسطے کہ ہم بنی اسرائیل نہیں برخلاف شریعت
محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص متواتر وما ارسلناک
الی آخر الآیۃ اور نیز بموجب آیہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علے
الدین کلہ یعنی بھیجا اللہ تعالےٰ نے اپنا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہدایت کے
اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اوسی سچے دین کو اوپر سارے دینوں کے مبعوث ہوئے حضرت
سارے اہل زمین کے اسواسطے عرب اور یہود اور نصاریٰ اور صابئون اور ہنود روم اور
حبشیوں اور ترکوں اور دیلمیوں وغیرہ قوموں پر تبعیت اون علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب ہے
تھا تھوڑا سا بیان کہ براہ ہدایت اور خیر خواہی اپنے ہم جنسوں یعنی سارے آدمیوں کی زبان پر آگیا
براہ اتمام افادہ کے تحریر ہوا واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم وھو اللہ الرحمٰن
الرحیم **عربی** لا یقال اتفاق عموم العرب علے العجز عن الاتیان بالمثل غیر معلوم واتفاق
خصوص المسلم غیر نافع اذ لا یعلم کونھم صادقین فی ھذہ الدعوی لانا نقول اولاً
بالنقض السابق فان اتفاق عموم السحرۃ والاطباء علے العجز غیر معلوم واتفاق من آمن
منھما غیر نافع **فارسی** یعنی گفتہ نشود کہ اتفاق کردن عامہ عرب بر عاجز شدن آنان از
آوردن مثل قرآن معلوم نیست واتفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمید ہد از بہر آنکہ ما نمیدانیم
آنان را در ین دعوی و گفتار راست گویندگان از بہر آنکہ جواباً بخواہیم گفت اول بنقض یا الزام سابق
باین تقریر کہ اتفاق کردن ہمہ ساحران و سراسر طبیبان بما معلوم نیست واتفاق کردن کسانیکہ ایمان
آوردند بآن دو سودی نمی دہد و ایضاح کلام چنین کہ این معنی کہ زمان اظہار معجزہ موسوی ایم
در سر بسر ساحران از آوردن کاری کہ موسیٰ علیہ السلام آورد یعنی عصا را مار کرد و دریاے نیل را برشگافت
زبون شدند و عاجز آمدند معلوم نیست زیرا کہ ہود کہ بموسیٰ علیہ السلام ایمان آوردند چنین دعوی
بر زبان دارند کاری برنیکشاید چہ احتمال دارد کہ بسبب ایمان آوردن خود چنین واجنما یند
و ہمین سان دعوی نصاریٰ خالی از شبہ نبودہ است کہ شاید جراحات این کہ باین ہود علیہ السلام
ایمان دارند این دعوی بر زبان می آرند و نیز محتمل کہ اصل کار بر دیگر گون بودہ باشد **اردو**
اور کوئی نہ کہے گا کہ سارے عرب کے باشندوں کا بالاتفاق کہنا کہ بیشک اوس زمانے کے سارے فصیح

بلیغ قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہو گئے معلوم نہین اور عربون مین سے صرف مسلمانونکا کہنا کچھ فائدہ نہین دیتا یعنی محتمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایمان لائے ہون اور یہواسی تعصب سے یہہ دعوی کیا ہو کر سارے فصیح بلیغ اسکی مثل لانے سے عاجز ہو گئے تھے اسواسطے کہ ہم ایسے دعوی کرنے والون کو اس دعوی مین سچا نہین جانتے اسواسطے یعنی اس سبب سے دین اسلام کے مخالف یہہ بات کہہ نہین سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہین اونکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق نقض اور الزام سابق کے اس تقریر سے کہ متفق ہو جانا سارے ساحرون کا اور ساری طبیبونکا اس امر پر کہ وے عاجز ہوئے تھے لانے سے مثل اون کامونکے جو اون دونون علیہما السلام سے ظاہر ہوئے تھے ہمکو معلوم نہین اور یہود کا دعوی مفید نہین بسبب ایمان لانے انکے کے موسی علیہ السلام پر اور ایسے ہی دعوی نصرانیون کا جو ایمان لائے اوپر حضرت عیسی علیہ السلام کے وثانیا یکفی اتفاق من یجزم العقل بعدم تواطئھم علی الکذب وان کان قلیل من المسلمین منہ اذ المقصود حصول العلم بالعجز عن الاتیان بالمثل فاذا جزمنا بعدم التواطی علی الکذب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منھم ایضا یعنی جواب دوم این ست کہ کفایت میکند مسلمانرا اتفاق گروہی کہ عقل بالجزم حکم میکند باز وار دستفق نبودن آنان بر کذب واگرچہ این گروہ کمتر شمارہ باشند از میانہ آنان یعنی از جملہ عرب از براکہ مقصود حاصل شدن علم ست بعاجز بودن آنان از آوردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہر گاہ عقل بالجزم حکم میکند بر عدم توافق و مواطات بر کذب نسبت این گروہ پس حاصل میشود بار الیقین از خبر مدعی از آنان نیز اردو ترجمہ دوسرے یہہ کہ اتفاق کر لینا ایک ایسے گروہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے کہ سارے کے سارے جھوٹی بات پر متفق نہین ہو سکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گروہ ہو عرب کے مسلمانون مین سے پس جس حالت مین کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق نہونے پر اوپر ایک جھوٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہونا خبر اوس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا اونمین سے هذا مع اشتمال القرآن علی کثیر من الاخبار عن المغیبات کما لا یخفی علی المتتبع فیہ دایما یوید کون القرآن من اللہ تعالی التفکر فیہ والنظر فی رموزہ ودقائقہ من العلم المرموزۃ والحکم المشتمل علیہا مع النظر فی بیان الشریعۃ المتینۃ وحاصل الشریعۃ

تعظیم الله تعالے والثناء علیه والانقیاد بطاعته وصرف النفس من حب الدنیا والترغیب فی سعادة الآخرة ولا طریق الی الله تعالے الا من هذا الوجه **فارسی** و این که مذکور شد پیوندیده و یکجا شده است بر شامل بودن قرآن مجید بر بسیاری از غیبیات یعنی خبر دادن از عالم امور که بهنگام اخبار نشانی از آن پدید نبود بعد از آن بر طریق اصوب و سبیل احسن جلوه فروش پیدائی شدند همچو قوله تعالے اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها والله یحکم لا معقب لحکمه وهو سریع الحساب در پاره سیزدهم در رکوع اخیر سوره رعد یعنی چه نمی بینند آنان که ما زمین را کم میکنیم از سو ہاے آن و ایزد تعالے حکم میکند و کسی پس انداز نده نیست فرمان او را او تعالی زود حساب است - باید دانست که این خبر دادن ست از مفتوح شدن ممالک عجم از شام و روم و ایران و دیگر اقالیم که بر اسلام کشوده شد و زمانی که این آیت نازل شد جز معدودی از کسانی که باسلام مشرف شده از مشرکان همه بر بیم جان بودند پس آنگاه کدام قرینه بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیعه و در دست آوردن بلاد فسیحه پیدا بود و همین سان دیگر اخبار بالمغیبات موجود اند ایراد آن درین مختصر برنسزد آن چنانکه پژوهشگری که جاویدان در آن روزگار درین پژوهش بود پنهان نخواهد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و واشگافتن رموز و دقائق آن و حکمتهائی که این آسمانی نامه بر آن مشتمل ست با نظر کردن در بنای شریعت که درین مقدس کتاب جا یافته تائید میکند منزل من الله بودن آنرا و حاصل شریعت تعظیم خداوند تعالے و ستایش آن یگانه خدا و طاعت کردن بفرمان آن داور دادار و باز گردانیدن نفس ست از دنیا و راغب و خواهش کردن آن در حصول سعادت اخروی ست که جز آن راهی بخدا رسیدن نیست - مترجم گوید که مقصود حضرت مؤلف رحمه الله تعالے همین ست که افزون از بلوغ قرآن مجید باقصی مدارج بلاغت که بلغاء عدنان و فصحای قحطان و سائر خطبای عرب را از آوردن مثل عاجز و درمانده کرد در قرآن مجید اخبار بالمغیب یعنی پیشین گوئیها اند که جز عالم الغیب والشهادة دانای نهان و آشکار دیگرے را بیرون از توانستن و خارج از حیطه مقدرت ست درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکه انموذجی از آن مذکور شد معهذا هرچه مقصود از رسالت و خواسته از نبوت بود یعنی اعراض و استکراه از زخارف دنیا و اقبال

و برو آوردن سوی خداوند تعالے لا بتکمیل حکمت نظری یعنی درستی عقائد حقہ و تہذیب اخلاق
و تحسین اعمال و خجستگی افعال بجناب دارای ہستی خداوند تعالے نیایشگر پیاساز کردہ و لبستن و
بہ بجا آوردن فرمانہا و باز ماندن از نافرمودہ دیدہ کشادن و ہنگام و دوری گزیدن روان از
کالبد خاکی بمینوی پاک جا گزیدن و جاویدان جاوید در آن ستودہ ایوان فرخندگی سامان آرامش
گزین آمدن بر وی کہ گاہی و زنہار بیرون بر آمدن از چنین شادمانی کاشانہ جاودانی خانہ
متصور نبود و بدیدار خدای ہستی و ہمنشینی با سرورشان پاک و دیگر ستودگان و فرازین رتبتان
کوی خاک کہ حضرات انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام باشند و معاشرہ صدیقان و
شہیدان بشادمانی کہ گفتن آن بزبان راست نیاید و جز رسیدگان آن فرازین گاہ دیگری
بآن راہ بردن و بتن بود آن دریافتن نتوانند شادمانہ جاودانہ زیستن و بمراد تکمیل این مقصود
درین خاکی جہان آرامش و آسایش پدید آمدن بضبط قوانین عدالت بار و وضع ضوابط اجرا
آثار مصالح را پدید آمدن و مفاسد را پنہان گردیدن و اساس برکندہ شدن ہمہ و سراسر
درین خداوندی کتاب معجز خطاب میتوان دریافت بر وشیکہ مقصودی از مقاصد و مسعودی
از مصالح از آن متروک نماندہ و بسوی کتابی دیگر کہ از آسمان فرود آید و نیز بسوی پیغمبری از
پیغمبران کہ بعضی از احیان و عصری از اعصار تا روز جزا بر درجہ رسالت و نبوت پا کشاید حاجتے
نماند بس وجدان این مقاصد درین آسمانی نامہ موید تصدیق ست باین بیان کہ ہمانا این
ہمایون نامہ خداوندی گفتار راس المعجزات ست نازل شدہ از فرگاہ حضرت خالق کائنات
رب الارض والسموات **اردو** اور ساتھ اسکے یعنی ساتھ کمال اعجاز قرآن مجید کے شامل ہونا
قرآن مجید کا اوپر بہت سے اخبار عن المغیبات یعنی اون پیشین گوئیوں کے کہ اول جنکا کوئی پتہ
اور نشان و قرینہ موجود نتہا بلکہ کافرون اور منافقون اور مشرکون کے خیال مین بالکل محال
عقلی اور ممتنع عادی سمجھے جاتے ہین قرآن مجید مین مذکور ہین اور پہر ویسے ہی ظہور مین آئے
جیسے کہ جسوقت صرف چند آدمی ایمان لائے تہے کہ جنکی تعداد چالیس مرد و عورت سے زیادہ
نہ تہی اور وہ بہی ضعیف و بمقابل مشرکون قریش کے کسی شمار مین بہی نہ تہے چہ جای دوسرے
قبائل عرب کہ بت پرست اور بد دین تہے اور اکثر یہود اور نصاری اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سرمایہ غلبہ کا موجود نہ تھا آیت قرآنی نازل ہوئی اولم یروا انا ناتی الارض ننقصہا من اطرافہا واللہ یحکم لا معقب لحکمہ وھو سریع الحساب یعنی کیا نہیں دیکھا اونھون نے کہ ہم آتے ہین زمین پر جس حال مین کہ ہم کم کرتے جاتے ہین اوسکو طرفون سے اور اللہ تعالے حکم کرتا ہے اور کوئی اوسکے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہین یعنی ہم کیونکر ٹلے کرتے ہین زمین مراد یہہ کہ زمین کی طنابین کھینچکر ہاتھہ مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اون کے جانشینون رضی اللہ تعالے عنہم کے ہاتھہ مین دے دیتے ہین پس موافق اس اخبار عن الغیب یعنی پیشین گوئی کی صرف کچی برسون مین سارا عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت برباد ہوئی اور اسلام کے جوانمردون نے ایسے ایسے بادشاہون کے جنکے لشکرون اور خزانون اور سامانونکا کچھہ شمار و حساب ہی نتھا بارصف دعوی جہان کشائی اور جھوٹے دعوی کشورگیری اور فرمانروائی کے جنکی پندار اور وہم مین پڑکر خدا سے غافل تھے اور اپنے آپکو مالک زمین کا وہم کرتے تھے لاٹھیان مارکر مار ڈالا اور اونکے سارے سامان سلطنت اور اونکے خزانے اور دفینے سیکڑون اور ہزارون برسون کے لشکر اسلام کے مجاہدون حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوۃ والسلام کے پیرون کے نصیب ہوئے اونکے پردگیان مشکوی شاہی اسلام کے غازیون کی لونڈیان بنین تاریخی کتابین نصرانیون اور اسرائیلیون کی جو سراسر دلی دشمن ہین اسلام کے اور جراحت رسیدہ اور زبان کشیدہ ہین اسلامیون سے موجود ہین اور غزوات اسلامی جو علمای اسلامیہ نے بہت صحت اور سند کے ساتھہ ہو بہو بے تفاوت اور بدون کمی بیشی کے لکھے ہین بینہ ناطق اور شاہد صادق موجود ہے جسکو شک ہو وہ مخالفون کی تاریخین اور اہل اسلام کے غزوات اور جہادات کی کتابین دیکھہ لے کہ ان کتابون کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی گروہ کی تاریخین گواہ ہین جھٹلانے والے کو جھٹلا کر علی رؤس الاشہاد یعنی سبکے روبرو برسر محکمہ عدالت جھوٹون کو جھوٹا اور سچونکو سچا صاف ظاہر کرتے ہین دوسری آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفی باللہ شہیداً یعنی وہ خداوند ایسا ہے جسنے بھیجا اپنا رسول ہدایت کے ساتھہ اور دین سچے کے ساتھہ تاکہ غالب کرے اوس دین کو سب دینون پر دیکھو جہاد سنانے یعنی تلوارون اور نیزون کے زور سے اور جہاد لسانی یعنی سچی دلیلون اور قطعی برہانون سے جو قرآن مجید مین موجود ہین

یہہ پاک دین کیسا جلد ساری جہوٹی آیتون اور گمراہی ملے ہوئے دینون پر غالب ہوگیا اور اس پیشین
گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکہائی سارے چہوٹے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے
بجہہ گئے جسکو اللہ تعالے نے پکی سمجہہ دی تہی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ عنایت کیا تہا لاکہون
اس دین مین داخل ہوئے اور ولی اور قطب بنی اور جو نادان عقل سے بے نصیب تہے اور اون کا
جہنمی رہنا تقدیر آلہی مین تہا وے گمراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئیان قرآن مجید کی ایسی
ہی ہین چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کا اپنے دوسرے رسالہ مین جو ابہی جلد انشاء اللہ تعالے ابراد
تفصیل ایسے ایسے اجمالون کی تالیف کرکے اسی ترجمہ کا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا اس سے زیادہ خبار
بالمغیبات صاف ظاہر کر دونگا کہ جس سے سوائے مردنا انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور
کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے راس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے مین
شک نہ ہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکہہ سے دیکہہ لین بتوفیق اللہ تعالے وحسن ارادت پہر
ایسے اخبار عن المغیبات موئکد ہین جیسے کہ پوشیدہ نرہیگا اوپر ڈہونڈنے والے سچے کے اور نیز
تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اسمین فکر کرنا اور اسکے
رمزون اور دقیقون کو نظر کرنا اور اون علمون اور حکمتون کا جو اسمین رکہے گئے ہین اور جنکو
یہہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اوسکے سوائے بیان شرائع اور انبیاء میں
جو اسکے کلمات مقدسہ مین ثابت اور راسخ ہین اسواسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم آلہی جل شانہ
اور اوسکی ثنا اور حمد اور اوسکے حکمون کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکہنا دنیا کی محبت
سے اور رغبت دلانا طرف سعادت اخروی کے اور کوئی سبیل نہین اللہ تک پہونچنے کی سوائے
اسوجہ کے - مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے حکیم مطلق ہے
اور حکیم کوئی ایسا کام نہین کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر
عمیق ظاہر ہوا کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالے نوع انسان میں
سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کرکے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندون کے واسطہ او
وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہہ خاص برگزیدگی دوسرے بندونکو جنکی راہنمائی اور ہدایت کے
واسطے بہیجے گئے ہون اونکی مصلحتون سے جو دنیا اور دین مین مفید ہون واقف اور آگاہ کرکے

اونکو نجات کا راستہ بتاوین اور دوزخ کی آگ سے بچاوین اور جنت کے پہنچنے والے اونکو
بتاوین اور یہ کام حاصل نہین ہوتا بدون اسکے کہ پیغمبرون کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضائل
جیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کامون اور اپنے حفظ ناموس اور مال کیواسطے دلیری
کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام مین لانا اور ان فضائل کی ضدون سے جنکو رذائل کہتے ہین
برکنار رہنا یعنی وہمی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدون سے بچنا اور فسق و فجور اور دنیا کے بیہودہ
کامون اور اوسکی محبت سے جو ساری خطاؤن اور سب گناہون کی جڑ ہوتی ہے پرہیز کرنا اور
شرائع اور عبادتون کے طریقے اور معارف کی رمزین سمجھنا اور ہر کام مین اور ہر حال مین ایک
ایک خدا بےمثل اور بے ہمتا کا آشنا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوون سے
محترز اور مجتنب رہنا کہ جس سے بروقت پہونچنے مقدار اجل کے جو ہر جاندار کیواسطے ناگزیری
اور ضروری ہوتی ہے اس خاکی گہر سے پاک صاف جانا اور پاک بہشت مین جو پاکون کے
واسطے ہمیشہ کا ٹہکانا ٹہرایا گیا ہے ہمیشہ ہمیش خوش رہنا۔ پس یہہ سب باتین قرآن مجید مین ایسے
کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہین کہ اہل عقل انکو سمجھکر صاف دلسے ایمان لاتے ہین
چنانچہ مین ہیچ میرز خاکسار مترجم اس رسالہ کا انشاء اللہ تعالے اپنے ضمیما اور ملحقہ مذکورہ مین چند
آیتین قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کرونگا جس سے ثابت ہو جاوے کہ قرآن مجید
مین سے اگر اسیقدر آیتین نازل ہوتین تو اہل ایمان کیواسطے دنیا اور دین مین کافی اور وافی
ہوتین مگر عادت الہی جلشانہ بمقتضاے حکمت بالغہ جسکے کنہ اور بہید سے وہی غیب دان حکیم مطلق
آگاہ ہے ساتہہ کمال تفصیل اور توضیح کے جاری ہوئی ہے کہ جس سے بندے تفصیل و اجمال و ابہام
و تصریح مکرر سے کر سمجہلین اور اللہ سبحانہ تعالے کی حجت بخوبی تمام ہو جاوے اور جو اپنی بدبختی
اور شیطان لعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہون کے اغوا اور گمراہ کرنے سے نمانین اون کو
بروقت سزا و جزا اور پیش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نرہی اور اسکے سوا چند آیتون
کی رمزین اور دقائق اسرار بہی بیان ہونگے انشاء اللہ تعالے عز و جل **هذا باب النسبة الی
المعجزة التی جعل هذا النبی اصلا لاساس الاسلام** **فارسی** این همه که گفته شد نسبت
آن معجزه است که این نبی علیه الصلوة و السلام آنرا بنیان قرار داد بهر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

اُردو در اریہ کلام بہ نسبت اوس معجزہ کے ہے جسکو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل اور
بنیاد ٹھہرایا واسطے اسلام کی عمارت کے عربی واما سائر معجزاته وخوارق عاداته میتاً
حیا صغیرا وکبیرا فهی اکثر ان تحصی حتی ضبطها بعض علمائنا الاعلام فی اربعة آلاف
واربعمائة واربعین وبعضهم ضبطوا خصوص المعجزات فی الف لا انقص وکاد ان یبلغ
بعضها حد التواتر کانشقاق القمر وتسبیح الحصی فی یده واجراء الماء من اصابعه و
تکلم الحیوانات معه وتظلمها بحضرته واشباع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلك
الا ان الانصاف ان شیئا منها لا یبلغ حد التواتر بحیث تطمئن بها النفس ولعل السر فی
عدم انضباطها من قدماء الاصحاب عدم اعتنائهم بها لوجود القرآن العظیم بینهم
وتنزیله یوما فیوما فلا یلتفتون معه الی ما هو دونه فی نظرهم فان الاصحاب کلهم
فصحاء العرب وکلهم آمنوا باعجاز القرآن لعلمهم برموز الفصاحة ودقائق البلاغة فکل آیة
لهم برهان متین وکل سورة فی نظرهم ثعبان مبین وکل قصة وحکایة عندهم بیضاء
للناظرین فکانوا یهتمون فی امر القرآن واهتمام الوحی به غایة الاهتمام کما نقل ان کاتب
الوحی منهم جمع کثیر ولا یشعرون الی انه سیاتی اقوام من الاعاجم وغیرها غیر مدرکین
لاعجاز القرآن فلو ضبطوا غیره من المعجزات لکان النفع لهم مع انه لا یکون ضبط سائر
معجزاته بانقص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما ستطلع علیه اذا سائر مشترك فی عدم
بلوغه حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیه السلام لا یکون الا اثنین او ثلثة
ولم یبق من الیهود فی زمان بخت نصر من یحصل من خبرهم العلم بالنسبة الی
معجزات موسی علیه السلام وغیرهما من الانبیاء حالهم معلوم منها **فارسی** امّا سائر
معجزات وخوارق عادات آنحضرت صلعم صادره زمان وفات شریف وهم حین حیات مبارک کودکی
هنگام وکلانی زمان پس آن بیش از آن اند که احصار وشمار کرده شوند تا اینکه بعضی از علماء نامور ان
تا در چار هزار و چار صد و چهل منضبط کردند وبرخی خصوص معجزات را در یکهزار بی کم ازین بخیر ضبط
آورده اند وبعضی ازین معجزات قریب بحد تواتر رسیده اند همچو دو پاره شدن ماه وتسبیح خواندن
سنگریزه در دست مبارک آنحضرت صلوٰة اللہ وسلامه علیه وروان شدن آب از انگشتان

آن رالاجابت وگفتار کردن جانوران با آن علیه الصلوٰة والسلام ورد دخواستن جانوران از آن حضرت
قدسی رتبت وسیر کردن جماعتی کثیر را بطعامی قلیل وجز از ین مگر انصاف اینست که چیزی از آن بحد
تواتر نرسید بر دست که نفس را بآن طمانینت پدید آید وشاید سر پنهان در از نهان در منضبط نشدن
معجزات از قدر یار اصحاب رسول الله صلعم رضی الله عنهم توجه نداشتن آنان بآن معجزات باشد
بسبب موجود بودن درمیان آنان معجزهٔ قرآن مجید ونازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگواران
التفات نداشتند سوی آنچه کمتر از ان یعنی کم از قرآن مجید بوده اند در نظر آنان پس هر آئینه اصحاب
والامقام سراسر و بالتمام فصیحان عرب بودند وایمان آوردند باعجاز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
خودشان از رموز فصاحت ودقائق بلاغت پس هر آئینه از بهر آنان برهانی بود همه استوار در هر
سوره در نظر آنان ثعبان مبین یعنی چون معجزهٔ موسی علیه السلام که چوبکی اژدها پیکر شد و هر قصه و
حکایت نزدیک آنان ید بیضای بود از بهر نگرندگان یعنی دویمی معجزه موسی علیه السلام پس اهتمام
داشتند در کار قرآن مجید ومنضبط ماندن وحی اهتمام کلی وتوجه وافی آنچنان که منقول ست که
از میانه اصحاب کرام نویسندگان بسیار بودند وآگاه نبودند از ین که نزدیک ست که عجمیان و
دیگران جز این عجمیان تا در یابندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر افزودن از قرآن مجید
دیگر معجزات راهم منضبط میکردند همانا سود بار تر آمدی از بهر آنان یعنی اعجام و با این همه منضبط شدن
همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منضبط شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه تو
بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در نارسیدن بحد تواتر یعنی آنچنانکه معجزات
سراسر انبیاء علی نبینا وعلیهم الصلوٰة والسلام بحد تواتر نرسیده اند همچنین معجزهٔ حضرت خاتم الانبیاء
صلعم بحد تواتر نرسید جز معجزهٔ اعلیٰ راس المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تواتر فراز تر آمده
خود عیان ست پس هر آئینه ضبط کنندگان معجزات حضرت عیسی علیه السلام نخواهند بر آمد مگر دو یا
کس واز یهود در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که از و حاصل شود علم نسبت معجزات موسیٰ
و جز این هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلوم ست از ین هر دو - مترجم گوید غفر له الله تعالیٰ
که آنچه مولف رحمه الله می فرماید بقوله اذ السائر مشترک فی عدم بلوغه حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
پیشین و نیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سوای معجزهٔ قرآن مجید همه مشترک اند در نارسیدن

بجهد تواتر گفتاریست که بروش مسامحت و مجاراة یعنی ارخاء عنان منکران که بروش مناظره است
برآمده ورنه معجزات حضرت موسی و عیسی و نیز دیگر انبیاء علیهما السلام نسبتی ندارند با دیگر معجزات
رسول الله صلعم که علاوه معجزه قرآن مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسوی را که کتاب
توراة مبین آن تواند شد مبینی نگارنده پدید نیست باین ایضاح که این کتاب موجود زبان پاک
علماء مسیحیه تراجم آن بالسنه مختلفه متعدده چون عربی و فارسی دارد و بکمال وثوق و تصحیح خودشان
شایع کرده اند دریافته نمیگردد که درکدام زمان بعد از موسی علیه السلام مدون شده زیرا که در فصل
سی وچهارم از کتاب سفر توریة موسی این عبارت ست پس موسی بنده خداوند در آنجا بزمین
مواب موافق قول خداوند وفات کرد و او را او در زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کرد و هیچکس
از مقبره او تا امروز واقف نیست انتهی عبارت ترجمه فارسی توریت مطبوعه سنه یکهزار و هشت
صد وچهل وپنج مسیحی ترجمه کرده ولهم گلن قسیس - پس از کلمه تا امروز صاف مستنبط میشود که این
کتاب پس از بسیار گذشتن روزگاران روزگار دم در اعصار و ادوار مدون شده نام مدون
محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام راوی هرچند مجهول الاسم و مجهول الحال و مجهول العدالت بود اصلاً
زنهار مذکور نیست و نیز هرگاه بعد وفات موسی علیه السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
شدند و مورد غضب الهی آمدند نشان توریت از میان آنان گم شد و بعد از روزگارے
دراز در سال هژدهم از زمان سلطنت یوشیاه پادشاه اسرائیل از خانه خدا یعنی اورشلیم که در آن
بتان نهاده بودند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریت ست چنانکه در ترجمه فارسی
توریت مذکوره بالا در فصل بست ودوم از آیت هشتم تا یازدهم مذکورست ملخصاً عبارت ترجمه
مذکوره هذه سند آمی آرم و حلقیاه کاهن بزرگ بشافان کاتب گفت که کتاب توراة را در خانه خداوند
یافتم و حلقیاه آن کتاب را بشافان داد که آنرا خواند و شافان کاتب نقل کرده بملک گفت که
حلقیاه کاهن کتابی رابمن داده است و شافان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد که بمجرد
شنیدن ملک کلام توراة لباس خود را درید - و علی هذا القیاس حال معجزات عیسوی زیرا که
اناجیل آنان پس از قرون و ادوار نوشته شده پس معجزاتیکه باخبار احاد هم مذکور نشده باشند
وحال کتب آنها چنین بود با معجزاتیکه رسانید معتبره و رواة ثقه بیانش را کفیل نشده باشند هرچند

خبر متری ازان بحد تواتر رسیده باشد چه نسبت باشد که در عدم بلوغ بحد تواتر بپایهٔ اشتراک برسند داین
اجمال مر تلو یحا بلیغا گفته شد تا ان فرزند ارکنا د مقتضی زیادت تفصیل است اما محل فرآن نیست زیرا که
اختصار ترجمه مقصود اہم ست بنا بر علیه بر ہمین قدر اکتفا کرده شد اُردو لیکن اور سب معجزات اور
خوارق عادات آنحضرت صلعم کی جو زمان وفات اور زمان حیات اور وقت کم سنی اور زیادہ عمری کے
ظہور مین آے وے اس سے زیادہ ہین کہ گنے جا دین حتی کہ ہمارے بعضے نامور عالمون رحمہم اللہ تعالے
نے چار ہزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کیے ہین اور بعضون نے خاص معجزے یعنی بڑے بڑے
ضبط کیے ہین ایک ہزار نہ کم اور نزدیک ہوئے ہین کہ بعضے ان معجزون مین سے تواتر کی حد تک پہونچ
جاوین جیسے کہ شق القمر کا معجزہ اور کنکریونکا تسبیح پڑہنا ہاتہ مین آنحضرت صلعم کی اور پانی کا جاری
ہونا اوس چشمۂ فیض آلہی کی انگلیون سے اور گفتگو کرنا جانورون کا آنحضرت صلعم سے اور فریاد کرنا
اور داد چاہنا جانورونکا اوس سرور کائنات سے اور تہوڑا سا کہانا کہلا کر سیر کر دینا بہت سے آدمیونکا
اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلعم سے ظہور مین آئے مگر انصاف یہہ ہے کہ کوئی معجزہ
ان معجزون مین سے یعنی سواے معجزہ قرآنی کے تواتر کی حد تک نہین پہونچا ایسا کہ جس سے نفس کو
طمانینت حاصل ہو اور شاید بہید منضبط نہونے مین معجزون کے قدیم اصحابون رسول اللہ صلعم سے
یہہ ہو کہ وے بسبب ہونے اعلے معجزہ قرآنی کے جو اونمین تہا توجہ اور التفات نکرتے تہے طرف دوسرے
معجزون کے اور چونکہ روز بروز آیات قرآنی نازل ہوتی تہین یعنی ہر آیہ ہر ایک عجیب معجزہ تہی اسواسطے
التفات نکرتے تہے طرف ادنی ادنی معجزون کے جو اونکی نظر مین مقابل ایسے اعلے معجزہ دائمی موجود کے
کسی پایہ مین نہتی پس تحقیق سارے اصحاب رسول اللہ صلعم عرب کی زبان فصیح تہی اور قرآن ہی کا معجزہ
دیکہکر ایمان لائے تہے کسواسطے کہ وے جانتے تہے فصاحت کی رمزین اور بلاغت کے دقیقے پس ہر آیت
اونکے واسطے ایک مضبوط اور مستحکم برہان تہی اور ہر سورہ ایک ظاہر ثعبان تہی یعنی ہر سورہ کو معجزہ ہونے
مین ایسا جانتے تہے کہ موسی علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکہلایا ہے جو اژدہا کی صورت بنگئی تہی اور ہر
قصہ اور حکایت قرآنی اونکے نزدیک بیضا للناظرین تہا یعنی مثل ید بیضا جو دوسرا معجزہ تہا حضرت
موسی علیہ السلام کا پس وے یعنی اصحاب والا مقام رض نہایت اہتمام اور غایت توجہ رکہتے تہے
قرآن مجید کے کام مین اور وحی کے منضبط رہنے مین جیسے کہ منقول ہے کہ انہین سے وحی کے لکہنے والے

بہت سے تھے اور اونکو خبر نہتی کہ عجم کے رہنے والے اور سوا انکے اعجاز کے نجاننے والے آوینگے پس اگر
سوا سے قرآن مجید کے اور معجزے بہی منضبط ہوجاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نجاننے
والون قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزون رسول اللہ صلعم کا منضبط ہونا کم نہین منضبط
ہونے سے سارے پیغمبرون کے معجزون سے پس بالتحقیق ضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے
اور لکھنے والے حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزون کے نہین مگر دو یا تین اور یہود مین سے تو
زمانہ بخت نصر مین کوئی ایسا باقی نرہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسی کا یعنی احبار اور علما انکے
مقتول اور مفقود ہوگئے اس حال مین معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابہی جلد مطلع ہوگا تو اس سے پس
اسوقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبرون کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلعم کے سوا سے
قرآن مجید کی حد تواتر تک نہ پہونچنے مین شریک ہین یعنی جیسے وسے معجزے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ایسے
ہی یہہ معجزہ بہی اور حال دوسرے پیغمبرونکا معلوم ہے اون دونون علیہما السلام سے یعنی جب ان کے
معجزے تواتر کی حد تک نہین پہونچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعید زمانے کے پیغمبرون
کے معجزے حد تواتر تک کیونکر پہونچین - مترجم کہتا ہے اللہ تعالے اسکو بخشے کہ یہہ فرمانا مولف رحمۃ اللہ تعالے
کا کہ دونون یعنی سارے معجزے سب پیغمبرون کے اور سوا سے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت
خاتم الانبیا صلعم کے شریک ہین حد تواتر تک نہ پہونچنے مین صرف بطور مسامحت اور مجارات کے ہین یعنی
ڈہیلی باگ چہوڑنا مناظرکا اور نہین تو ایسے معجزے کہ جنکا کوئی راوی معلوم نہوا اور معجزون کی کتاب کا
مؤلف اور مدون مجہول ہوا اور یہہ کتابین قرنون اور مدتون کے بعد لکہی گئی ہون کیونکر
شریک رکہہ سکتے ہین ساتہہ اون معجزون کے کہ جنکے راوی ثقہ اور اسنادین موجود اور کتابونکے
مدون اور مؤلف معلوم الاسما اور معلوم الصفت اور معلوم العدل ہون یعنی معجزات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتابین کہ اگرچہ اکثر اونمین سے تواتر کی حد تک نہ پہونچے ہون مگر باعتبار
اسناد معتبرہ اور راویون ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہین اب اس امر کا کہ اگلے پیغمبرون
کے معجزونکی کتابین جنکے ترجمے مسیحی عالمون نے متعدد اور مختلف زبانون مین اپنے نزدیک بہت تحقیق
اور تصحیح کے ساتہہ چہاپکر شایع اور مشہور کیے ہین اصلا اطمینان کے قابل نہین ہوسکتے کسواسطے کہ بڑی
معتبر انکے نزدیک توریت ہے جو اونکے عقیدے مین انجیل کے ہمپایہ ہے اور اسکا حال یہہ ہے کہ سفر منتہی

توریت دسوین باب کی پانچوین آیہ یہہ ہے پس موسی بندہ خداوند در آنجا بزمین مواب موافق قول خداوند وفات کرد و اورا در زمین مواب در برابر بیت فعور دفن کرد و ہیچکس از مقبرہ او تا امروز واقف نیست فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سنہ یک ہزار و ہشت صد و چہل و پنج مسیحی در دار السلطنت لندن برع ترجمہ کردہ ولیم گلن پس یہ پس تا امروز کے لفظ سے صاف سمجہا جاتا ہے کہ یہہ کتاب اوس زمانے مین لکہی گئی کہ حضرت موسی کے مقبرہ کا کوئی نشان بہی باقی نرہا تہا اور یہہ امر نہین ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے گذر جاوین پس اس زمانہ تک کسکو یاد رہتا ہے ۔ اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل سبکے سب دین موسی سے پہر کر بت پرست بنگئے تہے اور بیت المقدس مین بت رکہدئے تہے اور توریت کا ذکر بہی یاد نرہا تہا اوسوقت کسی بتخانہ سے ایک کتاب ہاتہہ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ توریت مین کتاب دویمی ملوک کی بائیسوین فصل مین مذکور ہے کہ اٹہارہوین سال سلطنت یوشیاہ بادشاہ بنی اسرائیل کے اورشلیم مین سے جو بتخانہ بنگیا تہا ایک کتاب ہاتہہ لگی یعنی تورات آہشم وحلقیاہ کاہن بزرگ بشافان کاتب گفت کہ کتاب تورات را در خانہ خداوند یافتم وحلقیاہ آن کتاب را بشافان داد کہ اورا خواند پس شافان کاتب بملک نقل کردہ گفت کہ حلقیاہ کاہن کتابی را بمن دادہ است وشافان آن را بحضور ملک خواند ملک بمجرد شنیدن لباس خود دریدپس جب توریت کا حال یہہ ہو کہ بسبب بت پرستی بنی اسرائیل کے گم ہوجاوے اور قرنون اور زمانون کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کہتا ہو کہ یہہ کتاب توریت ہے تو اوسکے مندرجون اور معجزون کا جو اوسمین مذکور ہون کیا اعتبار اور ایسے ہی نصرانیونکی کتابین جنمین معجزات عیسوی مذکور ہین قرنون کے بعد تالیف ہوئے ہین یہہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابون سے ثابت ہے بخلاف معجزات محمدی صلعم کہ جنکی معتبر کتابین علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادون سے موجود ہین اور یہہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہہ مختصر ترجمہ اوسکا محل اور مقام نہین اسواسطے مین مترجم انشاء اللہ تعالے اپنے دوسرے رسالہ مین جسکو اسکا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دونگا ایسا واضح و بالتفصیل باسند لکہونگا کہ با انصاف سمجہدار پسند کرینگے **عربی** لا یقال فقد حصل لکم العلم بمعجزات السائر من القرآن المعلوم عندکم کونہ من عند اللہ تعالے فقد حصل لکم الفرق بین سائر معجزاتہ ومعجزات السائر بالعلم فی الثانی دون الاول لانا نقول لا نعلم بمعجزات موسی وعیسی علیہما السلام قال بہما الیہود والنصاری وہما اللذان لم یومنا بنبینا علیہ السلام

بل انا قلنا بمعجزات موسی و عیسی اللذین قالا بنبوة نبینا و کم بینهما من الفرق **فارسی**
و گفته نشود که هر آئینه حاصل شد شمارا علم معجزات همهٔ انبیاء سابقین از قرآن مجید که بودنش از بر خدا تعالیٰ
معلوم شماست یعنی نص قرآنی همچون معجزات موسوی از انقلاب عصا بصورت ثعبان مبین و معجزهٔ
بیضاء للناظرین و تفریق و تلفیق بحر و معه اجراد و قمل و دم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
قرآن مجید مذکور اند و علی هذا القیاس معجزات عیسوی از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتی و جز دیگر معجزات
که منصوص قرآنی اند پس حاصل شد شمارا فرق و تمیز در میانهٔ سائر معجزات آن نبی صلی الله علیه و آله
و سلم یعنی بجدیکه اثر نارسیدن آنها خود باعتراف شماست و در میانهٔ معجزات سائر انبیاء علیهم السلام که
مذکور فی القرآن اند از بهر آنکه علم جازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیاء باخبار خداوند
تعالیٰ و من اصدق من الله قیلاً آنی معجزات اول یعنی سائر معجزات رسول الله صلعم سوای قرآن مجید
که علم قابل اطمینان نفس بآن یافته نمیشود از بهر آنکه جواباً می توانیم گفت که ما معجزات آن عیسی و موسی که یهود
و نصاری نسبت آنان ذکر میکنند که بر نبی ما خاتم الانبیاء صلعم ایمان نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
نداده اند و خبری نکشاده اند آگاه نیستیم بلکه ما قائل و معترف استیم بمعجزات آن موسی و عیسی علیهما السلام
که ایمان داشتند به نبی ما صلی الله علیه و سلم و بشر بودند بقدوم مبارک آن سید المرسلین صلعم پس بنگر که
چه فرق ست در میانهٔ آن هر دو - مراد کلام چنین ست که در قرآن مجید از حال عیسیٰ ع آنچنانکه اخبار ست
از ابراء اکمه و ابرص و احیاء موتی همچنین اخبار ست از ینکه عیسی علیه السلام بشارت رسان آمد که پس از من رسولی
خواهد آمد که نامش احمد خواهد بود و در کتب مذهبی نصاری بکلمهٔ فارقلیط که بمعنی محمد ست ازان تعبیر رفت و ترجمه
در اسماء آنزمان مروج بود آنچنانکه در توریت بسا مواضع شاهد این رواج ست - پس اگر صاحب این معجزات
منصوصه قرآنی آن عیسی علیه السلام ست که مبشر شد بقوله مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد یعنی خواهد
آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد ست پس مسلم بحالش تصدیق میکنیم و بایانش می پذیریم برین تقدیر نبوت
نبی ما صلعم ثابت و معجزات عیسی علیه السلام مذکورهٔ قرآنی مومن به ماست و الا فلا و همین سان در بارهٔ موسیٰ ع
گفتار را اجمال ست **اردو** اور نہ اجاوے یعنی یہود و نصاریٰ اعتراضاً نہیں کہہ سکتے یہہ بات کہ
تمکو اہل اسلام علم جازم حاصل معجزون سارے انبیاء سابقین کا خود قرآن مجید سے جسکا خداوند تعالیٰ
کی بارگاہ سے ہونا تمہارا معلوم یقینی ہے پس حاصل ہوا ہمکو فرق درمیان سب معجزون اپنے نبی کے

اون معجزون سب انبیاء کے اسواسطے کہ اون یعنی سب معجزون سارے پیغمبرون کی نسبت ہمکو علم جازم یقینی
قرآنی حاصل ہے بہ نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزون نبی تمہارے کے کہ سوائے قرآن مجید کے
اونکا حد تواتر تک نہ پہونچنا خود تمہارے بیان اور اقرار سے ثابت ہے اسواسطے کہ ہم جواب کہہ سکتے
ہین کہ یہود اور نصاری کے عیسی و موسی کے معجزے ہمکو ہرگز معلوم نہین جن موسی اور عیسی کی نسبت
یہود اور نصاری بیان کرتے ہین کہ وے ہمارے نبی صلعم پر ایمان نہین لائے اور کسی نے اون دونون
مین سے ہمارے پیغمبر صلعم کی بعثت اور نبوت کی کہین بشارت نہین دی ہان ہم اون موسی اور عیسی
کے معجزون کے قائل ہین کہ جو ایمان لائے ہمارے نبی پر یعنی اون صلعم کی نبوت کو تصدیق کرکے بسبیل
اخبار عن المغیبات یعنی پیشین گوئیونکی پروردگار کے الہام یا وحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق
ہے درمیان ان دونون کے۔ مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہہ ہے کہ قرآن مجید جیسی کہ حکایت
واقع ہوئی حضرت عیسی بن مریم کے اس قول اللہ تعالے کے وابرئ الاکمہ والابرص تا آخر یعنی کہا عیسی
بن مریم نے کہ مین تندرستی دیتا ہون اندہے مادرزاد کو اور کوڑہی کو اور مین زندہ کرتا ہون مردے
کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے۔ مبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسی نے بشارت دینے والا ساتہہ اوس پیغمبر کے جو میرے بعد آویگا
اور نام اوسکا ہوگا احمد۔ اور کلمہ فارقلیط جسکے خاص معنی محمد ہین بائبل یعنی نصرانیون کی مذہبی کتابون
مین مذکور ہے کسواسطے کہ نامونکا ترجمہ کرنا اوس زمانے مین جاری تہا چنانکہ توریت مین بہت جگہہ ایسی
ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کہلا اس صورت مین ہمین معلوم ہوا کہ
یہہ معجزے ہین ایسے عیسی کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تہے اور جب نصرانی کہتے ہین کہ اون
یعنی حضرت عیسی نے ایسا ذکر نہین کیا تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ یہہ عیسی اور عیسی ہین بناءً علیہ ہماری نسبت
ایسا اعتراض نہین کرسکتا اور یہہ بیان بہت تفصیل سے ضمیمہ ملحقہ مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے
عربی لا یقال لا اختلاف فی ذاتیہما انما الاختلاف فی حال من احوالہما لانا نقول ان
الاختلاف فی ہذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الآخر فلو ادعینا ان اختلاف الحال
یستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرت بل نقول ان موسی مثلا اذا کان مؤمنا
بمحمد علیہ السلام فلہ ثبوت حال آخر وھو کونہ ذا معجزات باھرات واذا لم یکن لہ

الحال الاول فلا يكون له الحال الثاني ومن ههنا علم ان اليهود والنصارى في دعواهما النبوة لهما من المبينين لا من المصدقين وبالجملة لا خبر متواتر عندنا على معجزات احد من الانبياء وغيره من الاخبار لا يفيد العلم **فارسی** وگفته نخواهد شد اینکه اختلاف نیست در ذات آن هردو یعنی موسیٰ وعیسیٰ جز این نیست که اختلاف ست در حالی از احوال آنان یعنی ازین که شما میگوئید که آن هردو ایمان آوردند به نبی شما وما میگوئیم که ایمان نیاوردند وبشارت نداد ند از بعثت نبی شما پس این اختلاف ست دریک حال از احوال آنان واز اختلاف یک حال اختلاف لازم نمی آید در ذات تا شما گوئید که موسی یهود دیگر بوده باشد آنکه مومن ومصدق نشد به نبی ما وموسی که مصدق آمد به نبی ما دیگر است پس معجزات مذکوره فی القرآن معجزات موسی ما ست نے معجزات موسی یهود وهمین سان درباره عیسیٰ میگویند که عیسی مومن ومصدق نبی ما دیگرست وعیسی نصرانیان که نسبت او میگویند که مصدق و مبشر نشد دیگرست که بمعجزاتش آگهی نداریم واین معجزات مذکوره قرآن از معجزات عیسی ما ست پس ماحصل گفتار شما چنین بود که اختلاف حالی از احوال مستلزم اختلاف فی الذات ست واین خود خلاف نفس الامر - زیرا که جوابًا خواهیم گفت که هر آئینه اختلاف درینحال بسبب ست مر اختلاف را در حال دیگر پس اگر دعوی میکردیم که اختلاف حال مستلزم میشود اختلاف فی الذات را هر آئینه همچنانکه ذکرش کردی می بود بلکه این میگوئیم که موسی مثلاً هرگاه اورا یک حال بود یعنی حال ایمان داشتن به نبوت محمد علیه الصلوٰة والسلام مر اورا حال دیگر هم ثابت ست یعنی ظهور معجزات باهرات از وے چنانکه در قرآن مجید مذکوراند لیکن هرگاه اورا حسب قول تو حالی اول نیست یعنی ایمان نداشتن بنبوت محمد صلی الله علیه وآله وسلم پس اورا حال ثانی هم نیست یعنی ظهور معجزات ازوے وازهمین جا دانسته گشت که یهود ونصاری در دعوی نبوت آن هردو یعنی موسیٰ وعیسیٰ ثابت کنندگان هستند واز تصدیق کنندگان نیستند یعنی ازبهر آنکه خبر متواتر نیست مر ایشانرا بر معجزات کسی از پیغمبران وجز از تواتر علم مفید نیست مترجم گوید یعنی خالی از دو شق نیست یا مدار نبوت نبی ما صلعم صدور معجزات را می دانند وبر تواتری که درباره اعجاز قرآن مجید بوده است بسند ناکرده بهر ثبوت دیگر معجزات محمدی علی صاحبها الصلوٰة والسلام تواتر پژوه هستند ومیگویند که بدون خبر متواتر کدامین معجزه از معجزات ثابت نمیشود وبهر ثبوت این معجزات خبر متواتر نیست پس معجزات دیگر که ثابت نشدند متواتر قابل اعتبار نیستند پس نبوت آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم که متفرع ست بر آن

نیز غیر ثابت از بهر آنکه هرگاه اصل خود موجود نباشد وجود فرع چگونه متصور شود و خود مشهور است اذا الذین
ثبت فالنقش یا بالعکس لهذا بر شما دعوی است مبنی بر ما لا یثبت و یلزم تکلیف ما لا یطاق. آنچه ...
ما لیس لنا کیف یدعی بر پس جوابا گفته شود که نزد یک شما خبری متواتر بجز از صد در معجزه از معجزات از
ایراهی نبی خواه موسی بود خواه عیسی موجود نیست بنا بر علیه معجزات آنان غیر ثابت و محض معدوم اند پس
نبوت را که متفرع بر آن است حال همچنین یا گفته شود که ثبوت معجزات بازبسته بخبر متواتر نیست با خبار
آحاد هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی ما صلعم ثابت و این هر دو دلیل الزامی بر سبیل که نقض اند و
بطریق حل میتوان گفت که هرگاه بهر ثبوت نبوت تعداد معجزات بعدد دی معهود مثلاً دو یا سه یا هزار
و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از بهر آنکه اگر تعداد معهود در میان بودی در تقریر عددی دون
عددی ترجیح بلا مرجح لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر حدی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
معجزات مثبت نبوت نبی دو می باشد که شاهد عدلین و دو گواه راست گفتار مستبین دعوی پیدا شوند
و دیگری گوید که سه باید تا از کثرت خبر و بد الغرض هر کسی عدد معهود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
ثبوت نبوت هویدا شود و آنچه که کم از ین عدد معهود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
نتواند شد پس درین صورت اگر یک عدد معهود کرده یکی را بی اقامت دلیل برگزینند و اعداد دیگر برگزیده
دیگر از پایه اعتبار انداز ند ترجیح بلا مرجح یعنی فزونی بی فزاینده لازم آید که خلاف تجویز خرد ست
یا دلیل هم ملحوظ شود پس تعارض دلائل مسقط دعوی هر مدعی تواند شد و اگر عددی معهود افزون از یکی
برگزیده نگردد تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالضرور و ناگزیر خرد درست در پایه
فرمان میدهد که عدد معهود ملحوظ و منظور نیست هرچه از امور معجزه خواه یک بود خواه افزون هویدا
گردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا بر علی هذا گوییم که معجزه
قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر معجزه آن کسی را شک نیست بهر ثبوت نبوت نبی ما صلعم کافی و وافی
است و بتصدیق چنین معجزه باهره تصدیق معجزات دیگر انبیاء علیهم به از هزار تواتر ثابت پس جای
حیرت نیست که اهل اسلام آنچنانکه مصدق و مؤمن اند بنبوت و رسالت نبی خود شان صلی الله علیه وآله وسلم
همین سان مصدق اند بنبوت و معجزات انبیاء دیگر که تذکره آنان در قرآن مجید موجود ست مگر یهود و
نصاری که ثبوت معجزات بازبسته باخبار متواتره دانند و معجزات را مدار و مبنی و اساس نبوت می پندارند
از ینکه خبری متواتر پیش خود ندارند از تصدیق نبوت نبی خواه عیسی علیه السلام بود خواه دیگری برکنار اند

اگر دو کہا نہین جائیگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نہین اونکی ذات مین
سوا اسکے نہین کہ اختلاف ہے صرف ایک حال مین حالو نمین سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسی اور عیسی ایمان
لائے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاری کہتے ہین کہ وے ایمان نہین لائے یعنی تمہارے نبی کی بعثت
اور نبوت کی خبر نہین دی پس یہہ اختلاف ہوا ایک حال کا حالو نمین سے اور اختلاف ایک حال کا مستلزم
نہین ہوتا اختلاف ذات کا اسواسطے کہ ہم جواباً کہہ سکتے ہین کہ بیشک اختلاف اس حال مین سبب ہوا
اختلاف کا دوسرے حال مین پس اگر ہم دعوی کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو
ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ موسی اور عیسی مثلاً جبکہ ہون مؤمن اور مصدق
نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بہی ثابت ہے یعنی صاحب
معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید مین اونکے معجزے مذکور ہین اور جب اونکے واسطے اول حال یعنی ایمان
بہ نبوت محمد رسول اللہ صلعم ثابت نہین تو دوسرا حال بہی ثابت نہین اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود
اور نصاری دعوی نبوت مین جو دوسرے پیغمبرون کی نسبت کرتے ہین صرف ثابت کرنے والے یعنی
محض مدعی بے دلیل ہین مصدق نہین بالجملہ کوئی خبر متواتر نہین اونکے نزدیک اور پیغمبرون کسی
نبی کے بہی اور جو خبر متواتر نہین وہ مفید علم بہی نہین مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہہ ہے
کہ دو شق سے خالی نہین یا تو یہہ کہ یہود و نصاری اس معجزے موجودہ قرآن کو کافی معجزہ خیال کرکے
دوسرے معجزون کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہو طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارے
معجزے ثابت کردین تو ثبوت نبوت لازم آوے اور جو نہین تو نہین تو اس صورت سے ہم سکتے ہین
کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اوپر ثبوت معجزونکے اور معجزون کے ثبوت کا مدار ہووے خبر متواتر پر اور
خبر متواتر درباب معجزون دوسرے پیغمبرون کے یہود اور نصرانیون کے پاس نہین تو اونکے نزدیک
کسی نبی کی نبوت بہی ثابت نہین خواہ عیسی ہون خواہ موسی خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صاف
معلوم ہوا کہ یہہ دونون فرقے درباب نبوت دوسرے نبیون کے بہی صرف مدعی ہین بے دلیل مصدق
نہین اسواسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم پس نبوت
ہر نبی کی انکے نزدیک بلا تصدیق یا یون کہین کہ خبر متواتر مدار نہین ثبوت معجزات کے تو اس تقدیر
پر ہمارے نبی صلعم کی قرآن مجید کے سوا بہی سب معجزے ثابت مثل معجزون دوسرے پیغمبرون کے

اور بصورت ثبوت معجزون کے نبوت بخوبی ثابت ہیہ تو دلیل ہے الزامی بر سبیل نقض اب بر سبیل
تسلیم کہتا ہون کہ جب ثبوت نبوت کیواسطے صرف نفس معجزہ درکار ہے کوئی عدد معین جیسے دو تین
چار پانچ سو یا ہزار شرط نہین بلکہ جو ایسا کام کہ سوائے مدعی نبوت کے دوسرا شخص نہ کرسکے وہ معجزہ ہے
ثابت کرنے والا نبوت کا واسطے مدعی نبوت کے ہیہ معجزہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ پس اس امر کو اگر
تسلیم کرین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ جب قرآن مجید دائمی راس المعجزات ہے اور معجزات مین عدد کی شرط
نہین تو ہمکو حاجت نہین طرف ثابت کرنے دوسرے معجزونکے بخبر متواتر یا بخبر آحاد اور اگر عدد شرط کیا جاوے
مثلاً کہین کہ پانچ معجزونکا ظہور مثبت نبوت کا ہوتا ہے اس سے کم مثبت نہین ہوسکتا تو اس صورت
مین یا تو ترجیح بلا مرجح لازم آویگی یا تسلسل اور ایک حد معین پر نہ ٹھہرانا معجزونکی تعداد کا یعنی ایک
شخص مثلاً کہے کہ پانچ معجزونکا صادر ہونا ثبوت نبوت مین ناگزیری ہے اور دوسرا کہے کہ دس
معجزونکا تیسرا کہے کہ بیس معجزونکا اور اسیطرح کہے چلے جاوین پس ان کہنے والون مین سے ایک
قول بے دلیل معتبر سمجھ لین تو ترجیح بلا مرجح لازم آوے اور جو کسیکا بھی قول قبول نہ کرین تو نبوت
جو وابستہ ہوتی ہے اوپر معجزون کے کیونکر ثابت ہو اور جو ہر ایک کہنے والے سے دلیل طلب
کیجاوے دربارۂ تعیین عدد معہود کے تو دلائل متعارض سے تعداد ساقط اور سقوط تعداد سے
معجزے غیر معتبر اور غیر معتبر ہونے معجزون سے نبوت کا ثابت کرنا دشوار بلکہ محال پس اس سے صاف
ثابت ہوا کہ معجزونکی تعداد اور اونکے اعتبار اور عدم اعتبار مین عدد معہود کو دخل نہین یہہ تھا تھوڑا
سا بیان جس کا اس مقام مین تحریر کرنا مناسب متصور ہوا باقی کلام بالاستیعاب انشاء اللہ تعالے ہمارے
دوسرے رسالہ مسمی بضمیمہ ملحقہ مین آویگا عربی والمسئلة لا بد لها من العلم نعم اذا كان
للخبر قرينة تدل على صدقه فهو ايضاً مما يفيد العلم فلو كان لهذين الطائفتين من جنس
اخبار الآحاد خبر محفوف لهذه القرينة التي تدل على ثبوت معجزهما فلا يكونان ملومين في الايمان بهما والا فيكونان ملومين
في الايمان بهما ايضاً لعدم اعتمادهما على العلم في الايمان بهما بخلاف طائفة المسلمين فانهم
آمنوا بهما بسبب القرآن وكذا اجزموا بمعجزاتهما به فآمنا به للخبر المتواتر وهو القرآن لا
للخبر الواحد حتى يحتاج الى الفحص عن القرينة لكن آمنا بهما حال كونهما متصفين بالصفات
المذكورة في القرآن لا بالصفات التي وصف بها اليهود والنصارى واما من قال به هاتان

الطائفتان فلم تؤمن به بل عن نكره حيث لا برهان لنا عليه ولا ايمان الا مع البرهان و
هذا الكلام وقع في البين فارسي اين مسئله ست كه از دانستن اش گزير نيست آدمي هر خبري را كه
قرينه بود كه دلالت كند بر صدق آن خبر پس آن خبر نيز افاده علم مي كند يعني نخستين خبر باور شدن مي
تواند پس اگر بهر اين دو طائفه يعني يهود و نصارى از جنس اخبار آحاد خبرے بود كه مشتمل بود بر قرينه
كه دلالت كند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نيز مفيد علم ميتواند شد برين تقدير اين هر دو
فرقه در ايمان آوردن بآن هر دو يعني حضرت موسى وعيسى على نبينا وعليهما الصلوة والسلام مواخذه
كرده شدگان نخواهند بود ورنه يعني اگر خبر آنان محفوف بالقرينه نبود پس اين هر دو فرقه درباره ايمان
آوردن بآن هر دو ماخوذ تواند شد بسبب معتمد و موثق نبودن علم آنان درباره ايمان آوردن بآن
هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنكه ايشان ايمان آوردند بآن هر دو يعني موسى وعيسى بسبب قرآن
وهمين سان تصديق كردند معجزات آن هر دو بسبب قرآن پس ايمان آورديم ما بايمان هر دو عليهما السلام
بخبر متواتر كه قرآن مجيد ست لا بخبر آحاد تا محتاج شويم بسوي پژوهش كردن قرينه ليكن ايمان آورده
ايم بآن هر دو در حاليكه آنان موصوف باشند بصفاتيكه در ذكر آنان در قرآن مجيد مذكور اند مراد ازين
آنكه عيسى عليه السلام در قرآن مجيد موصوف ست بخبر دادنش كه رسولي پس از من مي آيد كه نامش احمد بود
پس معجزه احياء موتى و ابراء ابرص و اكمه وهمين سان معجزات ديگر كه نسبت آن عليه السلام مذكور اند
بهرچنين عيسى موصوف بصفات هذا تسليم ميكنيم و بآن ايمان داريم وهمچنين بهر موسى كه موصوف ست
بصفت اخبار و تبشير از رسالت پيغمبر ما محمد صلعم معجزات انقلاب عصا بثعبان و انفلاق بحر و نيز ديگر معجزاتي
كه از آن رسول خدا مبعوث الى بني اسرائيل بهويدائي رسيد بتصديق ما مقرون اند و بتصديق ما
همكنار و نيستند معجزات آن موسى وعيسى كه موصوف دانند يهود و نصارى آن هر دو را بآن صفات يعني
خبر ندادن و بشارت نا كشادن آنان از قدوم سرور دنيا و دين و رسالت حضرت سيد المرسلين صلعم پس
ايمان نداريم ما اهل اسلام بچنين عيسى و موسى بلكه انكار ميكنيم ما اين هر دو را از بهر آنكه برهاني نيست براے
ما بر آن و ايمان نبود مگر با برهان و اين گفتاريست كه واقع شد در ميان ما و شما مترجم گويد و نيز دانستن بايد
كه ملخص كلام همين ست كه بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف ميشود مثلاً زيد كاتب ديگر ست و زيد
غير كاتب ديگر بنا على هذا موسى وعيسى كه مبشران و مخبران اند از رسالت سيد المرسلين محمد رسول الله

بعلم دیگر اند و خبر مبشران حسب وہم یہود و نصاری دیگر پس ما فرقہ اسلام ایمان می آریم بمبشران بہ
تصدیق میکنیم معجزات ہمین مبشران را و نمی شناسیم و نمی دانیم ما موسی و عیسی غیر مبشر اند ایشان را
تصدیق داشتہ باشیم با معجزات چنین خبر مبشران بنا برین اعتراض یہود و نصاری بر ما وارد
نمی شود اردو یہ ایک مسئلہ ہے کہ جسکا جاننا ضروری اور ناگزیر ہے اور وہ یہ ہے کہ
ہان جب کسی خبر کیواسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اوس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
تو ایسی خبر بھی فائدہ دیتی ہے تصدیق اور علم کا پس ان دونون فرقون یہود اور نصاری کے
پاس اخبار آحاد مین سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہو کہ دلالت کرے اوپر ثبوت معجزات
ان دونون یعنی موسی اور عیسی علیہما السلام کی پس یہ دونون فرقے ایمان لانے مین اوپر ان
دونون علیہما السلام کے مواخذہ نہین کیے جاوینگے کسواسطے کہ خبرین انکی جن سے انہون نے
ان دونون کے معجزون کی نسبت تصدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہین اور جو نہین
یعنی اگر انکی خبرین جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہین کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہین تو بیشک
قابل مواخذہ کے ہوسکتے ہین کہ بدون موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر بھروسا
کرکے ایمان لائے اور بخبر ثابت معجزونکی صرف اپنے زعم اور پندار پر تصدیق کرلی اور انکا علم اور
تصدیق موثق اور معتمد نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اوپر خبر آحاد کے جو محتمل
ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تصدیق
نہین کی برخلاف فرقہ اہل اسلام کے کہ یہ ایمان لائے اوپر موسی و عیسی کے بسبب خبر قرآنی کے
اور ایسے ہی انہون نے تصدیق کرلی ان دونون کے معجزونکی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
اوپر موسی اور عیسی علیہما السلام کے اور تصدیق انکی نسبت انکے معجزون کے بسبب خبر متواتر یعنی
قرآن مجید کے ہے نہ بسبب اخبار آحاد کے تا کہ محتاج ہون طرف ڈھونڈھنے کسی قرینہ مصدقہ کے
یعنی جب خبر متواتر سے ہمکو انکی نبوت اور معجزون کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہمکو کسی
قرینہ مصدقہ کی جستجو کیطرف حاجت باقی نرہی لیکن ہم ایمان لائے ہین ان دونون علیہما السلام پر
اوس حال مین کہ یہ دونون موصوف ہون اون صفتون سے جو خبر قرآن مجید مین انکی نسبت ذکر
کیگئی یعنی نسبت عیسی علیہ السلام کے قرآن مجید مین خبر دیگئی ہے کہ وے بشارت دیتے تھے کہ میرے بعد

ایک رسول آویگا جنکا نام احمدؐ ہوگا اور ایسے ہی موسی علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت کی بشارت دی اور اونکی تصدیق اور تابعداری کے باب مین اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفتون کے ساتھ موصوفونکے ہم مومن ہین اور اونسے جو معجزے صادر ہوئے جیسے کہ عصا کا سانپ بنجانا اور رود نیل کو لکڑی چیرڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنا دینا اور علی ہذالقیاس دوسرے معجزے جنکو تسعہ آیات کہتے ہین جیسے معجزہ مینڈکون اور جوون اور خون وغیرہ کا کہ قرآن مجید مین انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسی علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک دامن مریم سے بوساطت روح القدس کے اور زندہ کرنا اونکا مردے کو اور چنگا کرنا اونکا فالج والے اور برص والے کو اور سوانکھا کرنا اونکا مادرزاد اندہے کو اور علی ہذالقیاس دوسرے معجزے اور اون کلمۃ اللہ پاک سے صادر ہوئے ہم بموجب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہین نہ اون موسی اور عیسی کی جنکو یہود اور نصاری دوسری صفتون سے موصوف گمان کرتے ہین یعنی وہم کرتے ہین کہ ان دونون نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہین دی بلکہ ہم ایسے موسی اور عیسی اور اونکے معجزونکی تصدیق نہین کرتے اسواسطے ہمارے پاس ایسے موسی اور عیسی کے باب مین کوئی برہان نہین اور برہان بغیر ایمان نہین اور یہہ ایک کلام تھا جو درمیان مین آگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ ملخص یہہ ہے کہ بسبب اختلاف صفتون کے موصوف مختلف ہوجاتا ہے جیسے کہ زید کاتب اور ہوتا ہے اور زید غیر کاتب اور اسواسطے موسی اور عیسی علیہما السلام جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے مبشر ہین اور ہین اور جنکو یہود اور نصرانی غیر مبشر گمان کرتے ہین اور ہین اور ہم مبشر موسی کے اوپر ایمان رکہتے ہین اور ان نبی کے معجزون کی تصدیق کرتے ہین غیر مبشر موسی اور عیسی کو ہم نہین جانتے اون کے معجزونکی تصدیق کیونکر مقصود کسواسطے کہہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پر وابستہ ہوتا ہے اوسکے حال کا جاننا اسواسطے نصرانیون اور یہود کا اعتراض ہمپر نہین ہوسکتا۔ قولہ واما اثبات النبوۃ بسائر معجزاتہ غیر القرآن فلما کانت المسئلۃ مما اوجب بہا العلم والیقین ولا یکتفی بالظن فلابد من الاعتماد بالاخبار المفیدۃ للعلم خبر الواحد اذا کان محفوفا بالقرینۃ خبر المتواتر وھو اما متواتر لفظا او معنی فالاول خبر کما اذا اخبر جماعۃ تقتل زیدا لکن من وجوہ شتی فاخبر احدھم بانہ قتلہ فلان

والآخر بانه قتله الآخر فهل تحصل الجزم من خبرهم بمقتولية زيد وان شك في القاتل ولذا اخبر جماعة بحكايات مختلفة عن شجاعة احد وعن جوده فلا شك انه يحصل العلم بشجاعته وجوده وان شك في كل واحدة من الحكايات بخصوصها **فارسی** دیگر ثابت کردن دیگر همه معجزات رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سوای قرآن مجید بسبب آنچه که مسئله دیگر موجب علم ویقین ومثمر تصدیق ومنتج اذعان باشد بآن یعنی اخبار آحاد مشتمله بر قرائن معتمده مثبته نقلی که مفید علم یقینی میگردد وصرف ظن کافی نمیباشد پس ناگزیرست اخبار مفیده علم را معتمد وموثق بودن یعنی بر قرائن معتمده تا باشتمال آن ظن را مرتبهٔ یقین بهره شود پس خبر یک کس یا دو کس عدل وامثال آنان هرگاه افاده علم نکنند قابل استدلال وشایان حجت آوردن نمیباشند اما خبریکه محفوف ومشتمل بود بر قرینه ونیز خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ والمعنی یا متواتر بود صرف از روی معنی همانا مفید علم ومنتج تصدیق شدن میتوانند ومثال اخیر یعنی متواتر صرف از روی معنی همچو خبر دادن جماعتی بمقتول گشته شدن زید بوجوه مختلفه متعدده مثلاً خبر دهد یکی که زید را فلانی کشته است ودیگری گوید که او را کسی دیگر سوای آن فلان بقتل آورده وهمین سان یعنی سومی گوید که او را فلان کس دیگر کشته است پس حاصل می شود جزم ویقین بکشته شدن زید هرچند شک واقع شود در قاتل یعنی مجتمع علیه ومتفق علیه مقتولیت زید میباشد پس ناگزیر تصدیق بآن بهره میشود واختلاف آنان در تعیین قاتل هزیل چنین تصدیق که بمقتولیت زید بود نمی گردد وهمچنین هرگاه جماعتی بحکایات مختلفه از شجاعت کسی وسخای آن کس خبر دهند بیشک وبیگمان بوجود شجاعت وسخاوجود آن مخبر عنه علم وتصدیق حاصل میشود هرچند در هر حکایت خاص از حکایات مذکوره آنان شک واقع شود یعنی قدر مجمع علیه ومتفق علیه آنان شجاع وجواد بودن مخبر عنه میباشد که بالاتفاق مبین ومخبر از آن میباشند باختلاف آنان در تعیین وقت خاص از صدور وسدور شجاعت وجود پس درین امر زائد بر نفس اصل مخبر بها یعنی شجاعت وجود زائدیست اختلاف کردن آنان در امر زائد در اصل شجاعت وجود از آل یقین وثبوت گمان نمیکند مترجم گوید که در ما نحن فیه ومبحوث عنه چنین گفته شود که اتفاق جماعت کثیره بر صدور معجزات دیگر سوای معجزه قرآنی که خود هنوز موجودست بر وشنیکه بجاحدی هرگاه نیروی تمیز وقوت دریافت با صفت انصاف بهره خود داشته باشد مجال انکار ویارای جحود نمدارد دبرین گفتارست که همانا معجزات کثیره از حضرت

خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر و ہویدا شدند پس نفس صدور معجزات بعلم جازم ثابت ہر چند در مواقع صدور بسبب عدم تواتر شک واقع شود و نفس صدور معجزات مثبت رسالت پس مدعا ثابت اُردو ولیکن سوائے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزونکی بابت جو حضرت خاتم الانبیا صلعم سے صادر ہوئے ثابت کرنا اوسی وجہ سے جسکا یہہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت ہوا اور علم اور تصدیق بخشی یعنی خبر آحاد مشتمل اوپر قرینہ مصدقہ کے اور یہہ قرینہ مصدقہ ابھی ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ اور صرف ظن پر کفایت نہین کیجاتی پس ضروری ہے اعتماد کرنا اوپر اون خبر ونکے جو مفید ہون علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دو مرد عادل کیجب مفید یقین کی نہین ہوتی یعنی اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہین ہوتی اسواسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بھی صحیح نہین ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی منتج ہو خبر احاد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یعنی اون خبرون کے ساتھ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دلمین تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر خواہ لفظاً اور معنیً متواتر ہو خواہ صرف معنیً اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک جماعت کہے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف وجہون سے مثلاً ایک مخبر تو کہے کہ زید کو فلان آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہے کہ نہین فلان دوسرے نے مار ڈالا اور اسیطرح ہر ایک دوسرے کو قاتل بیان کرے پس ان مخبرون کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم و بالیقین حاصل ہوتا ہے اگرچہ قاتل کے باب مین شک واقع ہوا اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکایتون سے کسی شخص کی شجاعت اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس مخبر عنہ کی شجاعت اور شجاعت کی نسبت علم جازم اور تصدیق حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو۔ مترجم کہتا ہے کہ بسبب حصول علم جازم اور تصدیق کا یہہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال مین زید کے مقتول ہونے مین سب متفق اگرچہ ہر ایک مخبر قاتل اوسکا جدا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جسپر وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قاتل کی تعیین ایک زائد امر ہے اوس سے کچھہ مطلب نہین اسواسطے کہ اگر اس زائد امر مین شک پڑے تو اصل کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہین کرتے اور دوسری مثال مین اصل اور مایۂ افتخار نفس شجاعت اور سخاوت مخبر عنہ کی ہوتی ہے جو ان اوصاف مین ان مخبرونکی جماعت متفق مین اسواسطے حکایتونکا اختلاف اس تصدیق کو زائل اور معدوم نہین کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی سوائے قرآن مجید کے جسکے معجزیت ہر شخص عاقل با انصاف پر اظہر من الشمس ہے اور اب تک اوسکے اعراب
مین کچھ کمی اور نقصان واقع نہین ہوا اور معجزون کے باب مین جو حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقوع کی صورتون مین مختلف ہون یعنی اصل
یعنی صدور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ثابت اور مسلم اور بعلم جازم معلوم اور
جو بسبب خبر احاد مواقع صدور مین یعنی کیفیت مین اختلاف واقع ہو تو یہ اختلاف اصل صدور معجزات
کا مخل اور حارج نہین پس جب اصل صدور معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب عربی
ولنا علے اثبات نبوة هذا النبی من الاخبار کل واحد من الاقسام الثلثة اذا نظر بعین الانصاف
فاما الخبر المحفوف بالقرینة فاقول هذا النبی قد اخبر فی کتابه - باختصاص کل نبی من الانبیاء
السالفة بمعجزات کثیرة من غیر فن الکلام وجعلها وسیلة لاثبات نبوة فمثلا اخبر عن موسیٰ
بان له تسع ایات الی فرعون وملائه ومثله عن عیسی وهکذا والعقل یحکم باستبعاد دعا
النبوة من هذا الشخص مع اظهاره المعجزة لنفسه مع عدم امکان صدور المعجزة عنه
فنقول لا شک فی وجود بعض اخبار الاحاد عند المسلمین فی معجزة هذا النبی واذا ضم الیه
ما مضی من الاستبعاد یفید العلم بعد التخلیة والانصاف **فارسی** ودر ثابت کردن معجزات این
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارا خبرہا اند موجود کہ ہریکے از آن ازین سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
آحاد مشتمل بر قرینہ مصدقہ دویمی خبر متواتر لفظاً ومعنیً سویمی خبر متواتر معنیً ہرگاہ نگریستہ آید بدیدۂ
انصاف لیکن خبرے محفوف ومشتمل قرینہ پس بیانش چنین گوییم کہ این نبی صلعم خبر دادہ در کتاب خود
یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بمخصوص بودن ہر پیغمبری از پیغمبران پیشین بمعجزات
کثیرہ غیر از فن کلام یعنی غیر از معجزہ فصاحت وبلاغت گفتار کہ معجزۂ مختصہ ہمین حضرت صلعم ست وقرار داد
آنرا وسیلہ بر ثابت کردن رسالت ونبوت خودش مثلاً خبر داد از حال موسی کہ از آن علیہ السلام نہ
معجزہ باہرہ سوی فرعون وگروہ او ہویدائی رسید وہمین سان از عیسی علیہ السلام یعنی احیاء
موتی وابراء ابرص واکمہ وجز آن وہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داؤد وسلیمان
علیہما السلام بر کشاد آنچنانکہ در قرآن مفصل مذکور اند برین تقدیر عقل ہمہ مستبعد میداند تو انش
نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم باصدار معجزات باوجود دعوی نبوت بر زبان داشتن وبر خود ہم

وجود معجزه بیان کردن پس میگوئیم که شک نیست در موجود بودن بعض اخبار آحاد نزدیک اهل اسلام در
ذکر معجزات این نبی صلعم پس هرگاه قرینهٔ این امر با این اخبار آحاد پیوندیده و منضم شود مفید علم
جازم شود بعد تخلیه و انصاف مترجم گوید که ایضاح بیان چنین که هرگاه نبی ما صلی الله علیه و آله و سلم
کتابی معجز مثبت رسالت و نبوت خودش پیش کرده دعوی نبوت خودش بر زبان آورده و در بین آن سیاق
کتاب خود موجود ست که از انبیا معجزات صادر میشوند مصدقهٔ نبوت و در رسالت آنان و از پیشتر
انبیا معجزات. آنان برکشاده گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا نبی صلعم بتصدیق و اثبات
دعوی نبوت خودش معجزات بنمود یا ننمود پس اگر بنمود فهو المطلوب حاجتی نیست بدراز کشیدن سلسلهٔ گفتار
و اگر ننمود و از اصدار آن زبون آمد درینصورت باشندگان ملک عرب که مبعوث فیهم بودند ایمان
آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایمان نیاوردن آنان خود بدیهی البطلان ست از برای آنکه خود
بموافق و مخالف اظهر من الشمس ست که بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوف الوف باشندگان
عرب و دیگر اقوام ایمان آوردند بآن استواری که به بقیه جهادات و غزوات و قتل و اعدام اهل اشراک
و سیآت از جان و مال دریغ نکردند و چنین بکار نیاوردندی و هرگاه ایمان آوردن الوف الوف مردم
لاسیما مشرکان عرب که لجاج بر طباع آنان غالب میباشد علی الخصوص معشر قریش که بتحریک حسد و عناد
که بآن خلاصهٔ موجودات صلعم بیشتری از آنان در محاربه و مقاتله جان دادند و انجام کار با سعادتان
و خردمندان آن گروه بایمان مشرف شده بمقاتله با اعدا دین بنیان اسلام را چنان استواری استوار
کردند که بنیان مرصوص را مصداق آمد مبرهن و همه هویداست پس ثابت شد ظهور معجزاتی که تمام عرب را
بمنزل ایمان آورد ورنه عقل سلیم در غایت مرتبه استبعاد و استغراب بعید و غریب می داند که مدعی نبوت
خود فرا نماید که نشان نبوت ظهور معجزات ست و گوید که من هم معجز آورده فرجود نما هستم و باز از اصدار
معجزات زبون آید و باوصف ظهور عجز و زبونی از اصدار معجزات الوف الوف مردم باو ایمان
آرند و در راه او از جان و مال دریغ ندارند و از اعدا دین دمار و هلاک بر آرند پس چنین قرینه
مصدقهٔ آن اخبار آحاد را که در باره دیگر معجزات سوای معجزهٔ قرآنی مصدق و مؤید اند بر خبر آحاد
را نازل بمنزله تواتر آورد و قوله بعد التخلیة والانصاف یعنی چنین استبعاد برکسی کشاده میگردد
که اوهام باطله و هواجس عاطله را از میان بر آورده در میانهٔ نفس خودش و فکر درست و عقل سلیم تخلیه کرده باشد

وانسان را بهر وش پیش گیرد و دو نگری بکار آرد و اور ہمارے پاس اخبار آحاد ہین سے
واسطے ثابت کرنے نبوت ان نبی صلعم کے تینون قسم کی خبرین ہین یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
پر شامل ہو اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنیً تیسری خبر متواتر صرف معنی پس خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
پر شامل ہے یہہ ہے کہ ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کتاب مین یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ
علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر نبی انبیا مین سے جو اگلے زمانے مین تہے بہت سے معجزون کے
ساتھہ مختص اور مخصوص تہے سوائے معجزۂ کلام یعنی معجزۂ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان نبی صلعم
نے اس معجزۂ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنیکا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسی کی
نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے تو معجزے غالب دکہلائے فرعون اور اوسکے گروہ کو یعنی سانپ
کی صورت دکہلانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی خون اور جوؤن اور مینڈکونکا اور آخر رود نیل کا شق کرنا اپنے
عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام
نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابرص اور اندہے مادرزاد کو اچہا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے
اوسکے اور ایسے ہی بعضے دوسرے پیغمبرون جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی
کتاب مین مذکور ہین اب عقل سلیم نہایت بعید سمجہتی ہے کہ یہہ نبی صلعم خود بیان کرین کہ ثبوت نبوت کی
واسطے معجزونکو ظاہر کرنا ضرور ہے اور آپ بہی نبوت کا دعوی کرے اور بیان کرے کہ مین بہی معجزون
کے ساتھہ مبعوث ہوا ہون اور پہر اوس سے معجزونکا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہہ بات تو درست عقل ہرگز
تسلیم نہین کرتی پس ہم کہتے ہین کہ در باب معجزون ان نبی صلعم اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہین
بیشک ولاریب اور جبکہ ان اخبار آحاد کے ساتھہ استبعاد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور علم
جازم کے ہوتے ہین بعد تخلیہ اور انصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہون اور تعصب کے ہاتہہ سے چہوڑا کر
درمیان اوسکے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو۔ مترجم
کہتا ہے کہ مؤلف رحمہ کا یہہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کرسکتی ہے اس ایضاح
سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیون کے معجزے بیان کرے اور یہہ بہی کہے کہ معجزونکا ظاہر ہونا
نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ بہی نبوت کا دعوی کرے اور کہے کہ مین بہی معجزون کے ساتھہ
مبعوث ہوا ہون اور معجزہ دکہانے سے محض عاجز ہو پس یہہ امر دو حال سے خالی نہین یا یہہ کہ مبعوث

نہیم یعنی جس گروہ مین وہ نبی صلعم مبعوث ہوا ہو معجزے دیکھکر ایمان لاوین یا نہین پس اگر پہلے شق
ہے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے دیکھکر ایمان لائے تو مدعا ثابت یعنی ظاہر ہونا معجزونکا ایسے
مدعی نبوت صلعم سے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا مبعوث فہیم کا بسبب نہ دیکھنے معجزون کے
خود ظاہر البطلان ہے کس واسطے کہ تاریخی کتابین اسلامی دین کے دشمنون کے خود موجود ہین کہ چند
روز مین لاکھون آدمی ایمان لائے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور
خدا کی راہ مین اپنی جان ومال سے دریغ نہ کیا اور تھوڑے وقت مین باوجود کمی سامان کے
اور قلت آدمیون کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور ابتک یہہ سلطنت سلاطین
اسلامیہ کے قبضہ قدرت مین ہین اب تیسری شق وہی اور باقی ہے اور وہ یہہ ہے کہ لاکھون آدمی
عرب کے بدون دیکھنے کسی معجزہ زبردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان لائے اور
جہادات اور غزوات مین اپنی جانون اور مالونکو ہیچ سمجھا اور مشرکون اور مخالفون دین کو برباد
کرڈالا تو یہہ شق عقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص بوادیہ حال عرب کے کہ جنکی طبیعتونمین لجاج
اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے بسبب حسد اور رشک کے دلی دشمن
تھے یہانتک کہ بہتون نے لڑائیان کرکے اپنی جان دی پس عقل درست ہرگز تجویز نہین کرتی کہ
بغیر دیکھنے معجزون کے اور وہ بھی بہت ظاہر کہ جیسے قرآنی معجزہ کہ ابتک ویسا ہی ہے جیسا کہ روز
ظہور کے تھا ایمان لائے ہون پس یہہ قرینہ مصدقہ اون اخبار آحاد کو منزلہ اخبار متواترہ کے
پہونچاتا ہے پس وہمون اور دشمنی سے چھوٹنا اور انصاف کو مد نظر رکھنا شرط ہے اور دراصل
اور فی نفس الامر ہدایت الٰہی جلشانہ عزوجل ہے واما الخبر المتواتر لفظاً فنقول لا شک فی کون القرآن
صادراً منہ جاریاً علی لسانہ عندنا وعند غیرنا اما عندنا فظاہر واما عند غیرنا فللخبر المتواتر
عن المسلمین قاطبة بحیث لا یحتمل اتفاقهم علی الکذب فیه فیحصل الجزم به للغیر جزماً لا یبالی انه
شك ثم اقول کما انهم اتفقوا علی هذا الخبر کذلك اتفقوا علی صدور المعجزة منه فی الجملة
والکل یقولون بهما من دون تفاوت بینهما فاذا حصل العلم من خبرهم الاول فلا وجه لان
لا یحصل العلم من خبرهم الاخیر اذ لا تفاوت فی الخبرین نعم ذهن الغیر لما کان مشوباً بالشبهة
لا یجزم بالاخیر مع جزمه بالاول فعلیه بالتخلیة **فارسی** اما خبر متواتر لفظاً پس گوییم کہ در صادر

شنیدن قرآن مجید از آن نبی صلعم وجاری بودن آن بر زبان آن علیه الصلوة والسلام شکی وگمانی نیست
یعنی هر کس بیگانه میدانند که از زبان وحی ترجمانش جریان یافت واین امر نزدیک ما خود ظاهرست
یقین نزدیک غیر ما یعنی مخالفان دین اسلام پس بسبب تواتر خبر از اهل اسلام همه آنان بر درستی آن احتمال
ندارد که چنین گروه کثیر همه وسراسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر ما را نیز علم بالجزم باین امر
حاصل میشود وچنان علم جازم که نزدیک آن نمی آید شکی از شکوک پس گوییم که آنان یعنی سراسر وسربسر اهل اسلام
انچنانکه اتفاق کردند برین خبر یعنی صدور قرآن مجید وجریان آن از زبان آنحضرت صلعم همچنان
اتفاق کردند بر صادر شدن معجزه فی الجمله وهمه وسراسر اهل اسلام قائل اند بآن بدون تفاوت درمیان
آن دو یعنی اول صدور قرآن مجید از زبان آنحضرت ودویمی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اول آنان
علم حاصل شد یعنی بصدور وجریان قرآن از زبان آن صلعم پس وجهی نیست بهر حاصل نشدن علم بالمعجزات
از خبر دویمی آنان از برای آنکه درمیانه هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکی را راست ودویمی را کاذب
تصور کرده آید آری هرگاه ذهن وفکر غیر اهل اسلام با شبهات آمیخته است پس این خبر یعنی معجزه بودن
قرآن مجید جزم وباور نمیکنند با آنکه بوادی کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد نخستین خبر
یعنی صدور وجریان قرآن را باور میکنند پس بایسته وناگزیر است بروی تخلیه یعنی رهانیدن اش نفس خود را
از شبهه مترجم گوید که استدلال مؤلف رحمه الله تعالی باثبات معجزه بودن قرآن مجید بخبر متواتر اهل
اسلام نسبت آن کسان ست که بفن بلاغت آگاه نیستند از بهر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریافتش مراعات
مقتضیات مقام واحوال اسرار خفیه که از هر کلمه اش باندک تامل بر گشاده میگردند در دانستن اعجازش بخبر
هر چند همه متواتر لفظاً ومعنی بود نیاز ندارند خود آشکارا بنگرند که اعجازش موجود ست وهرگاه خود همه
عیان بود حکایت را در آن چه بار واخبار را هویدا کردنش چه کار وگذشت از اعجاز بلاغت آنان که
بمقاصد عالیه رسالت که تهذیب اخلاق وحسن معاملات واخلاص طاعات وسود بار آمدن عبادات واقبال
توجه باطن سوی حضرت مبدا اعلی جل شانه بود وافزودن ازین مبادی این امور که تزکیه نفوس از
رذائل وتحلیه آن بالفضائل وازاله زنگار سیئات از مرآت ضمیر دل بدوری کشیدن از زخارف
دنیای دون که مقدمات آن مقاصد عالیه بود وراه برده باشند اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
خطاب همه جویا اثر دریابند که در بیشتر مواقع در آیتی یا دو سه آیه اینهمه مقاصد حمیده ومآرب عالیه

برگشاده است معجزیت این جاویدی معجزه آشکاراتر از خورشید در نیمروز می نگرند درین صورت
چنین را در بابان گشاده در دل راسوی خبر متواتر چه احتیاج همانا بیخبران ازین هر دو روش
محتاج اند بسوی تواتر اخبار مثبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمه فی الجمله در قول مصنف رح صدور المعجزة
فی الجمله مشعر بهمین معنی ست که گروهی از خردمندان اعجازش بوادیه کمال بلاغت که از دائره مقدرت
بشر خارج ست دریافته اند و گروهی دیگر بوادیه احتوا و اشتمال این خداوندی کتاب مقاصد عالیه
مذکوره را و گروهی بوجوه دیگر بابین راه برده اند الغرض همه و سراسر ارباب خرد باسعادت که یزدان
والا بمقتضای ارادت ازلی و مشیت لم یزلی خودش آنان را در روز ازل نیک روزان و سعادت
اندوزان مقدر کرده است در معجزه بودن قرآن مجید متفق اند و اهل باطن ارباب تصوف اعجازش باین
راه دریافتند که همانا ایزدی گفتار ظهری و بطنی دارد یعنی ظاهر معنی اش شرائع و نوامیس وطرق عبادات جسمانیه
امورست و باطن و فحاوی آن بشوارق معارف و بوارق لطائف تابشگاه روان افروز پس اعجازش
ازین رو همه هویدا دانند و در تفسیر آن دلاویز گفتار ها که جان بفریبد و بشنیدن آن دل از پیکری
خواسته و تن آرزو ها بر شکیبد بزبان و در نامه رانند و این هنگام مصداق این بیت همین دائمی
معجزه آسمانی کتاب راست و در دل می نشیند سخنوری می فرماید بیت بهار عارض حسنش دل و جان
تازه میدارد ؛ برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را ؛ و دانش گشایان همه وجوه را فراهم و نیز
هر یکی را جدا گانه و نیز به پیوستن سراسر وجوه و رهروشهای اعجاز معجزیت آن راه بردند نظر برین فرمود
صدور المعجزة فی الجملة یعنی معجز بودنش متفق علیه و مجمع علیه ست و وجوه آن بعدت و کثرت این بود
گفتاری که خامه را بی خواسته از زبان چکید و نامه اش پسندیده در نورد خودش کشید والله ولی التوفیق
اُردو لیکن دوسری قسم اثبات معجزه رسول الله صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سب مخبرونکی
اسمین لفظاً اور معنی متفق ہون پس ہم کہتے ہین کہ شک نہین صادر ہونے مین قرآن مجید کے نبی صلعم
سے اور جاری ہونے مین اوسکی زبان سے آنحضرت صلعم کی ہمارے نزدیک اور ہمارے سوا اورون
کے نزدیک بھی لیکن ہمارے نزدیک تو خود ظاہر ہے اور ہمارے سوا اورون کے نزدیک بوسیلہ
خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانون سے جنکی نسبت جھوٹ پر متفق ہو جانیکا احتمال بھی نہین ہو سکتا
یعنی شرفا و غربا لاکھون بلکہ کرورون آدمی کا ایک جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نہین

جو ایسے علم جازم کہ وہ خود محال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر کو بھی ایسا علم جازم حاصل ہوتا ہے جسکے پاس شک آ نہیں سکتا پھر مین کہتا ہون کہ سب اہل اسلام سراسر اور سربسر جیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلعم کی زبان سے متفق ہین ایسے ہی متفق ہین اوپر صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور اون دونون باتون کے قائل بدون تفاوت اور فرق درمیان ان دونون کے یعنی اہل اسلام سراسر اور سربسر جیسے کہ متفق ہین اس امر پر کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلعم کی زبان سے صادر ہوا ویسا ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قائل ہین کہ رسول اللہ صلعم سے معجزے صادر ہوئے فی الجملہ یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے مخفی نرہے کہ فی الجملہ سے مراد یہہ ہے کہ سوائے قرآن مجید کے باقی معجزون کے باب مین جم غفیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق نہو مگر اصل صدور معجزات مین متفق ہین کہ بیشک و بیگمان حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے معجزے صادر ہوئے پس جب حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور اور جریان کلام ایزدی جلشانہ کی پس کوئی ایسی وجہہ نہین کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل نہو کسواسطے کہ ایک خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اوس سے علم جازم نہونا ترجیح بلا مرجح ہے اسواسطے کہ دونون خبرونمین کچہہ بہی تو تفاوت نہین ہان ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہون سے بہرا ہوا ہو تو اوسکو لازم ہے تخلیہ یعنی اپنے ذہن کو شبہون سے چہوڑانا اور دہوکون اور حسد اور عناد سے پاک رکہنا۔ مترجم کہتا ہے کہ مصنف صاحب رح کا استدلال یعنی برہان اور حجت لانا بمراد ثابت کرنے معجزے قرآنی کے بسبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے بلحاظ اور بہ نسبت اون لوگون کے ہے جو فن بلاغت سے آگاہ نہین اور نہین تو فن بلاغت کے کامل ماہر خود بے وساطت خبر متواتر کے مقتضیات بلاغت کے مراعات سے جو اس آسمانی کتاب مین غایت درجہ پر ہے ایسے کہ انسان کی عقل اوسکے تمام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور درماندہ ہے اور نیز کلمات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ اوسکا اسرار خفیہ پر مشتمل ہے جو تہوڑے سے تامل اور فکر سے خود کہلجاتا ہے پس انکے نزدیک بوسیلہ کمال بلاغت کے جب اس مقدس کتاب کا معجز ہونا خود ظاہر اور موجود ہے درینصورت ایسے کاملونکو اگر انصاف کا راستہ نہ بہولین خبر کیطرف خواہ متواتر ہو خواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان راچہ بیان

اور ان کاملون کے سوا دوسرے ارباب فہم اور اصحاب خرد جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور مآرب
کلیہ سے بخوبی آگاہ ہین یعنی جانتے ہین کہ رسالت سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل
انسان اللہ تعالے کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتون کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزیدہ
ہو کر آوے اور اونکو یعنی مبعوث فیہم کو بری خوٗون اور ناپاک عادتون سے اور بد معاملون
سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام مین لانا اور گناہ اور شرک
اور کفر اور فسق و فجور سے بچکر اچھے عقیدے اور نیک خصلتین سیکھنا اور کام مین لانا اور دنیا اور
اوسکے زخارف سے کراہیت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ و تعالے کیطرف متوجہ
ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتین اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جس سے دنیا مین بآرام نیکنام اور
آخرت مین بہشت کی نعمتون اور ابدی حیات سے شادکام رہین اور کبھی اونکو غم اور ملال اور
موت سے رنج اور دکھہ نہ پہونچے پس یہہ مقاصد عالیہ کیٔی کیٔی آیتون قرآنمین بلکہ بعضی جگہہ صرف ایک
آیت مین ایسی خوبی سے بیان ہوے ہین کہ جس سے نیک سمجھہ با انصاف آدمی جسکا دل تعصب کی
کدورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان
کی قدرت اور طاقت سے بالکل باہر چنانکہ مین مترجم اس رسالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور ملحقہ کے
کیٔی آیتون کی تفسیر سے یہہ بات اظہر من الشمس آنکھون والون کو دکھادونگا انشاء اللہ تعالے پس
کامل عقلون اور روشن طبیعتو نکو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے مین خبرون متواترا اور خبرون آحاد
کیطرف ہرگز ہرگز احتیاج نہین اور سوا اسکے ارباب معارف نے بفحواے اس حدیث کے کہ ہر آیۃ قرآن
کیواسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سواے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات مین معرفت اور حقیقت کے
اسرار ایسے چھپے ہوئے ہین کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو ہمکو شرایع اور
نوامیس اور عبادتون جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اوسکا وہ اسرار اور رغوامض تعلیم کرتا
ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہو کر اس جہان ناپایدار کی ہوسون اور خواہشون
سے چھوڑکر اللہ تعالے کیطرف کھینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت محی الدین بن العربی رحمۃ مین
صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیرین اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے
دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکی دلیل ہین اور جب اس قسم کی تفسیرین مطالعہ مین آتی ہین تو بے تنک

اس مشہور بیت فارسی کا مصداق یہی مقدس کلام مجید ہوتا ہے شاعر رحمۃ اللہ تعالے نے فرمایا ہے
بہار عارضش دل وجان تازہ میدارد ٭ برنگ اصحاب صورت را ببوار باب معنی را یعنی قرآن
مجید یعنی رنگ ظاہری کلام سے ارباب شرائع کو تعلیمات قدسیہ سے سرور ابدی اور حیات دائمی بخشا
ہے اور بوسے جو اسی رنگ کے ساتھ ہے نفس ناطقہ کو معرفت کی لذت میں غرق کرکے زندگانی
جاویدی عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مؤلف رسالہ کا الفاظ فی الجملہ سے یہہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
دلائل معجزیت کی متعدد ولیکن نفس معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے بخبر متواتر لفظی
اور معنوی ثابت اور متحقق اور سب کا ملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانونکا متفق علیہ ہے یہہ تھوڑا
ساکلام قلم سے بے خواستہ ٹپک پڑا لہذ یہہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والون کو اس سے فایدہ
پہونچے بعون اللہ تعالے وہو المستعان عربی اما الخبر المتواتر معنی فنقول ان المعجزات والکرامات
التی ضبطها الاصحاب باسنادها المختلفۃ اربعۃ آلاف واربع مائۃ واربعون والکثیر
منضبط باسناد متعددۃ کادان یبلغ اسناد بعضها حد التواتر فحصل من تلک الاخبار
المختلفۃ العلم بالقدر المشترک منها وهو کون هذا الشخص ذا معجزۃ فی الجملۃ وذالک
کاف فی ثبوت نبوۃ وان لم یعلم خصوص المعجزۃ اذ لا دخل للخصوصیۃ فی اثباتہ لان الجزم
بالمعجزۃ اذا انضم بدعوی النبوۃ جزماً بثبوت النبوۃ وان لم یعلم خصوص المعجزۃ وبالجملۃ
لا یفید الخبر یا هو خبر شیئاً من العلم الا اذا کان محفوفاً بالقرینۃ او کان متواتر الفظاً و معنیً
والجمیع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبی واذا احتمل عدم افادۃ العلم من خصوص کل من
الثلثۃ فعلیک بانضمام الثلثۃ بعضها الی بعض فانہ یفید العلم جزماً فارسی اما خبر متواتر معنی
پس میگوئیم کہ معجزات وکرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیاء صلعم در معرض تحدی و
معارضہ بہویدائی رسید وآنرا معجزہ نام افتاد کہ عاجز کرد و زبون کرد متحدیانرا وخارق عادات
دیگر کہ در غیر معرض معارضہ ومقام تحدی بہ پیدائی درآمدہ وآنرا بنام کرامات تعبیر رفت چارہزار
وچارصد وچہل اند آن قدر یکہ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ در حیز ضبط آوردہ اند وبسناد
بیشتری ازینہا قریب است کہ بحد تواتر رسد پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی انچہ کہ ہمہ معجزات
در آن مشترک اند صاحب معجزہ بودن این شخص یعنی رسول خدا سید الانبیا صلعم ست پس باین قدر

مشترک فیہ علم جازم حاصل میشود ہر چند خصوص معجزہ دانستہ نگردد از بہر آنکہ خصوصیت را در معجزیت معجزہ دخلی نیست کہ بآن ثابت شود از بہر آن کہ علم جازم بسبب ورود معجزہ ہرگاہ با دعوی نبوت منضم و مقترن شود ثبوت نبوت را مثمر و منتج میگردد ہر چند خصوص معجزہ دریافتہ نگردد و بالجملہ نفس خبر ازین حیثیت کہ خبر ست مفید علم یقینی نیشود و علم جازم حاصل نمیشود صرف از نفس خبر مگر وقتیکہ آن خبر محفوف و مشتمل بود بر قرینہ مصدقہ یا آن خبر متواتر بود خواہ متواتر لفظاً و معنی یا صرف متواتر معنی و این ہر سہ مواقع ثبت متحقق اند در اخبار معجزات این نبی صلعم یعنی لختی را قرینہ مصدقہ با خبر پیوندیدہ علم جازم می بخشد و لختی دیگر را تواتر لفظی و برخی دیگر را تواتر معنی آنچنانکہ اندکی پیش ازین برگزاردہ آمد و ہرگاہ احتمال فائدہ ندادن ہر یکے ازین ثلثہ مذکورہ بجداگانگی و انفرادہ بدل رسد پس لازم گیر ہمہ سہ را بہ پیوند دادن باہمدگر و یکجا کردن یکے با دیگری تا افادہ کند علم جازم را اردو لیکن خبر متواتر معنی پس ہین کتابون کہ تحقیق معجزے اور کرامتین کہ جنکو اصحاب نے مختلف سندون سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس ہین اور اکثر ان معجزون اور کرامتون سے متعدد سندون سے منضبط ہین ایسے کہ قریب ہے کہ بعضونکی سندین تواتر کی حد تک پہونچ جاوین پس ایسی مختلف خبرون سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم جازم حاصل ہوجاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبرونکا حاصل مقصود ہو جیسے اس جگہہ صاحب معجزہ ہونا ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فی الجملہ اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت کے ثابت ہوجانیکے باب مین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اسواسطے کہ معجزہ کی معجزیت مین خصوصیت کو تو دخل ہی نہین یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوائے مدعی نبوت کے وہ کام لا نہ سکین اوسکی مانند لانے سے سب عاجز ہون جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اسواسطے کہ معجزے کے علم جازم کے ساتہہ جب نبوت کا دعوی ملجاوے تو نبوت کے ثابت ہوجانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ بالخصوصیت وہ معجزہ جانا نجاوے اور بالجملہ خبر اس حیثیت سے کہ خبر ہے علم بالجزم کے مفید نہین ہوتی مگر اوسوقت کہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یا متواتر ہو لفظاً اور معنی اور یہہ سب متحقق ہین معجزونکی خبرون کے جوان نبی صلعم کے معجزون سے دی گئین اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل نہونے کا ہر واحد سے ان تینون مین سے تو لازم ہے ان تینون کو جمع کر لینا یعنی ایک کو ساتہہ دوسرے کے ایک جگہہ کر لینا تاکہ ان تینون کے مجموع سے علم بالجزم حاصل ہو عربی وھذا بخلاف معجزات سائر الانبیاء فانہ

اخبار معجزاته علیه وسلم فانها تکون محفوفا بالقرینة لاغیر فانظر فیها العاقل بعین الانصاف اذ
لا یبقی لک علی الله حجة بل قد تم حجة الله علیک فی امر نبوة هذا النبی فانک اذا اردت
النظر فی اصل المعجزة فعلیک بالنظر الی القرآن العظیم کما بینا اعجازه الی یوم القیامة واذا
اردت النظر الی امثال سائر المعجزات فعلیک بالنظر الی کتب الاصحاب المدونة لبیان
المعجزات فان احتمال الهزل والهذیان لا یتصور بهذا المقدار خصوصا عن الاعلام وعلیک
تحصیل الیقین من الیقینین والنظر الی الاخبار معجزات سائر الانبیاء اذ لیس فیها الا بعض
الحکایات فربما لا یفید ظنا فضلا عن العلم فکیف یترک العاقل الیقین بالشک **فارسی** واین
بخلاف معجزات همه پیغمبران پیشین روزگار است پس هر آئینه معجزات آنان اگر تسلیم هم کرده شوند بجز این
نیست که آن معجزات صرف مشتمل بر قرآن مصدقه خواهند بود نه جز آن یعنی نه باخبار متواتره لفظا ونه
متواتره معنی پس بنگرای هشیمند بدیدهٔ انصاف وچشم دادپسند تا باقی نماند ترا بر خدا تعالی حجتی بلکه
حجت خداوندی بر تو تمام شد در بارهٔ ثبوت نبوت این نبی صلعم پس هرگاه خواسته باشی دیده کشادن
سوی معجزات پس بر تو ناگزیر است نگریستن سوی قرآن مجید آنچنانکه بیان کردیم معجزه بودن وی وجود
برگشودن آن تا یوم الجزا رستاخیز روز وهرگاه اراده کنی نگریستن سوی همه معجزات دیگر یعنی
معجزاتی که سوای قرآن مجید هم از آن سید المرسلین صلعم هویدائی رسیده پس بر خود گیر خواندن
کتب اصحاب پس هر آئینه احتمال هزل وهذیان یعنی باین اندازه هرزه گفتاری کردن وشوریده
سری گفتار کشادن باین اندازه متصور نمی گنجد خصوصا از ناموران وفرازین رتبتان پس لازم گیر
بیک یقین از دو یقین یعنی یک یقین معجزات رسول الله صلعم که در کتب مصنفهٔ مشهوران بالصدق
وناموران گرامی پایه شناختگان باسما روانساب خودشان با همه تصریح بقید ازمنه واستناد بناموران
دیگر از اکابر دین اسلام مذکور اند ویقین ثانی بالعکس ونقیض یقین اول پس ازین دو یقین هر یقینی را
که خواسته باشی برگیر ونظر بگشا سوی اخبار معجزات همه پیغمبران دیگر که نبوده است در آن جز حکایات
که بسا هنگام مفید ظن هم نمیشوند حصول علم جازم خود فراز تر وافزون تر از آنست یعنی هرگاه چنین
انسانها افاده ظن که فرود ترین پایهٔ علم باشد نمیکنند علم جازم که در رتبهٔ قصوی ودرجهٔ علیاست
خود چه سان حاصل شود پس مرد خردمند مشوانه دل چگونه رها کند یقین را بشک وگمان مترجم گوید که

قول حضرت مصنف رسالہ رحرفان اخبار معجزات او صلعم را معنی چنین خیز دکہ اصل کتب انبیاء پیشین کہ احبار
نصاری بتراجم السنہ متعددہ چون عربی و فارسی و اردو از عبرانی زبان ترجمہ کردہ باشاعت آن
در ممالک ہند در بذل جہد قصوری نکردہ اند و آن ہمہ را بائیبل نام گزارند ازین رو کہ نام مدونان اصل
صحف و زمان تدوین آن بوجہ من الوجوہ معلوم نیست بلکہ جا بجا از کتب عہد عتیق بفہم می در آید کہ تدوین
و تالیف آن صحف پس از مرور اعصار ممتدہ و انقراض ازمنہ طویلہ صورت بست نظر برین قابلیت آن
ندارند کہ تسلیم کردہ شوند از بہر آنکہ اگر بر حکایات و سراسر افسانہ ہا صرف بہمین نظر کہ در کتابی مرقوم ہست
ہر چند نام مصنف و زمان تصنیف ہم قطع نظر از استاد دریافتہ نگردد قابل قبول و واجب التسلیم داشتہ
شوند فسانہای مندرجہ کتاب قصہ حاتم طائی و افسانہ امیر حمزہ و الف لیلہ و بوستان خیال را
ہمہ راست و سراسر بہ پیرایہ کشیدہ و بوقوع در آمدہ بی کاست ندانستن از چہ رو بود بلکہ ترجیح بلا
مرجح آید چون ہر دو در مجہول الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانستہ نشدن تطبیق حکایت
با اصل حال محکی عنہ برابر اند و برین تقدیر بائیبل را کہ در میزان نامعتبری با کتب افسانہ مذکورہ بپلہ
تساوی اند پذیرفتن و واجب الاذعان دانستن و مذکورہ کتب افسانہا را باور نکردن بر چہ بنا بود
پس یا ہر دو را بتصدیق و اذعان بر سجند و یا ہر دو را از پایہ اعتبار بر اندازند درینصورت با کتب
سیر اسلامیہ کہ مدونان مشہورین بالصدق و العدالۃ باسناد موثقہ را اعتماد کامل نگارش بستند و
ضعف راوی یا قوت آن آشکارا برگزارند و علاوہ برین بزرگان دیگران مندرجات را تنقید کردند
و سرہ از ناسرہ کہ سہواً از مدونان کتب بہ تحریر در آمدہ باشد جدا نمودند باظہار ضعف یا موضوع بودن
آن روایت آنچنان کہ از کتب احادیث و صحف سیر نگرندگان با انصاف این معنی آشکارا تر میگشاید
پس برین معتمدات و مستندات بہ تنقید رسیدہ دیدہ ناکشادن و از مندرجات آن چشم بربستہ معجزات
سرور پیغمبران را مشکوک فیہا گمان بردن و بچنین رشتہ پندار و باطل وہم بگرداب انکار رسالت
و وجود نبوت آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم افتادن و خود را بدریای مرگ خیز ابدی شقاوت غرق
کردن راست اندیشی را خواستہ بنودہ است ایزد تعالے ہمہ را دیدہ راست بین عطا کند کہ رہ
بجای برند اللہم آمین **اردو** اور یہ یعنی رسول اللہ صلعم کے معجزے دوسرے پیغمبرون کے
معجزون کے برخلاف ہین اسواسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزو نکی خبرین تسلیم بہی کر لیجاوین پس

سوا اسکے نہین کہ یہ خبرین صرف مشتمل ہونگی اوپر قرینہ کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبرونکا صرف اسی
وجہ سے ہوگا کہ ایک قرینہ سچ ہونے کا موجود ہے اور بس یعنی نہ اخبار متواتر لفظاً نہ متواتر معنیً
پس اے ہوشیار دانشمند انصاف کی آنکہہ سے دیکہہ تا کہ تیری محبت اللہ سبحانہ وتعالے پر باقی رہی
بلکہ اللہ سبحانہ وتعالے کی محبت ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت نبوت کے باب مین تجہپر تمام
ہوگئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکہنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکہہ لے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اوسکی
معجزیت قیامت تک باقی ہے اور جو اوسکے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلعم کے دیکہنا اور دریافت
کرنا چاہے تو کتابین اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان مین موجود ہین دیکہہ لے کہ بیہودہ
گوئی اور بیکار باتین بنانے کا احتمال نہین خصوصاً ایسے نامور عالمون سے پہر تجہپر لازم ہے دو
یقینون مین سے ایک یقین یعنی یا تو یقین سچ کا یا جہوٹ کا اور پہر نظر کرنا طرف خبرون معجزون
اور دوسرے پیغمبرون علیہم السلام کے اسواسطے کہ اون خبرون مین سوای حکایتون کے اور کچہہ
نہین پس اکثر اوقات ایسی حکایتین ظن اور گمان کی بہی مفید نہین یقین اور علم جزمی تو اس سے
بڑہ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر چہوڑ سکتا ہے یقین کو ساتہہ شک کے مترجم کہتا ہے کہ مصنف رح
کا یہہ قول فان اخبار معجزاتہم لو سلم کے معنی یہہ ہین کہ کتابین معجزون اگلے پیغمبرون کی جنکو مسیحی
عالمون نے بہت کوشش اور اپنے زعم مین کمال تصحیح کے ساتہہ عربی اور فارسی اور اردو زبان
مین ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان مین پہیلائی ہین قبول کرنے اور مان لینے کے قابل ہرگز
نہین کسواسطے کہ اصل کتابون کے جنکے یہہ ترجمے ہین مصنفون کے نام بہی مذکور نہین کہ کس نے
اور کس زمانے مین تصنیف فرمائین بلکہ توریت کے ملحقات سے بہی سمجہا جاتا ہے کہ حضرت موسی کے
زمانے کے بعد جب مدتین گذر گئین یہانتک کہ کوئی آدمی اونکے مقبرہ کا بہی نشان نہ دے سکا تالیف
ہوئین اور ایسے ہی اناجیل اس صورت مین ان کتابونکو ایسے مجہول مصنفون اور نامعلوم زمانون
کی تصنیف کی ہوئین کو کیونکر مان لین خود انصاف فرمائین اس صورت مین ایسی معتبر کتابین قبول
اور تسلیم کے لایق ہین جنکے مصنف علم اور زہد اور تقوی اور دینداری اور خداشناسی مین
مشہور ہون اور اونہون نے معتبر سندون سے راوی اول تک یہہ سلسلہ پہونچایا ہوا اور
پہر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالمون پرہیزگارون نے انکے مندرجات کو کمال

دقت اور رعایت تحقیق اور انصاف سے پرکہ کرجس روایت کا کوئی راوی ضعیف پایا ہوا اوسکی روایت کو ضعیف کہدیا ہو اور جس روایت کا پتہ نپایا ہو یا اپنے اون قاعدون اور قانون سے جو واسطے پرکہنے کہوٹے کہرے حدیثون اور محقق اور مشتبہ روایتون کے ٹہرائی ہین برخلاف پایا اوسکے باب مین بیان کردیا کہ یہہ موضوع ہے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکہنا چاہیئے کہ مصنف اور مردون ایسی کتابون کے کیسے سچے اور کیسے نامور ہین پہر مین کہتا ہون کہ نظر بکمال تحقیق علمآ اسلامی نے ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسمار الرجال کہ جسمین راویون کے نام اور القاب اور راون کے سارے حال کہ مضبوط حافظے والے تہے یا کبہی سہو مین پڑجاتے تہے مذکور ہین یہانتک کہ جب کسی راوی کو دریافت کیا کہ یہہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکہکر کہتا تہا تو اسخیال سے کہ شاید اسکے حافظہ مین ضعف ہوگا اوسکی روایت کو ضعیف سمجہا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویون کی روایتون سے مضبوط نکرلیا مانا اب دیکہنا چاہیئے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کوشش کو بنا رعلیہ ایسی معتبر کتابونکی نسبت یقین نہ لانا اور انکے مندرجونکو مشتبہ اور مشکوک گمان کرنا بلکہ بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کونسے انصاف کا مقتضا ہے اور کونسی ٹہیک سمجہہ کا نتیجہ ہے انصاف تو یہہ ہے کہ مجہول مصنفون کی کتابون کو چہوڑ دین اور جو صرف اسی بہروسے پر کہ اگلے زمانون کی کتابین ہین ہرچند انکی تصنیف کا زمانہ محض مجہول ہو اور مصنفونکا حال تو بر کنار نام بہی معلوم نہو انکے مندرجات کو یقین کے قابل سمجہنا چاہیے تو مین کہتا ہون کہ اس لحاظ اور ایسی سمجہہ سے جتنی کہانیان کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلہ و کلیلہ دمنا اور انکے سوا جسقدر کہ ہندوون نے دہڑنگی بنائے ہین چونکہ قصون اور کہانیونکی کتابون ہین موجود ہین بے شک واجب التسلیم اور ضروری الیقین ہوسکتے ہین اور نہین تو ان دونون قسم کی کتابون مین سے جنکے مضمونون مندرجہ کے مطالب ساتہہ اصل حال اور نفس الامر اور واقع کی صاف اور سچی دلیلون سے پائی نجاوے ایک قسم یعنی کہانیونکی کتابونکو تو صرف ایک گپ اور بک سمجہنا اور دوسری بعینہ ایسی کتابونکو جنکا بیشک اور بے گمان ایساہی حال ہو الہامی کتابین کہنا اور اونکے مندرجات کو سربسر سچا جاننا اور شک اور شبہہ کو اون سے دور سمجہنا کس ہوشیاری اور عاقبت اندیشی اور دینداری کا ثمرہ ہے اللہ سبحانہ وتعالے سبکو درست فہم اور نیک سمجہہ بخشے اور سیدہا

راستہ دکھلاوے آمین **عربی** فالحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا
فارسی پس همه ستایش مر خدا را که راه راست بنمود ما را بسوی این و نبودیم ما که راه یابیم بسوی
آن اگر ما را راه ننمودی او تعالی جل شانه **اردو** میں سب تعریفیں ہیں ایسے خدا تعالیٰ کو جس نے
ہمیں سیدھا رستہ دکھایا طرف اسکے اور ہم نہتے کہ سیدھا رستہ پا دیں اگر الله تعالیٰ ہمکو سیدھا
رستہ نہ بتاتا **عربی** هذا ما اردنا ایراده طلبا للاختصار اذ فیه الکفایة لاهل الانصاف
ومن اراد الاطلاع علی تفصیل الادلة فیها فعلیه بمطالعة مطولات الاصحاب **فارسی** اینست
آنچه که ما آوردنش درین نامه درخواستیم بپژوهش وجستجوی کوتاه گفتاری از بهر اینکه بسند ست
داد پسندان را و هر کس که آگهش خواستار بود که رهبرها و فرنودها را برکشاده و برهنه گفته دریابد پس
بر خود گیرد نگاه کشادن بر دراز دیده نامهاے دیگر اصحاب یعنی دیگر نامه هاے که درآن رهبرهای
ہمین پیغمبری حضرت خاتم الانبیاء صلعم بدلائلے که خرد پسند و مردم دیده ور با انصاف بر دو خوش
نگار بند و باشکارا ترین برگذارش برسروده و بهویدائی همه برکشاده و وانموده اند بنگرد که بشیده
تر و آشکارا بیش آگهش آرد آنگاه اگر یزدانی خواست برراه یافتن اش روائی یافته باشد بهانا
براه آید و بر هنجار کج گام فرسا نشود پس آنگاه بکشاید و را آنچه بکشاید و یزدان والاست بر همگان
توانا و به پنهان شده رازها دانا و بسوی اوست بازگردیدن همه هستی وران از فرازین و
فرودین جهان وادست یگانه خدای هستی و آفرینش آرنده فرازی و پستی میکند هرچه میخواهد
ومی بخشد بر گرامی خواهد مترجم گوید یزدانش پیامزاد بر دانش پژوهان باخرد که دانش ور گوهر
وطبعی با هنر دارند به پنهانی نمانادکه این گزیده نامه خردی گفتاریست گفتار آرا بر سزیده نگاریست
دانش را در ها برکشا نوسیره گران راکه مناظران باشند آموزگاری سوے راستہ هنجار الزام
خصم را بنما که در اثبات نبوت و هویدا کردن سروری رسالت حضرت فرازین رتبت ؎ سرور
مرسلان پاک گهر ❊ جز خداوند از همه برتر ❊ اولین نقش خامهٔ هستی ❊ سر آغاز نامهٔ هستی ❊ مصطفے
برگزیدهٔ یزدان ❊ کهبد گنجهاے راز نهان ❊ پاک گفتار پاک تر کردار ❊ برگزین کردهٔ جهان داور ❊
پاک گوهر محمد عربی ❊ مکی و هاشمی و مطلبی ❊ مکه از مقدمش فروزان هور ❊ طیبه از مرقدش درخشان نور ❊
از خدایش درود جاویدان ❊ تا بجا انست هست و بود جهان ❊ والا دانشی خرد گستر فرزانهٔ تابان

گوہر گفتار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ برکشادہ گفتار کہ خدای جہانش گزیدہ مزدار زانش فرماید
داز پاک میشود رہا برخش برکشاید نگارش لست وسخن بفرزانگی برکشادہ یزدانش پژوہان دادش
وبراستی خواستاران بر فروزیدہ کنش منتی نہادہ داد گفتار آرای دادہ خویش بیانی رادہا
برکشادہ ہر بر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خرد پژوہان بر دل نگارش بندند و فرزانگان
دادمنش کارنامہ خردمنش پسندند ما نا از رو اشارات در حجاب عبارات پنہان داشتہ
وشگرف اسرار را ہویدا اگر دنش سربر افراشتہ بازکشادن بربستہ ہایش بے آنکہ رازدانان
نہفتہ رازہا برکشا کشایندہ اش گردد لختی بدشواری بودہ بنا برین خرد کشای پردہ از رخ
اسرار آن برنگشودہ اینک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرزمان والا سروری کہ نام نامی
اش در درگاہ ہمین ترجمہ برنگاشتم برکشادہ ترجمہ را بافزایش انچہ در ہنگام نگارستن
ترجمہ بر دلم ریخت ہویدا گنی لختی از رازہا برشمردم درزو دابہ پیش آمد ناگزیری کارہا آغاز شد
بیایان بردم اگرچہ دل میخواست کہ زنجیرہ گفتار در بازکشاد مقصود لختی بیش ازین برکشیدہ
آید اما موانع وعوائقی کہ بازکشادنش را ہنگام نیست ازین کارم بازداشت اکنون اگر خواستہ
توانا خداوندا نا خداست رسالہ دیگر کہ بضمیمہ وملحقہ اش نامم برگزارم برکشادہ تر برنگارم کہ یادگار
بماند دانش خداوند دانش خوش کنند خرد خدیوانش پسندند یزدان کارساز برین ستودہ
کارم بخشیدہ مزدار زانش فرماید وبکلید آسمانی فیض درہاے بستہ کاریم برکشاید ہمچنین
باد ببرکت حضرت سید المرسلین مصداق وما ارسلناك الا رحمة للعالمين اللهم صل عليه
وعلى آله وصحبه اجمعين وسلم الى يوم الدين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
والعاقبة للمتقين اُردو اور یہہ ہے جسکا ہم نے ارادہ کیا تہا مراد مختصر لانے کے اسواسطے
کہ اسیقدر بیان مین کفایت ہے انصاف والونکو اور جو کوئی ارادہ رکہتا ہو مطلع ہونیکا تفصیلی
دلیلوں سے پس وہ شخص لازم پکڑ لے اپنے اوپر مطالعہ کرنا بڑی بڑی لمبی چوڑی کتابون کا
جو صاحب تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پرہیزگار عالمون نے ایسے بیانون مین تصنیف
کی ہین اور ان کتابونمین ایسی پاک وصاف عقلی اور نقلی دلیلین لاکے ہین کہ جنکو عقل پسند
کرتی ہے اور آنکہو والا ٹہیک سمجہے اس پاک دین مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آنکہو سے

آفتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور سیدہا رستہ ڈہونڈہنے
والے سمجہدار بے تعصب کو اون کتابون کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالے
جلشانہ نے اوسکی ہدایت چاہی ہو اسواسطے کہ اوسی قادر مطلق یگانہ برحق کی قدرت کے ہاتھ میں
ہین سب کام اور اوسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام ظہور مین نہین آتا وہی ہے سبکا مالک
اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد رسول اللہ اوسکے پیغمبر ہین برگزیدہ درود
ہیجو اونپر اور سلام ۔ اب اہل دانش ارباب دین کی خدمت مین مترجم خاکسار گنہگار عرض کرتا
ہے کہ یہہ مختصر رسالہ جسکا مین نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے مین بہت مختصر ہے جو نو ورقون سے زیادہ
نہین مصنف کامل عالم عدیم المثیل فاضل مفقود البدیل رحمہ اللہ تعالے نے جو مناظرہ کے فن مین
باکمال ہین اور رشاقت عبارت اور ادای معانی اور بیان مین اونکو ایک ملکۂ بدیع حاصل ہے اس
ایک کوزہ مین مطالب عالیہ کے دریا بہر دئے ہین ۔ سبحان اللہ یہہ بہی ایک ظاہر سچا نشان ہے
دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینونپر زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جس دین
مین ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کرکے دین کے مخالفون کو کہلا ہوا الزام دیکر بیہودہ
اور بے صرفہ گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور بردوختہ لب اور بالکل مبہوت کردئے اور سچے دین
دارون کو صاف دکہلا دے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتین
نیکی سمجہ والونکو دین اور دنیا کی خوبیون سے آگاہ کرتی ہے اور دونون جہان کی خوبیان بخشتی
ہین اور حقیقت مین یہہ رسالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا کہ جنکی شریعت کے عالم معجزہ کے بیان کرنے مین معجزہ دکہاتے ہین اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلون
کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالے نے کرامت کی ہے مگر انکی سحر بیانی
زیادہ اوسوقت کہلی کہ جب اس رسالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے لکہی جاوے اسواسطے اگرچہ
دل چاہتا تہا کہ ہر عبارت کے تحت مین مطالب عالیہ بیان کئے جاوین مگر مختصر ترجمہ کی کفالت جو مجہہ
مترجم ہیچمدان خاکسار نے کی تہی اوسمین اختصار کلام ملحوظ نظر تہا اسواسطے اب بارادت الٰہی جلشانہ
اسی طرز خاص سے یعنی اول عربی عبارت اور اوسکے تحت مین فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے
تحت مین اردو ترجمہ ایک جداگانہ رسالہ لکہونگا اور اس نو تالیف جداگانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحقہ

رکھونگا انشاء اللہ تعالے اور اس رسالہ مین بیان کرونگا کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلعم سے پہلے
شرک اور کفر اور قبیح رسمون اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکون کو جنکا حال معلوم ہے
گھیر لیا تھا خدا سے مہربان نے اپنے بندون کی ہدایت کیواسطے خاتم الانبیا بھیجا جسنے توحید اور
تمجید الٰہی جلشانہ پہیلائے اور کفر اور شرک اور ناپاک رسمون شیطانی کامونکو بالکل مٹا دیا اور ان
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خود کامل تھے اپنے اصحاب اخیار اور اپنے آل پاک اور اپنے سارے
پیرو ونکو کامل بنا دیا اسواسطے اس رسالہ مین جسکی تالیف کا باعتماد توفیق اور اعانت الٰہی جلشانہ
کے وعدہ کرتا ہون اول اوس وقت تک کے گروہون کی ضلالت اور گمراہی تاریخی کتابون سے ذکر کرکے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل عالیہ اور مکارم اخلاق جس سے اونکا خاتم الانبیاء و سید المرسلین
ہونا مدلل اور مبرہن سبکو معلوم ہوجاوے اور اونکے سب سے بڑے معجزہ یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیلین
اور اونکے باب مین پیشین گوئیان انبیاء سابقین علیہم السلام کی یہود اور نصرانیون کی کتابون
سے ذکر کرکے اونکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف شعار رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
کے بالاجمال والاختصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاوینگے بعون اللہ تعالے وھو
المستعان تم ترجمة الرسالة بعون اللہ تعالے ببرکة صاحب الرسالة اللهم صل علیه و
علے آله وصحبه اجمعین وسلم

تمت

بقلم ہیچ رقم کمترین محمد علی اکبرآبادی

